النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

تالیف:

ابوالحسن زین الدین علی بن محمد بن علی الجرجانی

بشارح: مولانا سعید اللہ شاہ جہانگیری

اُستاذ جامعہ بنوریہ سائٹ

مکتبہ جامعہ بنوریہ

فون: ۲۵۶۰۴۰۰-۲۵۶۰۳۰۰ فیکس: ۲۵۶۴۵۸۶

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِکَ نَسْتَعِیْن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحو کے لغوی معنیٰ: قصد واراده، جہت وطرف، مثل ونظیر، نوع وقسم راستہ وطریق، فصاحت وبلاغت، پھرانا۔

اصطلاحی معنیٰ یا تعریف علم النحو: ھُوَ عِلْمٌ یُعْرَفُ بِہٖ اَحْوَالُ اَوَاخِرِ الْکَلِمَاتِ الْعَرَبِیَّۃِ مِنْ حَیْثُ الْاِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ۔

ترجمہ: علم نحو وہ علم ہے جس کے ذریعے عربی کلمات کے اواخر کے حالات معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے پہچانے جائیں۔

موضوع علم النحو: اَلْکَلِمَۃُ وَالْکَلَامُ علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

غرض وغایت علم النحو: ● کلام عرب پر تلفظ کرنے میں غلطی سے بچنا۔
● قرآنِ کریم اور احادیث کو صحیح پڑھنا تاکہ معنیٰ صحیح ہو اور دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل ہو۔ والاصل ہو رضوان اللہ تبارک وتعالیٰ۔

علم النحو کی شرافت وفضیلت: علم النحو کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے کیونکہ اس کے ذریعے قرآن وحدیث سے مسائل واحکامات نکالے جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ:

تَعَلَّمُوا النَّحْوَ کَمَا تَتَعَلَّمُوْنَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ

یعنی علم نحو کو سیکھو جیسا کہ تم سنن اور فرائض کو سیکھتے ہو۔

علامہ ایوب سختیانی کا قول ہے کہ:

تَعَلَّمُوا النَّحْوَ فَاِنَّہٗ جَمَالٌ لِّلْوَضِیْعِ وَتَرْکُہٗ ھُجْنَۃٌ لِّلشَّرِیْفِ

یعنی علم نحو کو سیکھو اس لئے کہ یہ ایک گھٹیا آدمی کے لئے باعث زینت ہے اور اس کا چھوڑنا ایک شریف آدمی کے لئے باعث عیب ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تمام علوم میں علوم عالیہ نقلیہ افضل ترین ہے جو علم تفسیر علم حدیث اور علم فقہ پر مشتمل ہے اور علم نحو ان علوم کے لئے بمنزلہ آلہ کے تو جیسے وہ

علوم فضیلت والے ہوئے اسی طرح علم النحو بھی افضل ہوا۔

تدوین علوم النحو: اسلام سے پہلے دور جاہلیت میں عربی زبان میں کوئی فساد واقع نہیں ہوا تھا لیکن جوں جوں اسلام کا غلبہ ہوا اور عجمی لوگوں کا عربوں کے ساتھ اختلاط ہوگیا تو عربی زبان میں فساد آتا گیا۔ نُزْھَۃُ الاولیاء کتاب میں لکھا ہے کہ ابو الاسود دوئلی فرماتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے ہاتھوں میں میں نے ایک رقعہ دیکھا تو میں نے دریافت کیا، امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ میں نے غور کیا تو دیکھا کہ عربوں اور عجموں کے اختلاط کی وجہ سے عربی زبان میں فساد آگیا ہے اس لئے یہ چند قواعد لکھے تاکہ اس فساد کے ازالہ کے لئے اس کی طرف رجوع کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ رقعہ مجھے دے کر فرمانے لگے کہ اس کے ساتھ کچھ اصول اور بھی لکھو۔ چنانچہ میں نے عطف تعجب اور اِنّ وغیرہ تک قواعد لکھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ کر فرمایا مآ اَحْسَنَ النَّحْوَ الَّذِیْ قَدْ نَحَوْتَ کیا ہی اچھا ارادہ ہے جو تونے کیا۔

اسی وجہ سے اس کا نام نحو رکھا گیا۔

مصنف کے حالات:

پورا نام ابو الحسن زین الدین علی بن محمد بن علی جرجانی ہے۔ ابو الحسن ان کی کنیت ہے، زین الدین لقب ہے، علی نام ہے، محمد ان کے والد کا نام اور علی ان کے دادا کا نام ہے۔

تاریخِ پیدائش وجائے پیدائش: ۷۴۰ھ کے مطابق استرآباد کے ملحقات طاغو کے مقام پر پیدا ہوئے۔ ایک قول میں ان کی جائے پیدائش جرجان بھی بتلائی جاتی ہے۔

ابتدائی تعلیم: ابتدائی تعلیم اور صرف اور نحو کی کتابیں بچپن ہی میں پڑھیں یہاں تک کہ کافیہ کی شرح وافیہ کتاب بھی طالب علمی کے زمانے میں لکھی۔

شوقِ تعلیم اور قابلیت وذہانت: ان کو یہ شوق تھا کہ کتاب اس کے مصنف سے پڑھی جائے چنانچہ شرح مطالع اور قطبی کے پڑھنے کے لئے ان کے مصنف قطب الدین رازی کے پاس ہرات پہنچے لیکن انہوں نے ضعف کی وجہ سے پڑھانے سے معذرت چاہی

البتہ ان کے شوق اور ذہانت کا اندازہ لگا کر ان کو اپنے ایک آزاد کردہ غلام اور شاگرد مبارک شاہ کے پاس سفارشی خط دے کر قاہرہ (جو کہ مصر میں ہے) بھیجا۔ چنانچہ مبارک شاہ منطقی نے ان کو درس میں بیٹھنے کی اجازت دی لیکن کسی وجہ سے عبارت پڑھنے اور پوچھنے پر پابندی لگائی۔

ایک مرتبہ رات کو مبارک شاہ طلباء کرام کی حالت دیکھنے اور نگرانی کی غرض سے گھر سے باہر نکلے۔ ان کے کمرے کے پاس کھڑے ہو کر ان کی تکرار کو غور سے سننے لگے۔ میر سید سند شریف کہہ رہے تھے کہ یہاں پر کتاب والے نے یہ کہا ہے اور شارح نے اس کی تشریح یوں کی ہے اور میرے استاد کی رائے یہ ہے اور میری رائے یہ ہے۔ یہ سن کر استاد مبارک شاہ نہایت خوش ہوئے اور آئندہ کے لئے ان کا درس مقرر کیا۔

۷۷۵ھ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ بادشاہ شجاع الدین سے ملاقات ہو جائے۔ چنانچہ سعد الدین تفتازانی کے ذریعے یہ کہتے ہوئے ان کے دربار میں گئے کہ میں تیر اندازی اچھی طرح جانتا ہوں۔ بادشاہ نے جب اپنا فن ظاہر کرنے کو کہا تو انہوں نے اپنی جیب سے چند اوراق نکالے جن میں بڑے بڑے علماء کرام پر اعتراضات کئے گئے تھے۔ چنانچہ بادشاہ ان کو شیراز اپنے ساتھ لے گئے اور وہاں پر مدرسہ الشفاء میں ان کو مدرس رکھا اور وہاں پر دس سال تک تدریس کی۔ ۷۸۹ھ میں جب تیمور نے یعنی تیمور بادشاہ نے شیراز پر حملہ کیا تو تیمور ان کو اپنے ساتھ ثمرقند لے گئے اور وہاں پر بادشاہ تیمور کی وفات کے بعد دوبارہ شیراز واپس تشریف لائے اور ۸۱۶ھ میں شیراز میں انتقال کر گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ: واجب الوجود کا ذاتی نام ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی ذات جو تمام صفاتِ کاملہ جمع کرنے والی ہو۔

الرحمٰن: یہ مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی زیادہ رحم کرنے والا، اور دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت مسلمانوں اور کافروں اور دیگر تمام مخلوق کو عام ہوتی ہے۔

الرحیم: یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے رحم کرنے والا، لیکن اس میں مبالغہ

رحمٰن سے کم ہے یعنی آخرت میں صرف مؤمنین پر رحم فرمائیں گے۔

اَلْحَمْدُ: اس کا مطلب ہے تعریف اور ثناء۔ تعریف کے لئے دو اور الفاظ بھی آتے ہیں مدح وشکر۔

حمد کی تعریف: هُوَالثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَی الْجَمِیْلِ الْاخْتِیَارِیِّ۔ زبان سے کسی اچھے کام کی وجہ سے کسی ایسے کام پر تعریف کرنا جو اس کے اختیار میں ہو۔

مدح کی تعریف: هُوَالثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَی الْجَمِیْلِ۔ کسی کی زبان سے تعریف کرنا اچھے کام پر چاہے وہ کام اس کے اختیار میں ہو یا نہ ہو۔

شکر کی تعریف: فِعْلٌ یَنْبِیءُ عَنْ تَعْظِیْمِ الْمُنْعِمِ بِسَبَبِ اِنْعَامِہٖ۔ ایسا فعل کرنا یعنی ایسا کام کرنا جو کسی احسان کرنے والے کی عظمت اور بڑائی کی خبر دے۔

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ: عالمین عالم کی جمع ہے اس کا معنیٰ ہے مخلوقات، جیسے حیوانات، نباتات وغیرہ۔

اَلْعَاقِبَةُ: اس کا معنیٰ ہے انجام، چاہے اچھا ہو یا برا لیکن یہاں اس سے اچھا انجام مراد ہے۔

الصَّلٰوۃُ: اس کا لغوی معنیٰ ہے دعا۔ اگر اس کی نسبت انسانوں کی طرف ہو تو اس سے مراد ہے دعا اور اگر اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو مراد اس سے رحمت ہے۔

خطبہ کا ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے خاص ہیں جو تمام مخلوقات کا پالنے والا ہے اور اچھا انجام متقین اور پرہیزگاروں کے لئے ہے اور رحمتیں ہوں اللہ کی اور سلامتی ہو ان پر جو اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ہے جن کا نام مبارک محمد ﷺ ہے اور ان کی آل پر ہو سب پر ہو۔

امّابعد بدان ارشدک اللہ تعالٰی..... الخ بتوفیق اللہ تعالٰی وعونہ

ترجمہ: خطبہ کے بعد جان لو اللہ تیری رہنمائی کرے کہ یہ ایک مختصر کتاب ہے جو علم النحو میں لکھی گئی ہے جو ابتداء کرنے والے کو عربی زبان کے مصادر اور مفردات یاد کرنے کے بعد اور اشتقاق یعنی مشتق اور مشتق منہ کو پہچانتے کے بعد اور صرف کے اہم قواعد

کے پختہ یاد کرنے کے بعد آسانی سے عربی ترکیب کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور جلدی سے معرب اور مبنی کے پہچانتے اور عبارت کا ملکہ آنے میں توانائی اور طاقت دیتی ہے لیکن یہ سب کچھ اللہ پاک کی توفیق اور اسکی مدد کے بغیر حاصل نہ ہوں گی۔

تشریح: مصنف نے اس عبارت میں اپنی کتاب کے منافع اور فوائد بیان کئے ہیں لیکن ان منافع کے حصول کی شرائط بھی مصنف نے بیان کی ہیں۔ کتاب نحو میر کے فوائد یہ ہیں:

❶ اس کے پڑھنے سے عربی ترکیب آجائے گی۔

❷ معرب اور مبنی کی پہچان حاصل ہوگی۔

❸ عربی عبارت پڑھنے کا فن اور ملکہ آئے گا۔

ان فوائد کے ساتھ یہ کتاب مختصر اور چھوٹی بھی ہے جس سے طالب علم اکتاتا بھی نہیں۔ ان فوائد کو حاصل کرنے کی شرائط یہ ہیں:

❶ عربی زبان کے مصادر اور مفردات کا ایک مجموعہ اور ان کے معانی یاد ہوں۔

❷ مشتق اور مشتق منہ کی پہچان حاصل ہو یعنی علم اشتقاق سے واقفیت ہو۔

❸ علم الصرف کے اہم اور ضروری قواعد بھی یاد ہوں۔

فصل بدانکہ لفظ مستعمل در سخن عرب بر دو قسم است ..... الخ

ترجمہ: جان لو کہ لفظ مستعمل عربی زبان میں دو قسم پر ہے ❶ مفرد ❷ مرکب۔

مفرد: مفرد وہ لفظ ہے جو اکیلا ہو اور دلالت کرے ایک معنی پر۔اور اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں اور کلمہ کی تین اقسام ہیں:

① اسم: جیسے رَجُلٌ (مرد) ② فعل: جیسے ضَرَبَ (مارا اس نے) ③ حرف: جیسے ھَلْ جیسا کہ صرف سے معلوم ہوچکا ہے۔

تشریح: لفظ کا لغوی معنی ہے پھینکنا جیسے اَکَلْتُ التَّمرَۃَ وَلَفَظْتُ النَّوَاۃَ یعنی میں نے کھجور کھائی اور گٹھلی پھینک دی۔

اصطلاحی معنی: مَا یَتَلَفَّظُ بِہِ الْاِنْسَانُ یعنی جس پر انسان تکلم کرے۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں: ❶ مہمل ❷ مستعمل

مہمل وہ لفظ ہے جو بے معنیٰ ہو اور مستعمل وہ لفظ ہے جو معنیٰ دار ہو۔ لفظ مستعمل کی دو قسمیں ہیں: ① مفرد ② مرکب۔

مفرد کی تعریف: جو اکیلا ہو اور ایک معنیٰ پر دلالت کرے جیسے کِتَابٌ۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے اور اس کی تین اقسام ہیں: ① اسم ② فعل ③ حرف۔

اسم کی تعریف: جس کے معنیٰ مستقل ہوں اور تینوں زمانوں میں کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے جیسے رَجُلٌ۔ (مرد)

فعل کی تعریف: جس کے معنیٰ مستقل ہوں اور اس میں کوئی زمانہ بھی موجود ہو جیسے ضَرَبَ، یَضْرِبُ۔

حرف کی تعریف: جو اپنے معنیٰ پر خود دلالت نہ کرے جب تک دوسرے کلمہ کے ساتھ نہ ملایا گیا ہو یا جس کے معنیٰ مستقل نہ ہوں۔ جیسے ھَلْ، مِن وغیرہ۔

مرکب لفظی باشد کہ از دو کلمہ یا بیشتر حاصل شدہ باشد ..!

ترجمہ: مرکب وہ لفظ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ کلموں سے حاصل ہوا ہو اور مرکب دو قسم پر ہے: ❶ مفید ❷ غیر مفید۔

مفید وہ ہے کہ جب بولنے والا اس کو بول کر خاموش ہوجائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو اور اس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ پس جملہ کی دو قسمیں ہیں: ① خبریہ ② انشائیہ

تشریح:

مرکب کی تعریف: مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مل کر حاصل ہوا ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: ❶ مفید ❷ غیر مفید

❶ مرکب مفید: یہ وہ ہے کہ جب بولنے والا اس کو بول کر خاموش ہوجائے تو سننے والے کو کسی چیز کی خبر یا طلب معلوم ہو۔ مرکب مفید کے کئی نام ہیں، مرکب استاوی، جملہ، کلام۔ مرکب مفید یا جملہ کی دو قسمیں ہیں: ① جملہ خبریہ ② جملہ انشائیہ۔

فصل: بدانکہ جملہ خبریہ آنست ..... الخ

ترجمہ: جان لو جملہ خبریہ وہ ہے کہ جس کے کہنے والے کو سچ یا جھوٹ سے موصوف کیا

جاسکے اور یہ دو قسم پر ہے، پہلی قسم یہ ہے کہ اس کا پہلا جزو اسم ہو اور اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ (زید جانتے والا ہے) اس کا پہلا جزو مسند الیہ ہے اور اس کو مبتدا کہتے ہیں اور اس کا دوسرا جزو مسند ہے اور اس کو خبر کہتے ہیں۔ دوسری قسم یہ ہے کہ اس کا پہلا جزو فعل ہو اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) اس کا پہلا جزو مسند ہے اور اس کو فعل کہتے ہیں اور اس کا دوسرا جزو مسند الیہ ہے اور اس کو فاعل کہتے ہیں۔

تشریح: جملہ کی دو قسمیں ہیں ❶ جملہ خبریہ ❷ جملہ انشائیہ۔ جملہ خبریہ یعنی وہ جملہ جو خبر پر مشتمل ہو اور اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ جملہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے۔ جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں ① جملہ اسمیہ ② جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ جس کا پہلا جزو اسم ہو یا جس کی ابتداء اسم سے ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔

جملہ فعلیہ: یعنی فعل والا۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ جملہ جس کا پہلا جزو فعل ہو یعنی جس کی ابتداء فعل سے ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔

جملہ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا کہتے ہیں اور دوسرے جزو کو خبر۔ زَیْدٌ عَالِمٌ میں زید مبتدا ہے اور عالم خبر ہے اور جملہ فعلیہ کے پہلے جزو کو فعل کہتے ہیں اور دوسرے کو فاعل۔ لھٰذا ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضَرَبَ فعل ہے اور زید فاعل ہے۔ جملہ اسمیہ میں مسند الیہ پہلے ہوتا ہے اور مسند بعد میں اور جملہ فعلیہ میں مسند پہلے ہوتا ہے اور مسند الیہ بعد میں۔

وبدانکہ مسند حکم است ..... الخ

ترجمہ: جان لو کہ مسند حکم ہے اور مسند الیہ وہ ہے جس پر حکم کیا جائے اور اسم مسند اور مسند الیہ بن سکتا ہے اور فعل مسند تو بن سکتا ہے لیکن مسند الیہ نہیں بن سکتا اور حرف نہ مسند بن سکتا ہے اور نہ مسند الیہ۔ جان لو کہ جملہ انشائیہ وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ یا جھوٹ سے موصوف نہ کیا جاسکے اور یہ چند قسم پر ہے، امر جیسے اِضْرِبْ..... الخ

تشریح:

مسند کی تعریف: مسند حکم کو کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام محکم بہ ہے۔

مسند الیہ کی تعریف: جس پر حکم کیا جائے۔ اس کو مسند الیہ کہتے ہیں اور اس کو محکوم علیہ بھی کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ایک جملہ ہے اس میں زید مسند الیہ ہے کیونکہ اس پر حکم لگایا گیا ہے اور قائم مسند ہے کیونکہ یہ خود حکم ہے۔

جملہ انشائیہ کی تعریف: یہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے۔ اس کی تقریباً دس قسمیں ہیں: امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عقود، ندا، عرض، قسم، تعجب۔

① **امر کی تعریف:** یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے متکلم مخاطب سے کسی کام کے کرنے کو طلب کرے جیسے اِضْرِبْ (مار تو) اس میں مارنے کو طلب کیا گیا ہے۔

② **نہی کی تعریف:** یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے متکلم مخاطب سے کام کے نہ کرنے کو طلب کرے جیسے لَاتَضْرِبْ (مت مار تو) اس میں نہ مارنے کو طلب کیا گیا ہے۔

③ **استفہام کی تعریف:** یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے نہ جاننے والا جاننے والے سے کوئی خبر دریافت کرے جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟ (کیا زید نے مارا ہے؟)

④ **تمنی کی تعریف:** یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے متکلم کسی پسندیدہ چیز کی آرزو کرے۔ جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرًا (کاش زید حاضر ہوتا)

⑤ **ترجی کی تعریف:** یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ متکلم کسی کام کی امید ظاہر کرے جیسے لَعَلَّ بَكْرًا غَائِبًا (امید ہے بکر غائب ہو)

⑥ **عقود کی تعریف:** یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے متکلم کسی معاملے کو ایجاد کرے اور اس کو طے کرے چاہے وہ معاملہ خرید و فروخت کا ہو یا نکاح کا ہو یا اجارے کا ہو جیسے خرید وفروخت کے وقت بولا جائے بِعْتُ واشْتَرَيْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)

⑦ **ندا کی تعریف:** یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے متکلم مخاطب کو اپنی طرف متوجہ کرے جیسے يَا زَيْدُ (اے زید)

⑧ **عرض کی تعریف:** یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے متکلم مخاطب کو نرمی سے کسی کام پر آمادہ کرے اور رغبت دلائے جیسے لَاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا (تو کیوں نہیں بنا مہمان ہمارے پاس تاکہ بھلائی پاتے)

⑨ **قسم کی تعریف:** یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے متکلم اپنی بات کو اللہ کے نام

کے ساتھ پختہ کرے جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)

⑩ **تعجب کی تعریف:** یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے متکلم کسی نا آشنا کام پر تعجب کا اظہار کرے۔ جیسے گلاب کے پھول کو دیکھ کر بے اختیار کہتا ہے مَآ اَحْسَنَہٗ یا یہ کہے اَحْسِنْ بِہٖ (کیا ہی حسین ہے)

فائدہ: ترجی کا تعلق صرف ممکن چیزوں سے ہوتا ہے اور تمنی کا تعلق ناممکنات سے بھی ہوتا ہے۔

بدانکہ مرکب غیر مفید آنست ..... الخ

ترجمہ: جان لو کہ مرکب غیر مفید وہ ہے کہ جب کہنے والا اس پر خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہو اور یہ تین قسم پر ہیں: پہلا مرکب اضافی جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) پہلے جزو کو مضاف کہتے ہیں اور دوسرے جزو کو مضاف الیہ کہتے ہیں اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

تشریح:

مرکب غیر مفید کی تعریف: یہ وہ مرکب ہے کہ جب بولنے والا اس پر خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو جیسے کِتَابُ خَالِدٍ (خالد کی کتاب)

مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں ① مرکب تقییدی ② مرکب غیر تقییدی۔

مرکب تقییدی: یہ وہ مرکب ہے کہ جس میں دوسرا جزو پہلے جزو کے لئے قید ہو یعنی پہلا جزو عام ہو اور دوسرا جزو اس کو خاص بنا دے۔

مرکب غیر تقییدی کی تعریف: یہ وہ مرکب ہے کہ جس کا دوسرا جزو پہلے جزو کے لئے قید نہ ہو اور اس کی تین قسمیں ہیں: ① مرکب بنائی ② مرکب صوتی ③ مرکب منع صرف۔

مرکب تقییدی کی دو قسمیں ہیں: ① مرکب اضافی ② مرکب توصیفی۔

مرکب اضافی کی تعریف: جس میں پہلا جزو مضاف ہو اور دوسرا مضاف الیہ یعنی پہلے جزو کی اضافت ہو دوسرے جزو کی طرف جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) کہ یہاں غلام کی اضافت زید کی طرف ہے۔

مرکب توصیفی کی تعریف: یہ وہ مرکب ہے کہ جس کا پہلا جزو موصوف ہو اور دوسرا جزو صفت ہو یا جس کا دوسرا جزو پہلے جزو کے اندر کسی معنٰی کو واضح اور روشن کردے جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ۔

دوم مرکب بنائی ..... الخ

ترجمہ دوسری قسم مرکب بنائی ہے۔ یہ وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کردیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو متضمن ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ اصل میں اَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا واؤ کو حذف کردیا دونوں اسموں کو ایک کردیا اور دونوں جزو مبنی بر فتحہ ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا اول جزو معرب ہے۔ تیسری قسم مرکب منع صرف ہے اور یہ وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کردیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو متضمن نہ ہو جیسے بَعْلَبَکَ اور اس کا پہلا جزو اکثر علماء کے نزدیک مبنی برفتحہ ہے اور دوسرا جزو معرب ہے۔ جان لو کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جزو ہوگا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ (زید کا غلام کھڑا ہے) عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا میرے پاس گیارہ درھم ہیں۔

تشریح: مرکب غیر تقیدی کی تین قسمیں ہیں ① مرکب بنائی ② مرکب صوتی ③ مرکب منع صرف۔

مرکب بنائی کی تعریف: یہ وہ مرکب ہے کہ دوس اسموں کو ایک کردیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو متضمن ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔

مرکب صوتی کی تعریف: یہ وہ مرکب ہے کہ جس میں دوسرا جزو اسم صوت ہو جیسے سِیْبَوَیْهِ۔

مرکب منع صرف کی تعریف: یہ وہ مرکب ہے کہ دو کلموں کو ایک کردیا گیا ہو اور دوسرا کلمہ کسی صرف کو متضمن نہ ہو جیسے بَعْلَبَک۔

مرکب غیر مفید کی تینوں قسموں کا اعراب: مرکب اضافی کا دوسرا جزو یعنی مضاف الیہ تو ہمیشہ مجرور ہوگا اور پہلے جزو یعنی مضاف پر مختلف عوامل کے آنے سے مختلف قسم کا اعراب آسکتا ہے۔ مرکب بنائی کے دونوں جزو مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں اور مرکب منع صرف کا پہلا جزو اکثر علماء کے نزدیک مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اور دوسرا معرب لیکن

اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آسکتا۔ مرکب غیر مفید کی کوئی بھی قسم ہمیشہ جملہ کا جزو ہوگی پورا جملہ نہیں ہوگا یعنی اگر مسند ہے تو اسکے لئے مسند الیہ کی ضرورت ہوگی اور اگر مسند الیہ ہے تو مسند کی ضرورت ہوگی جیسے غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ، ھٰذَا رَجُلٌ قَائِمٌ، جَاءَ بَعْلَبَکَ۔ اور یا مسند اور مسند الیہ کے علاوہ کچھ اور ہوگا جیسے ضَرَبَ عَمرو غلامَ زید۔

بدانکہ ہیچ جملہ کمتر از دو کلمہ نباشد لفظاً چون ..... الخ

تشریح: جملہ کے اندر کم سے کم اجزاء دو ہوں گے دو سے کم اجزاء سے جملہ نہیں بنتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ مسند اور مسند الیہ سے بنتا ہے اگر کسی جملے میں ان دونوں میں سے کوئی ایک نہ ہو تو جملہ نہیں بنے گا لہٰذا ان دونوں پر دلالت کرنے کے لئے دو کلمے ہونے چاہئیں لیکن وہ دو کلمے یا تو لفظی ہوں گے یا تقدیری ہوں گے۔

لفظی کی مثال جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ اور زَیْدٌ قَائِمٌ کہ ان دونوں جملوں کے اندر لفظوں میں دو کلمے موجود ہیں، اور تقدیری کی مثال جیسے اِضْرِبْ کہ یہ لفظوں میں تو ایک کلمہ ہے لیکن تقدیراً یہ دو کلمے ہیں کیونکہ اَنْتَ اس میں چھپا ہوا ہے۔ تقدیراً کا مطلب یہ ہے کہ بولنے میں تو نہ آئے لیکن معنی اس کا کیا جائے جیسے اِضْرِبْ کا معنی ہم کرتے ہیں "مار تو" اور "تو" انت کا معنی ہے۔

جملہ کے اندر دو سے زیادہ کلمات آسکتے ہیں لیکن اس کی کوئی حد نہیں دس بھی ہوسکتے ہیں بیس بھی تیس بھی وغیرہ۔

بدانکہ چون کلمات جملہ بسیار باشد اسم و فعل و حرف ..الخ

تشریح: اس عبارت میں مصنف ترکیب کا طریقہ سکھا رہا ہے تاکہ اس کو سیکھ کر آپ عبارت صحیح پڑھیں اور ترجمہ بھی اس کا صحیح ہو اس کے لئے درج ذیل باتیں اختیار کرنی ہوں گی:

1. اگر جملہ میں کلمات زیادہ ہوں تو سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کلمات میں اسم کونسا ہے، فعل کونسا ہے اور حرف کونسا ہے۔
2. پھر یہ معلوم کرنا ہوگا کہ ان میں معرب کونسا ہے اور مبنی کونسا ہے۔

موصوف ہے اور عالمٌ اس کی صفت ہے۔

(۱۱) یا تائے متحرکہ اس کے آخر میں ملی ہوئی ہو جیسے ضَارِبَۃٌ

فائدہ: سب سے پہلے علامت دو قسم پر ہیں معنوی اور لفظی۔ معنوی علامت تو اسم، فعل اور حرف کی تعریف میں بیان ہوئی اور پھر لفظی علامتوں کی دو قسمیں ہیں: ① لفظی ② تقدیری۔ چنانچہ اسم کی گیارہ علامتوں میں آٹھ لفظی ہیں اور تین تقدیری ہیں۔ تقدیری علامات یہ ہیں: ① مسند الیہ ہونا ② مضاف ہونا ③ موصوف ہونا۔ ان کے علاوہ باقی لفظی ہیں۔

شروع میں حرف جر کا آنا: حروف جارہ کل سترہ ہیں اس کی بحث انشاء اللہ آگے آئے گی۔

تنوین: لکھنے میں دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو کہتے ہیں لیکن پڑھنے میں نون ساکن ہے اور حرف ہے۔

مصغر: اس کا لغوی معنٰی ہے (چھوٹا کیا گیا) تعریف: یہ وہ کلمہ ہے جس کو تقلیل یا تحقیر کے لئے یا پیار و محبت کے لئے فُعَیْلٌ، فُعَیْلِیْلٌ اور فُعَیْلِلٌ کے وزن پر بنا دیا گیا ہو جیسے رُجَیْلٌ، جُعَیْفِرٌ اور قُرَیْطِیْسٌ۔

منسوب: لغوی معنٰی (جس کی نسبت کی گئی ہو) تعریف: یہ وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں یائے نسبت لگائی گئی ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ، مَکِّیٌّ، مَدَنِیٌّ وغیرہ۔

مثنٰی: اس سے مراد تثنیہ ہے اور مجموع سے مراد جمع ہے۔ تثنیہ اور جمع ہونا بھی اسم کی علامات ہیں۔ اگر کوئی سوال کرے کہ تثنیہ اور جمع تو فعل بھی بنتے ہیں جیسے یَضْرِبُوْنَ، یَضْرِبَانِ جواب اس کا یہ ہے کہ فعل ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے اس میں تثنیہ اور جمع نہیں آتے اور فعل میں جو تثنیہ اور جمع ہے تو یہ فاعل کے اعتبار سے ہے جو کہ اسم ضمیر ہے۔

تائے متحرکہ: اس سے مراد وہ "تا" ہے جو کلمہ کے آخر میں لگادی گئی ہو اور اس پر کوئی حرکت ہو ساکن نہ ہو اور وہ تاء زائد بھی ہو اصل کلمہ نہ ہو لہٰذا یہ اعتراض کوئی نہیں کرسکتا کہ ضَرَبَتْ کے اندر بھی تا لگی ہوئی ہے کیونکہ یہ تا ساکن ہے اور اسی طرح ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُ میں تا متحرکہ ہے لیکن یہ مستقل ایک کلمہ ہے اور اسم ہے زائد کلمہ

● تیسرے نمبر پر عامل اور معمول کو الگ کرنا ہوگا۔
● چوتھے نمبر پر کلمات کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق دیکھیں گے کہ کون سے کلمہ کا کس کلمہ کے ساتھ کیا تعلق ہے۔
● آخری بات یہ ہوگی کہ ان کلمات میں آپ مسند اور مسند الیہ کو تلاش کریں گے۔
یہ ساری چیزیں معلوم ہوجائیں تو اسی کا نام ترکیب و تحلیل ہے اور اس سے عبارت پڑھنا اور ترجمہ کرنا صحیح ہوگا۔

بدانکہ علامت اسم آنست کہ الف ولام یا حرف جر ..الخ

تشریح: دنیا میں ہر چیز اپنی مخصوص علامتوں اور نشانیوں سے پہچانی جاتی ہے۔ چونکہ جملہ کے اندر سب سے پہلے اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے الگ کرنا ہے اس لئے مصنف ان میں سے ہر ایک کی مخصوص علامات بیان کریں گے تاکہ ان علامات کے ذریعے ان کا پہچاننا آسان ہو۔ علامت کا مطلب یہ ہے کہ ایسی نشانی جو اس چیز میں ہو اور دوسرے میں نہ ہو۔ اسم کی علامات یہاں گیارہ بیان کی گئی ہیں:
(۱) اس کے شروع میں الف ولام کا آنا ہے جیسے اَلْحَمْدُ۔ حمد اسم ہے کہ اس کے شروع میں الف لام ہیں۔
(۲) کلمہ کے شروع میں حرف جر کا آنا جیسے بِزَیْدٍ۔ زید اسم ہے کہ اس کے شروع میں باء جارہ ہے۔
(۳) کلمہ کے آخر میں تنوین کا آنا جیسے زَیْدٌ کے دال پر تنوین ہے لہٰذا زید اسم ہے۔
(۴) یا وہ کلمہ مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زید اسم ہے کیونکہ یہ مسند الیہ ہے۔
(۵) یا وہ مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اس میں غلام اسم ہے کیونکہ وہ مضاف ہے۔
(۶) یا وہ اسم مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ
(۷) یا وہ منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ
(۸) یا مثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ (دو مرد)
(۹) یا جمع ہو جیسے رِجَالٌ (بہت سارے مرد)
(۱۰) یا وہ اسم موصوف ہو جیسے جَآءَ نِی رَجُلٌ عَالِمٌ میں رجلٌ اسم ہے کیونکہ یہ

نہیں ہے۔

وعلامت فعل آنست کہ..... الخ

تشریح: فعل کی آٹھ علامات کتاب میں بیان ہوئی ہیں:

❶ اس کے شروع میں قَدْ ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ (مارا اس نے) لہٰذا ضرب فعل ہے کہ اس کے شروع میں قد ہے۔

❷ اس کے شروع میں سین ہو جیسے سَیَضْرِبُ (ابھی مارے گا وہ ایک آدمی)

❸ اس کے شروع میں سَوْفَ ہو جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ (تھوڑی دیر مین مارے گا)

❹ یا اس کے شروع میں حرف جزم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اس نے)

❺ یا اس کے ساتھ مرفوع متصل کی ضمیر ملی ہوئی ہو جیسے ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُ (مارا تو ایک مرد نے، مارا میں ایک مرد نے، مارا تو ایک عورت نے)

❻ یا تاء ساکن اس کے آخر میں ملی ہو جیسے ضَرَبَتْ (مارا اس ایک عورت نے)

❼ یا وہ کلمہ امر ہو جیسے اضْرِبْ (مار تو)

❽ یا وہ نہی کا کلمہ ہو جیسے لَاتَضْرِبْ (مت مار تو)

فائدہ:

قد: یہ ماضی اور مضارع دونوں کے شروع میں آسکتا ہے لیکن ماضی کے شروع میں تحقیق کے لئے آئے گا اور مضارع کے شروع میں تقلیل کے لئے۔ تحقیق کے معنٰی ہیں کسی بات کو یقینی اور پختہ بنانا جیسے قَدْ ضَرَبَ (تحقیق مارا اس ایک آدمی نے) تقلیل کے معنٰی ہیں کسی کام کو کبھی کبھی کرنا جیسے قَدْ یَضْرِبُ (وہ کبھی کبھی مارتا ہے)

سین اور سَوْفَ: یہ حرف فعل مضارع پر آئیں گے ماضی پر نہیں آسکتے اور فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرتے ہیں البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ سین مستقبل قریب کے لئے آتا ہے جیسے سَیَضْرِبَ (ابھی مارے گا) اور سوف مستقبل بعید کے لئے آتا ہے جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ (ابھی تھوڑی دیر میں مارے گا وہ ایک آدمی)

حرف جزم: وہ حرف جو فعل مضارع پر داخل ہو کر آخر میں جزم دیتا ہے۔ یہ حروف کُل پانچ ہیں: لَمْ، لَمَّا، لام امر، لائے نہی اور ان شرطیہ جیسے لَمْ یَضْرِبْ، لَمَّا یَضْرِبْ،

لِیَضْرِبْ، لَاتَضْرِبْ، اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (پوری تفصیل آگے آئے گی انشاء اللہ)
ضمیر مرفوع متصل: یعنی ایسی ضمیر جو فاعل کی ہو اور فعل کے ساتھ ملی ہوئی ہو جیسے ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُ، ضَرَبْتُمْ وغیرہ۔
حرف کی علامات: اگر کسی کلمہ میں نہ اسم کی کوئی علامت ہو اور نہ ہی فعل کی تو وہ کلمہ حرف ہوگا جیسے مِنْ، اِلٰی، وغیرہ۔

فصل: بدانکہ جملہ کلمات عرب بر دو قسم است معرب و مبنی ..... الخ

تشریح: عربی کے کلمات چاہے وہ اسم ہو یا فعل ہو یا حرف ہو وہ دو قسم پر ہیں یا تو مبنی ہوں گے یا معرب ان دونوں سے خالی نہیں ہوں گے۔
معرب کی تعریف: معرب وہ کلمہ ہے جس کا آخر مختلف عوامل کے آنے سے متبدل ہو۔ جیسے زَیْدٌ معرب ہے کیونکہ اس کے شروع میں اگر عامل رافع آئے تو اس پر رفع آئے گا جیسے جآءَ زَیْدٌ اور عامل ناصب آئے تو اس پر نصب آئے گا جیسے رَاَیْتُ زَیْدًا اور عامل جار آئے تو اس پر جر آئے گا جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔
مبنی کی تعریف: مبنی وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں مختلف عوامل کے آنے سے کوئی تبدیلی نہ آئے بلکہ تمام حالتوں میں یکساں رہے ہیں جیسے ھٰؤُلَاءِ، جآءَ ھٰؤُلَاءِ، رَاَیْتُ ھٰؤُلَاءِ، مَرَرْتُ ھٰؤُلَاءِ حالت رفعی، نصبی اور جری تینوں حالتوں میں ایک ہی طرح ہے۔
جس کلمہ پر تبدیلی آئے تو وہ معرب کہلاتا ہے اور جو آخر حرف ہے جس پر تبدیلی آئی ہو وہ محل اعراب کہلاتا ہے اور جس کی وجہ سے یہ تبدیلی آرہی ہے وہ عامل کہلاتا ہے اور رفع، نصب اور جر کی شکل میں اس تبدیلی کا نام اعراب ہے۔

فصل: بدانکہ جملہ حروف مبنی است ..... الخ

تشریح: مصنف معرب اور مبنی کی تعریف کے بعد ان کی پہچان اور علامات بیان کر رہا ہے۔
چونکہ کلمہ کی تین اقسام ہیں: حرف، فعل، اسم، لہٰذا ہر ایک کے بارے میں ترتیب سے معلوم کرنا ہے کہ کون معرب ہے اور کون مبنی۔

① حرف: عربی زبان میں جتنے بھی حروف ہیں سارے مبنی ہیں کوئی بھی حرف معرب نہیں ہے۔

② فعل: اس کی موٹی موٹی تین اقسام ہیں: ① فعل ماضی ② فعل امر حاضر معروف ③ فعل مضارع۔

فعل ماضی کی پوری گردان مبنی ہے اور فعل امر معروف حاضر کے چھ صیغے ہوتے ہیں وہ بھی سارے مبنی ہیں اور فعل مضارع کے ساتھ اگر جمع موٴنث یا تاکید کا نون آجائے تو وہ بھی مبنی ہوگا ورنہ معرب ہوگا۔ جیسے یضرِبْنَ، تضرِبْنَ۔

③ اسم: اسم یا تو متمکن ہوگا یا غیر متمکن۔ جو اسم متمکن ہے تو وہ معرب ہے اور جو غیر متمکن ہے تو وہ مبنی ہے۔

خلاصہ: عربی زبان میں کل معرب کی دو ہی اقسام ہیں ① اسم متمکن ② وہ فعل مضارع جو جمع موٴنث اور تاکید کے نون سے خالی ہو۔

کل مبنی پانچ ہیں ① تمام حروف ② فعل ماضی کی پوری گردان ③ فعل امر حاضر کے چھ صیغے ④ وہ فعل مضارع جس کے ساتھ جمع موٴنث یا تاکید کا نون لگا ہو ⑤ اسم غیر متمکن۔

فائدہ: متمکن کا معنیٰ ہے "جگہ دینے والا" اور اس اسم کو بھی متمکن اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اعراب کو جگہ دیتا ہے یعنی اس پر اعراب آسکتا ہے۔

غیر متمکن کا معنیٰ ہے "جگہ نہ دینے والا" اور چونکہ اسم مبنی اعراب کو قبول نہیں کرتا اسی وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔

جمع موٴنث کے نون سے مراد وہ نون ہے جو جمع موٴنث غائب اور جمع موٴنث حاضر کے صیغوں کے ساتھ آتا ہے یعنی یَفْعَلْنَ، تَفْعَلْنَ اور یہ نون جمع موٴنث کی ضمیر بھی ہے۔

نون تاکید وہ نون ہے جو فعل مضارع کے آخر میں واسطے پختگی کے لایا جاتا ہے۔ یہ دو اقسام پر ہے: ① نون تاکید ثقیلہ ② نون تاکید خفیفہ۔

نون تاکید ثقیلہ مشدّد ہوتا ہے اور یہ فعل مضارع کے سارے صیغوں پر آسکتا ہے اور نون خفیفہ ساکن ہوتا ہے اور بعض صیغوں پر آتا ہے اور بعض پر نہیں جیسے لَیَضْرِبَنَّ، لَیَضْرِبَنْ۔

واسم غیر متمکن اسمیت..... الخ

تشریح:

اسم غیر متمکن کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جس کی مشابہت ہو مبنی الاصل کے ساتھ۔
اسم متمکن کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جس کی مشابہت نہ ہو مبنی الاصل کے ساتھ۔
مبنی الاصل: اس سے مراد وہ مبنیات ہیں جو اپنی اصل کے اعتبار سے یعنی ابتداء ہی سے مبنی ہیں اور مبنی الاصل تین چیزیں ہیں ① فعل ماضی ② امر حاضر معروف ③ تمام حروف۔
مبنی غیر اصل: وہ ہیں جو کہ ابتداء سے مبنی نہ ہوں بلکہ معرب ہوں اور بعد میں کسی وجہ سے مبنی بن گئے ہوں جیسے فعل مضارع کے ساتھ اگر نون جمع موءنث یا نون تاکید نہ ہو تو معرب ہے اور جب لگ جائے تو مبنی ہوگا۔

اسم غیر متمکن کی کل آٹھ اقسام ہیں یہ ساری اقسام مبنی ہیں اور جو اسم ان آٹھ اقسام کے علاوہ ہوگا وہ متمکن ہوگا اور معرب ہوگا۔ آٹھ اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

① مضمرات ② اسماءِ اشارات ③ اسماءِ موصولہ ④ اسماءِ افعال ⑤ اسماءِ اصوات ⑥ اسماءِ ظروف ⑦ اسماءِ کنایات ⑧ مرکب بنائی

① مضمرات: یہ مضمر یا ضمیر کی جمع ہے اس کا لغوی معنٰی ہے چھپا ہوا، پوشیدہ۔
ضمیر کی تعریف: ضمیر وہ اسم ہے جو ایسے متکلم یا مخاطب یا غائب کو بتلائے جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہو جیسے اَنَا، اَنتَ، ھُوَ وغیرہ۔

ضمیر کی تین قسمیں ہیں: ① مرفوع ② منصوب ③ مجرور۔
مرفوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل
منصوب کی دو قسمیں ہیں: (۱) منصوب متصل (۲) منصوب منفصل
اور مجرور کی صرف ایک ہی قسم ہے یعنی "مجرور متصل"
یہ کل پانچ اقسام ہوئیں، ہر ایک کی تعریف مندرجہ ذیل ہے:

① مرفوع متصل: یہ وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور ترکیب میں یا تو فاعل ہو یا نائب فاعل جیسے نَصَرتَ میں تَ اور نُصِرتُ میں تُ۔
② ضمیر مرفوع منفصل: یہ وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے الگ ہو اور ترکیب میں یا مبتدا ہو یا خبر یا فاعل جیسے ھُوَ قَائِمٌ میں ھُوَ۔

① ضمیر منصوب متصل: یہ وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور ترکیب میں یا تو مفعول بہ ہو اور یا انّ وغیرہ کا اسم ہو جیسے نَصَرتُکَ میں کَ اور انّکُم میں کُم۔

② ضمیر منصوب منفصل: یہ وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے جدا ہو اور ترکیب میں مفعول بہ واقع ہو جیسے اِیّاکَ نَعبُدُ میں اِیّاکَ۔

① ضمیر مجرور متصل: یہ وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور ترکیب میں یا تو حرفِ جار کا مجرور ہو یا مضاف کا مضاف الیہ جیسے لِی میں ی اور ربّنا میں نا۔

وجہ تسمیہ: ضمیر مرفوع کو مرفوع اس لئے کہتے ہیں کہ وہ محل رفع میں ہوتی ہے یعنی یا تو مبتدا ہوگی یا فاعل یا نائب فاعل یا خبر۔

ضمیر منصوب کو منصوب اس لئے کہتے ہیں کہ یہ محل نصب میں ہوتی ہے یعنی یا تو مفعول بہ ہوگا یا انّ وغیرہ کا اسم ہوگا۔

ضمیر مجرور کو مجرور اس لئے کہتے ہیں چونکہ یہ محل جر میں ہوتی ہے یعنی یا تو کسی حرف جار کا مجرور ہوگا اور یا مضاف کا مضاف الیہ جیسے لِیْ۔

تشریح: ان پانچ اقسام میں ہر ایک کی چودہ چودہ ضمیریں ہیں تو کل ستّر ضمیریں ہوئیں۔

① ضمیر مرفوع متصل کی گردان:

ضمیر	نام	ترجمہ
۱۔ ضَرَبْتُ	"تُ" ضمیر مرفوع متصل برائے واحد متکلم	مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے (میں نے مارا)
۲۔ ضَرَبْنَا	"نَا" ضمیر مرفوع متصل برائے جمع متکلم	مارا ہم دو مرد یا دو عورتوں نے یا سب مرد یا عورتوں نے (ہم نے مارا)
۳۔ ضَرَبْتَ	"تَ" ضمیر مرفوع متصل برائے واحد مذکر مخاطب	مارا تو ایک مرد نے (تو نے مارا)
۴۔ ضَرَبْتُمَا	"تُمَا" ضمیر مرفوع متصل برائے تثنیہ مذکر مخاطب	مارا تم دو مرد نے (تم نے مارا)
۵۔ ضَرَبْتُمْ	"تُمْ" ضمیر مرفوع متصل برائے جمع مذکر مخاطب	مارا تم سب مردوں نے

		(تم سب نے مارا)
۶۔ ضَرَبْتِ	"تِ" ضمیر مرفوع متصل برائے واحد مونث مخاطب	مارا تو ایک عورت نے (تو نے مارا)
۷۔ ضَرَبْتُمَا	"تُمَا" ضمیر مرفوع متصل برائے تثنیہ مونث مخاطب	مارا تم دو عورتوں نے (تم دونوں نے مارا)
۸۔ ضَرَبْتُنَّ	"تُنَّ" ضمیر مرفوع متصل برائے جمع مونث مخاطب	مارا تم سب عورتوں نے (تم سب نے مارا)
۹۔ ضَرَبَ	"هُوَ" ضمیر مرفوع متصل مستتر برائے واحد مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے (اس نے مارا)
۱۰۔ ضَرَبَا	"ا" ضمیر مرفوع متصل برائے تثنیہ مذکر غائب	مارا ان دو مردوں نے (ان دونوں نے مارا)
۱۱۔ ضَرَبُوْا	"وْ" ضمیر مرفوع متصل برائے جمع مذکر غائب	مارا ان سب مردوں نے (ان سب نے مارا)
۱۲۔ ضَرَبَتْ	"هِيَ" ضمیر مرفوع متصل مستتر برائے واحد مونث غائب	مارا اس ایک عورت نے (اس نے مارا)
۱۳۔ ضَرَبَتَا	"تَا" ضمیر مرفوع متصل برائے تثنیہ مونث غائب	مارا ان دو عورتوں نے (ان دونوں نے مارا)
۱۴۔ ضَرَبْنَ	"نَ" ضمیر مرفوع متصل برائے جمع مونث غائب	مارا ان سب عورتوں نے (انہوں نے مارا)

② ضمیر مرفوع منفصل کی گردان:

ضمیر	نام	ترجمہ
۱۔ اَنَا	ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد متکلم	میں ایک مرد یا ایک عورت (میں)
۲۔ نَحْنُ	ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع متکلم	ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں (ہم)
۳۔ اَنْتَ	ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مذکر حاضر	تو ایک مرد (تو)
۴۔ اَنْتُمَا	ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مرد (تم دونوں)
۵۔ اَنْتُمْ	ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مذکر حاضر	تم سب مرد (تم سب)

۶۔ اَنْتِ	ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مونث حاضر	تو ایک عورت (تو)
۷۔ اَنْتُمَا	ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مونث حاضر	تم دو عورتیں (تم دونوں)
۸۔ اَنْتُنَّ	ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مونث حاضر	تم بہت ساری عورتیں (تم سب)
۹۔ هُوَ	ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مذکر غائب	وہ ایک مرد (وہ)
۱۰۔ هُمَا	ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مذکر غائب	وہ دو مرد (وہ دونوں)
۱۱۔ هُمْ	ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مذکر غائب	وہ سب مرد (وہ سب)
۱۲۔ هِيَ	ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مونث غائب	وہ ایک عورت (وہ)
۱۳۔ هُمَا	ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مونث غائب	وہ دو عورتیں (وہ دونوں)
۱۴۔ هُنَّ	ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مونث غائب	وہ سب عورتیں (وہ سب)

④ ضمیر منصوب متصل کی گردان:

ضمیر	نام	ترجمہ
۱۔ ضَرَبَنِیْ	"ی" ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم	مارا اس ایک مرد نے میں ایک مرد یا عورت کو (اس نے مجھے مارا)
۲۔ ضَرَبَنَا	"نا" ضمیر منصوب متصل برائے جمع متکلم	مارا اس ایک مرد نے ہم دو مرد یا دو عورتوں یا سب مرد یا سب عورتوں کو (اس نے ہمیں مارا)
۳۔ ضَرَبَکَ	"کَ" ضمیر منصوب متصل برائے واحد مذکر حاضر	مارا اس ایک مرد نے تو ایک مرد کو (اس نے تجھے مارا)
۴۔ ضَرَبَکُمَا	"کُمَا" ضمیر منصوب متصل برائے تثنیہ مذکر حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم دو مردوں کو (اس نے تمہیں مارا)
۵۔ ضَرَبَکُمْ	"کُمْ" ضمیر منصوب متصل برائے جمع مذکر حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم سب مردوں کو (اس نے تمہیں مارا)
۶۔ ضَرَبَکِ	"کِ" ضمیر منصوب متصل برائے واحد مونث حاضر	مارا اس ایک مرد نے تو ایک عورت کو (اس نے تجھے مارا)
۷۔ ضَرَبَکُمَا	"کُمَا" ضمیر منصوب متصل برائے تثنیہ مونث حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم دو عورتوں کو (اس نے تمہیں مارا)
۸۔ ضَرَبَکُنَّ	"کُنَّ" ضمیر منصوب متصل برائے جمع مونث حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم سب عورتوں کو

(اس نے تم کو مارا)

۹۔ ضَرَبَہٗ	"ہٗ" ضمیر منصوب متصل برائے واحد مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے اس ایک مرد کو (اس نے اسکو مارا)
۱۰۔ ضَرَبَھُمَا	"ھُمَا" ضمیر منصوب متصل برائے تثنیہ مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے ان دو مردوں کو (اس نے ان دونوں کو مارا)
۱۱۔ ضَرَبَھُمْ	"ھُمْ" ضمیر منصوب متصل برائے جمع مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے ان سب مردوں کو (اس نے ان سب کو مارا)
۱۲۔ ضَرَبَھَا	"ھَا" ضمیر منصوب متصل برائے واحد مونث غائب	مارا اس ایک مرد نے اس ایک عورت کو (اس نے اسکو مارا)
۱۳۔ ضَرَبَھُمَا	"ھُمَا" ضمیر منصوب متصل برائے تثنیہ مونث غائب	مارا اس ایک مرد نے ان دو عورتوں کو (اس نے انکو مارا)
۱۴۔ ضَرَھُنَّ	"ھُنَّ" ضمیر منصوب متصل برائے جمع مونث غائب	مارا اس ایک مرد نے ان سب عورتوں کو (اس نے انکو مارا)

④ ضمیر منصوب منفصل کی گردان:

ضمیر	نام	ترجمہ
۱۔ اِیَایَ	ضمیر منصوب منفصل برائے واحد متکلم	خاص میں ایک مرد یا ایک عورت کے لئے (مجھے، میرے لیئے)
۲۔ اِیَانَا	ضمیر منصوب منفصل برائے جمع متکلم	خاص ہم دو مرد یا دو عورتوں یا سب مرد یا سب عورتوں کے لئے (ہمکو، ہمارے لیئے)
۳۔ اِیَاکَ	ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مذکر حاضر	خاص تو ایک مرد کے لئے (تجھے، تیرے لیئے)
۴۔ اِیَاکُمَا	ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مذکر حاضر	خاص تم دو مردوں کے لئے (تم دونوں کو، تمہارے لیئے)
۵۔ اِیَاکُمْ	ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مذکر حاضر	خاص تم سب مردوں کے لئے (تم سبکو، تمہارے لیئے)
۶۔ اِیَاکِ	ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مونث حاضر	خاص تو ایک عورت کے لئے (تجھے، تیرے لیئے)

۷۔ اِیَّاکُمَا	ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مونث حاضر	خاص تم دو عورتوں کے لئے (تمکو، تمہارے لیئے)
۸۔ اِیَّاکُنَّ	ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مونث حاضر	خاص تم سب عورتوں کے لئے (تم سبکو، تمہارے لیئے)
۹۔ اِیَّاہُ	ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مذکر غائب	خاص اس ایک مرد کے لئے (اسکو، اسکے لیئے)
۱۰۔ اِیَّاھُمَا	ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مذکر غائب	خاص ان دو مردوں کے لئے (ان دونوں کو، انکا، انکے لیئے)
۱۱۔ اِیَّاھُمْ	ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مذکر غائب	خاص ان سب مردوں کے لئے (انکو، انکا، ان کے لیئے)
۱۲۔ اِیَّاھَا	ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مونث غائب	خاص اس ایک عورت کے لئے (اسکو، اسکا، اسکے لیئے)
۱۳۔ اِیَّاھُمَا	ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مونث غائب	خاص ان دو عورتوں کے لئے (انکا، انکے لیئے)
۱۴۔ اِیَّاھُنَّ	ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مونث غائب	خاص ان سب عورتوں کے لئے (انکو، انکے لیئے)

⑤ مجرور متصل کی گردان: (جبکہ اس کے شروع میں حرف جر داخل ہو)

ضمیر	نام	ترجمہ
۱۔ لِیْ	"ی" ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم	میں ایک مرد یا ایک عورت کے لئے (میرا)
۲۔ لَنَا	"نا" ضمیر مجرور متصل برائے جمع متکلم	ہم دو مرد یا دو عورتوں یا سب مرد یا سب عورتوں کے لئے (ہمارا)
۳۔ لَکَ	"کَ" ضمیر مجرور متصل برائے واحد مذکر حاضر	تو ایک مرد کے لئے (تیرا)
۴۔ لَکُمَا	"کُمَا" ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مردوں کے لئے (تم دونوں کا، تمہارا)
۵۔ لَکُمْ	"کُمْ" ضمیر مجرور متصل برائے جمع مذکر حاضر	تم سب مردوں کے لئے (تم سب کا، تمہارا)
۶۔ لَکِ	"کِ" ضمیر مجرور متصل برائے واحد مونث حاضر	تو ایک عورت کے لئے (تیرا)

۷۔ لَکُمَا	"کُمَا" ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو عورتوں کے لئے (تم دونوں کا، تمہارا)
۸۔ لَکُنَّ	"کُنَّ" ضمیر مجرور متصل برائے جمع مؤنث حاضر	تم سب عورتوں کے لئے (تم سب کا، تمہارا)
۹۔ لَہٗ	"ہٗ" ضمیر مجرور متصل برائے واحد مذکر غائب	اس ایک مرد کے لئے (اس کا)
۱۰۔ لَہُمَا	"ہُمَا" ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مذکر غائب	ان دو مردوں کے لئے (ان دونوں کا)
۱۱۔ لَہُمْ	"ہُمْ" ضمیر مجرور متصل برائے جمع مذکر غائب	ان سب مردوں کے لئے (ان سب کا)
۱۲۔ لَہَا	"ہَا" ضمیر مجرور متصل برائے واحد مؤنث غائب	اس ایک عورت کے لئے (اس کا)
۱۳۔ لَہُمَا	"ہُمَا" ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مؤنث غائب	ان دو عورتوں کے لئے (ان دونوں کا)
۱۴۔ لَہُنَّ	"ہُنَّ" ضمیر مجرور متصل برائے جمع مؤنث غائب	ان سب عورتوں کے لئے (ان سب کا)

⑥ مجرور متصل کی گردان: (جبکہ اس کے شروع میں مضاف ہو)

ضمیر	نام	ترجمہ
۱۔ غُلَامِیْ	"یْ" ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم	میں ایک مرد یا ایک عورت کا غلام (میرا غلام)
۲۔ غُلَامُنَا	"نَا" ضمیر مجرور متصل برائے جمع متکلم	ہم دو مرد یا دو عورتوں یا سب مرد یا سب عورتوں کا غلام (ہمارا غلام)
۳۔ غُلَامُکَ	"کَ" ضمیر مجرور متصل برائے واحد مذکر حاضر	تو ایک مرد کا غلام (تیرا غلام)
۴۔ غُلَامُکُمَا	"کُمَا" ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مردوں کا غلام (تمہارا غلام)
۵۔ غُلَامُکُمْ	"کُمْ" ضمیر مجرور متصل برائے جمع مذکر حاضر	تم سب مردوں کا غلام (تمہارا غلام)
۶۔ غُلَامُکِ	"کِ" ضمیر مجرور متصل برائے واحد مؤنث حاضر	تو ایک عورت کا غلام (تیرا غلام)
۷۔ غُلَامُکُمَا	"کُمَا" ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو عورتوں کا غلام (تمہارا غلام)
۸۔ غُلَامُکُنَّ	"کُنَّ" ضمیر مجرور متصل برائے جمع مؤنث حاضر	تم سب عورتوں کا غلام (تمہارا غلام)
۹۔ غُلَامُہٗ	"ہٗ" ضمیر مجرور متصل برائے واحد مذکر غائب	اس ایک مرد کا غلام (اس کا غلام)
۱۰۔ غُلَامُہُمَا	"ہُمَا" ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مذکر غائب	ان دو مردوں کا غلام (ان کا غلام)
۱۱۔ غُلَامُہُمْ	"ہُمْ" ضمیر مجرور متصل برائے جمع مذکر غائب	ان سب مردوں کا غلام (ان کا غلام)
۱۲۔ غُلَامُہَا	"ہَا" ضمیر مجرور متصل برائے واحد مؤنث غائب	اس ایک عورت کا غلام (اس کا غلام)
۱۳۔ غُلَامُہُمَا	"ہُمَا" ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مؤنث غائب	ان دو عورتوں کا غلام (ان کا غلام)

❷ اسم غیر متمکن کی دوسری قسم، اسماءِ اشارات:

یہ اسم غیر متمکن کی دوسری قسم ہے۔ یہ اسم اشارہ کی جمع ہے۔

تعریف: اسم اشارہ وہ اسم ہے جس کے ذریعے مشار الیہ کو متعین کیا جائے یا جس کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

اسم اشارہ کو استعمال کرتے وقت مندرجہ ذیل چیزیں سامنے آتی ہیں:

① اسم اشارہ ② مشار الیہ ③ مخاطب ④ مشیر

مشار الیہ اس کو کہتے ہیں جس کی طرف اشارہ کیا جائے۔

مشیر اشارہ کرنے والے کو کہتے ہیں۔

مخاطب وہ آدمی جو کلام سن رہا ہوے۔

مشار الیہ یا تو مذکر ہوگا یا مونث اور پھر یا تو وہ مفرد ہوگا یا تثنیہ یا جمع تو اس اعتبار سے مختلف اسماء اشارت ہیں:

① مفرد مذکر کے لئے ذَا (وہ ایک مرد)

② تثنیہ مذکر کے لئے ذَانِ (حالت رفعی میں) اور ذَیْنِ (حالت نصبی وجری میں) (وہ دو مرد)

③ جمع مذکر کے لئے اُولآءِ، اُولٰی۔

④ واحد مونث کے لئے تَا، تِی، تِہ، تَھِی، ذِہ، ذِھِی (وہ ایک عورت)

⑤ تثنیہ مونث کے لئے تَانِ (حالت رفعی) تَیْنِ (حالت نصبی وجری میں) وہ دو عورتیں۔

⑥ جمع مونث کے لئے الاء (مد کے ساتھ اُولٰی بغیر مد کے) (وہ سب عورتیں)

فائدہ: اسم اشارہ کی ابتداء میں کبھی کبھی تنبیہ کے لئے ھا بھی لگاتے ہیں جیسے ذَا سے ھٰذَا۔ اس کو ھاءِ تنبیہ کہتے ہیں کیونکہ اس سے مقصد مخاطب کو غفلت سے بیدار کرنا ہے۔ اسی طرح اسم اشارہ کے آخر میں کبھی کبھی مخاطب کی ضمیر بھی لگاتے ہیں اس بات کو بتلانے کے لئے کہ مخاطب مذکر ہے یا مونث اور مفرد ہے یا تثنیہ ہے یا جمع اور اس ضمیر مخاطب سے پہلے کبھی لام کو بھی بڑھادیتے ہیں جیسے ذَالِکَ، ذَالِکُمَا، ذَالِکُمْ وغیرہ۔

❸ اسم غیر متمکن کی تیسری قسم، اسماءِ موصولہ:

یہ اسم موصول کی جمع ہے۔ اسم موصول وہ اسم ہے جو اپنے صلے کے ساتھ مل کر

جملہ کا کوئی جزو بنے بغیر صلہ کے جملہ کا جزو نہ بنے۔

اسماء موصولہ یہ ہیں: اَلَّذِی، اَللَّذَانِ، اَللَّذَیْنِ، اَلَّذِیْنَ، اَلَّتِی، اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ، اللاتِی، اللَّوَاتِی، مَا، مَنْ، ذُوْ، اَیٌّ، اَیَّةٌ

اَلَّذِی مفرد مذکر کے لئے (وہ ایک مرد)

اَللَّذَانِ تثنیہ مذکر کے لئے (وہ دو مرد) حالت رفعی میں

اَللَّذَیْنِ تثنیہ مذکر کے لئے (وہ دو مرد) حالت نصبی وجری میں

اَلَّذِیْنَ جمع مذکر کے لئے (وہ سب مرد)

اَلَّتِی مفرد موءنث کے لئے (وہ ایک عوت)

اَللَّتَانِ تثنیہ موءنث کے لئے (وہ دو عورتیں) حالت رفعی میں

اَللَّتَیْنِ تثنیہ موءنث کے لئے (وہ دو عورتیں) حالت نصبی وجری میں

اللاتِی برائے جمع موءنث (وہ سب عورتیں)

الف لام بمعنیٰ اَلَّذِی: الف لام بھی موصولہ ہوتے ہیں اور اَلَّذِی کے معنیٰ میں ہوتے ہیں لیکن جب یہ اسم فاعل یا اسم مفعول کے شروع میں آجائیں جیسے الضَّارِبُ (وہ جو مارنے والا ہے) یہ اَلَّذِی ضَرَبَ کے معنیٰ میں ہے۔ اَلْمَضْرُوْبُ (وہ جو مارا گیا) یہ اَلَّذِی ضُرِبَ کے معنیٰ میں ہے۔

مَا، مَنْ: یہ دونوں بھی الذی کے معنیٰ میں ہوتے ہیں البتہ یہ مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر، موءنث سب کے لئے برابر استعمال ہوتا ہے دونوں میں فرق یہ ہے کہ ما کا استعمال اکثر غیر ذوی العقول میں ہوتا ہے اور مَن کا استعمال اکثر ذوی العقول میں ہوتا ہے۔

ذُوْ: یہ بھی الذی کے معنیٰ میں آتا ہے اور ایک دوسرا ذو آگے اسماء ستہ مکبرہ کی بحث میں آئے گا وہ "ذُوْ" موصولہ نہیں ہے یہ ذو بھی صرف ایک قبیلہ بنی طے کے ہاں موصولہ ہے جیسے جَاءَنِی ذُوْ نَصَرَکَ (میرے پاس وہ آدمی آیا جس نے تیری مدد کی)

بدانکہ ایّ و ایّةٌ معرب است ...

اگر کوئی کہے کہ ایّ و ایّةٌ معرب ہیں تو پھر مصنف نے اس کو اسم غیر متمکن میں کیوں بیان کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایّ و ایّةٌ کی چار حالتیں ہیں تین حالتوں میں یہ

معرب ہیں اور ایک حالت میں مبنی ہیں۔ وہ حالتیں یہ ہیں:

① مضاف نہ ہو اور صدر صلہ مذکورہ ہو جیسے ایٌ ھُوَقَائِمٌ

② مضاف بھی نہ ہو اور صدرٌ صلہ بھی مذکور نہ ہو جیسے اَیٌ قَائِمٌ

③ مضاف بھی ہو اور صدر صلہ بھی مذکور ہو جیسے اَیُّھُمْ ھُوَقَائِمٌ

④ اور جس حالت میں مبنی ہے وہ یہ ہے کہ مضاف ہو اور صدر صلہ مذکور نہ ہو جیسے اَیُّھُمْ قَائِمٌ اس حالت میں چونکہ مبنی ہے اس لئے مصنف نے اس کو اسم غیر متمکن کے بیان میں ذکر کیا۔

● اسم غیر متمکن کی چوتھی قسم، اسماء افعال:

یہ اسم غیر متمکن کی چوتھی قسم ہے۔ یہ اسم فعل کی جمع ہے۔ اسم فعل وہ کلمہ ہے جو صورۃ اور صیغے کے اعتبار سے تو اسم ہو لیکن معنیٰ فعل کے ادا کرتا ہو اس کی دو قسمیں ہیں:

① اسماء افعال بمعنی امر حاضر معروف ② اسماء افعال بمعنی فعل ماضی۔

① **اسماء افعال بمعنی امر حاضر معروف:** وہ اسماء افعال ہیں جو امر حاضر معروف کے معنیٰ ادا کرتے ہیں وہ یہ ہیں (۱) رُوَیْدَ بمعنی اَمْھِلْ (مہلت دو) (۲) بلہ بمعنی دَعْ (چھوڑ دو) (۳) حَیَّھَلَ بمعنی ایتِ (آؤ) (۴) ھَلُمَّ بمعنی ایتِ (آؤ)

② **اسماء افعال بمعنی فعل ماضی:** وہ اسماء افعال ہیں جو فعل ماضی کے معنیٰ ادا کرتے ہیں جیسے ھَیْھَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا) شَتَّانَ بمعنی افْتَرَقَ (جدا ہوا)

مثالیں: رُوَیْدَ زَیْداً (زید کو مہلت دو) بَلْہَ زَیْداً (زید کو چھوڑ دو) حَیَّھَلَ الصَّلٰوۃ (نماز کی طرف آؤ) ھَلُمَّ ھنَا (یہاں آؤ) ھَیْھَاتَ شَھْرُ رَمَضَانَ (رمضان کا مہینہ دور ہوا) شَتَّانَ زَیْدٌ وعمرٌ (زید اور عمر جدا ہوئے)

● اسم غیر متمکن کی پانچویں قسم، اسماء اصوات:

یہ اسم غیر متمکن کی پانچویں قسم ہے۔ یہ اسم صوت کی جمع ہے یہ وہ اسم غیر متمکن ہے جو جانوروں کو بلانے کے لئے یا کسی کی آواز کو نقل کرنے کے لئے استعمال کی جائے جیسے اُح اُح، اُف، بَخ، نَخ، غَاقَ

اُخ اُخ: یہ وہ آواز ہے جو کھانسی کے وقت سینے سے نکلتی ہے۔

اُف: یہ وہ آواز ہے جو درد تکلیف یا افسوس کے وقت بولی جائے۔
بَخٍ: یہ وہ آواز ہے جو خوشی کے وقت استعمال کی جائے۔ اردو میں اس کی جگہ واہ واہ بولتے ہیں۔ اس میں اور لغت بھی ہیں جیسے بَخ بَخ۔
نَخٍ: یہ وہ آواز ہے جو اونٹ کو بٹھانے کے لئے استعمال کی جائے۔
غاقِ: یہ کوے کی آواز کی نقل ہے اور اس سے کنایہ ہے۔

اسم غیر متمکن کی چھٹی قسم، اسماء ظروف:

یہ اسم غیر متمکن کی چھٹی قسم ہے۔ یہ اسم ظَرف کی جمع ہے۔
ظرف کی تعریف: وہ جگہ یا وہ وقت جس میں کوئی فعل واقع ہو۔
اسم ظرف کی تعریف: وہ لفظ جو کسی ایسے وقت یا جگہ پر بولا جائے جس میں کوئی فعل واقع ہو۔ اسماء ظروف جمع ہے اسم ظرف کی۔ اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں: ① ظرف زمان ② ظرف مکان۔ ان دونوں کی دو دو اقسام ہیں: (۱) ظروف متعینہ: جو کسی متعین وقت یا جگہ پر دلالت کریں۔ (۲) ظروف مبہمہ: جو کسی غیر متعین وقت یا جگہ پر دلالت کریں۔ ظروف متعینہ سارے معرب ہیں اس لئے ان سے بحث نہیں کریں گے جیسے یوم الجمعۃ، وقت العصر، وقت الصبح وغیرہ اور یہاں ظروف مبہمہ سے بحث ہوگی کیونکہ یہ مبنی ہیں۔

① **ظروف زمان:** وہ وقت اور زمانہ جس میں فعل واقع ہو۔ وہ یہ ہیں: اِذْ، اِذَا، مَتٰی، کَیْفَ، اَیَّانَ، اَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ

(۱) اِذْ: یہ فعل ماضی کے ساتھ آتا ہے۔ اس کے معنٰی ہیں جب یا جس وقت جیسے جآءَ زَیْدٌ اِذْ خَرَجْتُ (زید آیا جب میں نکلا)
(۲) اِذَا: یہ فعل مضارع یعنی مستقبل کے ساتھ آتا ہے اس کے معنٰی ہیں جس وقت یا جب جیسے اٰکُلُ اِذَا تَخْرُجَ (میں کھاؤں گا جب تو نکلے گا)

ایک اذا برائے مفاجات بھی ہے یعنی اچانک کوئی حادثہ پیش آنا جیسے خَرَجْتُ اِلَی الْمَفَازَۃِ فَاِذَا اَسَدٌ اَمَامِیْ (میں جنگل کی طرف نکلا اچانک شیر میرے سامنے تھا)
(۳) مَتٰی: یہ مستقبل کے ساتھ آتا ہے اور یہ استفہام کے لئے بھی آتا ہے جیسے مَتٰی

تَذْهَبُ اِلَی الْبَیْتِ۔ متٰی کے معنٰی ہیں کب یا کس وقت یا جب۔

(۴) کَیْفَ: یہ استفہام کے لئے آتا ہے اس کے معنٰی ہیں کیسے، کس حال میں، کس وقت۔ جیسے کَیْفَ اَنْتَ۔ ان سب کے ساتھ جب "ما" لگ جائے جیسے اذماء اذا ما وغیرہ تو پھر یہ شرط کے معنٰی میں استعمال ہوں گے جیسے کَیْفَمَا تَقْعُدُ اَقْعُدُ۔

(۵) اَیَّانَ: اس کے معنٰی ہیں کب یا جب۔ جیسے اَیَّانَ مُرْسٰهَا (کب قائم ہوگی) یہ استفہام کے لئے بھی آتا ہے۔

(٦) اَمْسِ: اس کے معنٰی ہیں گذشتہ کل۔ جیسے صُمْتُ اَمْسِ (میں نے کل روزہ رکھا)

(۷) مُذْ، مُنْذُ: یہ دونوں اسماء ظروف بھی ہیں اور حروف جارہ بھی۔ جب اسم ظرف واقع ہوں تو ان کے ما بعد والا اسم مضاف الیہ ہوگا اور یہ مضاف ہوں گے اور جب حروف جار ہوں تو ان کے ما بعد والا اسم مجرور ہوگا اور اس وقت یہ ابتداء کے لئے آئیں گے۔ جب جار واقع ہو اس کی مثال مَا رَاَیْتُهٗ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اس کو جمع سے نہیں دیکھا) اور ظرف کی مثال مَا رَاَیْتُهٗ مُنْذُ یَوْمَیْنِ (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا)

(۸) قَطُّ: یہ استغراق نفی کے لئے آتا ہے زمانہ ماضی میں جیسے مَا رَاَیْتُهٗ قَطُّ (میں نے اس کو کبھی بھی نہیں دیکھا)

(۹) عَوْضُ: یہ استغراق نفی کے لئے آتا ہے زمانہ مستقبل میں جیسے مَا اَضْرِبُهٗ عَوْضُ (میں اس کو کبھی نہیں ماروں گا)

(۱۰) قَبْلُ بَعْدُ: قبل وقت سے پہلے کے لئے آتا ہے اور بعد آنے والے وقت کے لئے۔ ان کے استعمال کے تین طریقے ہیں:

(الف) یہ مضاف ہو اور ان کا مضاف الیہ لفظوں میں مذکور ہو جیسے جَآءَ زَیْدٌ بَعْدَ خَالِدٍ (زید خالد کے بعد آیا)

(ب) یہ مضاف ہی نہ ہوں یعنی ان کا مضاف الیہ بالکل محذوف ہو نہ لفظوں میں ہو اور نہ نیت میں ہو جیسے رُبَّ قَبْلٍ خَیْرٌ مِنْ بَعْدٍ (بسا اوقات پہلا بہتر ہوتا ہے بعد سے)

(ج) یہ مضاف ہو اور ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو یعنی لفظوں میں نہ ہو اور نیت میں ہو جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ یہ اصل میں یوں تھا لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلِ کُلِّ شَیْئٍ وَمِنْ بَعْدِ کُلِّ شَیْئٍ (معاملہ اللہ کے لئے ہے ہر چیز سے پہلے اور بعد میں) قَبْلُ اور بَعْدُ اس

آخری صورت میں جب ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو مبنی ہے اور باقی میں معرب۔

④ **ظرف مکان:** حَیْثُ، قُدّامُ، تَحْتُ، فَوقُ۔ یہ لازم الاضافت ہیں یعنی مضاف استعمال ہوں گے اور ان میں بھی پہلے والی تینوں صورتیں ہیں ایک صورت میں مبنی ہے اور دو میں معرب۔

حَیْثُ کے معنٰی جس جگہ۔ قُدّامُ کے معنٰی آگے۔ فَوقُ کے معنٰی اوپر۔ تَحْتُ کے معنٰی نیچے۔

نوٹ: اسماء ظروف ان کے علاوہ بھی ہیں جو بڑی کتابوں میں آئیں گے (انشاء اللہ)

● اسم غیر متمکن کی ساتویں قسم، اسماء کنایات:

یہ اسم کنایہ کی جمع ہے۔ کنایہ کے معنٰی ہیں مبہم اور پوشیدہ اشارہ اور اسم کِنَایَہ وہ اسم ہے جو کسی مبہم ابہام پر دلالت کرے۔ اسماء کنایات کی دو اقسام ہیں: ① کنایہ از عدد یا مقدار ② کنایہ از حدیث۔

① کنایہ از عدد کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسم جو کسی مبہم عدد، مقدار کو بتلائے جیسے کم، کذا

② کنایہ از حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسم جو کسی مبہم بات پر دلالت کریں جیسے کَیتَ وَ ذَیتَ

فائدہ: کم کی دو قسمیں ہیں: (۱) استفہامیہ (۲) خبریہ۔ کم استفہامیہ وہ کم ہے جس کے ذریعے مقدار مبہم کے بارے میں سوال کیا جائے جیسے کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَکَ۔ کم خبریہ وہ ہے جس کے ذریعے عدد مبہم کی خبر دی جائے جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ (میں نے بہت سارا مال خرچ کیا) کَذَا صرف خبریہ ہوتا ہے استفہام کے لئے نہیں آتا۔ جیسے کَذَا دِرْھَمًا عِنْدِی (میرے پاس اتنے درھم ہیں)

● اسم غیر متمکن کی آٹھویں قسم، مرکب بنائی:

وہ اسم ہے کہ دو اسموں کو ایک کردیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو متضمن ہو جیسے اَحَدَعَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک (اس کی تفصیل گذر چکی ہے)

اسم غیر متمکن کی آٹھوں اقسام کے مبنی ہونے کی وجہ:

① **مضمرات:** ان کی مشابہت حروف کے ساتھ ہے دو طرح پر ① مشابہت صوری ② مشابہت معنوی۔

مشابہت صوری کا مطلب یہ ہے کہ بعض ضمیریں تعداد حروف میں مشابہ ہیں حروف کے ساتھ۔ مشابہت معنوی یعنی جیسے حروف دوسرے کلمے کے محتاج ہیں اسی طرح ضمیر بھی اپنے مرجع کا محتاج ہوتا ہے۔

❷ **اسماء اشارات:** ان کی مشابہت بھی حروف کے ساتھ ہے یعنی یہ مشار الیہ کا محتاج ہوتا ہے۔

❸ **اسماء موصولات:** ان کی مشابہت بھی حروف کے ساتھ ہے یعنی یہ اپنے صلے کا محتاج ہوتا ہے۔

❹ **اسماء افعال:** جو اسماء افعال فعل ماضی کے معنیٰ میں ہیں ان کی مشابہت فعل ماضی کے ساتھ ہے اور جو فعل امر حاضر کے معنیٰ میں ہیں ان کی مشابہت فعل امر حاضر کے ساتھ ہے۔

❺ **اسماء اصوات:** ان کی مشابہت حروف کے ساتھ ہے اس لئے کہ یہ اپنی آواز کے محتاج ہوتے ہیں۔

❻ **اسماء ظروف:** ان کی مشابہت بھی حروف کے ساتھ ہے مشابہت معنوی بھی اور بعض کی مشابہت صوری بھی۔

❼ **اسماء کنایات:** ان کی مشابہت بھی حروف کے ساتھ ہے کیونکہ یہ مکنی عنہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

❽ **مرکب بنائی:** اس کی مشابہت حروف کے ساتھ ہے کیونکہ اس کا دوسرا جزو حرف کو متضمن ہے۔

فصل: بدانکہ اسم بر دو ضرب است ... آہ

تشریح: تعریف وتنکیر کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ❶ معرفہ ❷ نکرہ۔

معرفہ کی تعریف: اسم معرفہ وہ اسم ہے کہ جو معین چیز پر دلالت کرے جیسے زَیْدٌ، الکتاب (یہ کتاب) وغیرہ۔

نکرہ کی تعریف: نکرہ وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (کوئی سا آدمی)، فَرَسٌ (کوئی سا گھوڑا) وغیرہ۔

معرفہ کی سات قسمیں ہیں: ① مضمرات ② اعلام ③ اسماء اشارات ④ اسماء موصولہ ⑤ معرفہ بہ نداء ⑥ معرفہ بہ الف لام ⑦ مضاف بہ یکے از ینہا

① **مضمرات:** اس کی پوری اقسام اور تعریفیں گزر چکی ہیں ساری ضمیریں معرفہ ہیں۔

② **اعلام:** یہ علم کی جمع ہے اس کے معنٰی ہیں علامت اور جھنڈا۔ اس کی تعریف یہ ہے، عَلَم وہ اسم معرفہ ہے جو ابتداء سے کسی کے لئے نام وضع ہو بغیر دوسرے کی شرکت کے جیسے زَیْدٌ، خالدٌ وغیرہ سارے نام معرفہ ہیں۔

③ **اسماء اشارات:** اس کی ساری اقسام اور تعریفات گذر چکی ہیں۔ سارے اسماء اشارات معرفہ ہیں۔

④ **اسماء موصولہ:** تفصیل اس کی بھی گذر چکی ہے۔ سارے اسماء موصولہ معرفہ ہیں۔

⑤ **معرفہ بنداء:** یعنی وہ اسم جو پہلے نکرہ ہو لیکن حرف ندا کے داخل ہونے سے معرفہ بن جائے جیسے یارَجُلُ (اے مرد)

⑥ **معرفہ بہ الف لام:** یعنی وہ اسم جو پہلے نکرہ ہو لیکن اس کے شروع میں الف ولام داخل ہونے سے معرفہ بن جائے جیسے الرَّجُلُ۔

⑦ **مضاف بہ یکے از ینہا:** اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اسم نکرہ ہو اور معرفہ کی دوسری اقسام میں سے کسی قسم کی طرف مضاف ہو سوائے معرفہ بہ ندا کے جیسے کتابہ، (اس کی کتاب) کتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) کتاب هٰذا (اس کی کتاب) کتَابُ الَّذِی عِنْدِی (اس شخص کی کتاب جو میرے پاس ہے) کتَابُ الرَّجُلِ (اس مرد کی کتاب)

فائدہ: کوئی اسم نکرہ معرفہ بہ ندا کی طرف مضاف نہیں ہوسکتا اس لئے کہ "یا" حرف ندا مضاف الیہ نہیں بن سکتا۔

بدانکہ اسم بر دو صنف است:

تذکیر وتانیث کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ❶ مذکر ❷ مؤنث۔

مذکر کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت موجود نہ ہو جیسے رجلٌ، کتابٌ۔

مؤنث کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت موجود ہو جیسے اِمرَاۃٌ،

کُرّاسَۃٌ۔

تانیث کی علامات کُل چار ہیں: ① تاءِ لفظی ② الف مقصورہ ③ الف ممدودہ ④ تاءِ مقدرہ۔

① **تاءِ لفظی:** یعنی کسی اسم کے آخر میں ایسی تاء لگ جائے جو زائد ہو متحرکہ ہو اور وقف کے وقت ھاء سے تبدیل ہو۔ جیسے امْرَأۃٌ، طَلْحَۃٌ۔

② **الف مقصورہ:** وہ الف جو بغیر کھینچے پڑھا جائے اور لکھنے میں یاء کی شکل میں لکھا جاتا ہے جس پر کھڑا زبر ہو جیسے حُبْلٰی (حاملہ) یہ الف بھی تب علامت تانیث ہے جبکہ زائد ہو چنانچہ موسیٰ عیسیٰ میں چونکہ زائد نہیں ہے لہٰذا یہ علامت تانیث نہیں ہے۔

③ **الف ممدودہ:** یعنی وہ الف جو کھینچ کر پڑھا جائے اور لکھنے میں اس کے بعد ہمزہ لکھا جاتا ہے جیسے حَمْرَاءُ (سرخ رنگ کی چیز، سرخ رنگ والی)

④ **تاءِ مقدرہ:** یعنی ایسی تاء جو لفظ میں نہ ہو لیکن مقدر ہو اور مانا جائے جیسے اَرْضٌ۔

سوال: اَرْضٌ میں کیسے پتہ چلا کہ تاء مقدرہ ہے؟

جواب: اس کی تصغیر بنائی اُرَیْضَۃٌ اور تصغیر میں چونکہ تاء ہے لہٰذا اصل میں موجود ہے لیکن اب مقدر ہے تصغیر کی یہ خاصیت ہے کہ جب کسی کلمہ کی تصغیر بنائی جاتی ہے تو اس کلمے کے جو حروف حذف ہوئے ہوں وہ سارے واپس آجاتے ہیں۔

مونث سماعی: اس مونث کو کہتے ہیں جس میں تانیث کی علامت مقدر ہو اور اس کو سماعی اس لئے کہتے ہیں کہ عربوں سے اسی طرح مونث ہی سنا گیا ہے اور سماع کے معنی ہیں سننا۔

مونث لفظی: وہ ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو۔

بدانکہ اسم بر دو قسم است ...

تشریح: مونث کی دو قسمیں ہیں: ❶ مونث حقیقی ❷ مونث لفظی۔

❶ **مونث حقیقی:** اس کے لغوی معنی ہیں حقیقت والا اور اس کی تعریف یہ ہے کہ جس کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر موجود ہو جیسے امْرَأَۃٌ (عورت) اور نَاقَۃٌ (اونٹنی) امرأۃ کے مقابلے میں رَجُلٌ حیوان مذکر ہے اور ناقۃ کے مقابلے میں جمل مذکر ہے۔

❷ مونث لفظی: اس کے لفظی معنی ہیں لفظ والا یعنی الفاظ میں مونث ہو اور حقیقۃً ہو یا نہ ہو۔

مونث لفظی کی تعریف: وہ مونث ہے جس کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر نہ ہو جیسے ظُلْمَۃٌ (اندھیرا) اور قُوَّۃٌ (طاقت) ان دونوں کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر نہیں ہے۔

اعتراض: ظُلْمَۃٌ کے مقابلے میں نورٌ موجود ہے اور قُوَّۃٌ کے مقابلے میں ضُعْفٌ مذکر موجود ہے لہٰذا یہ دونوں مونث حقیقی ہیں۔

جواب: نُورٌ ظُلْمَۃٌ کے مقابل تو ہے اور اسی طرح ضُعْفٌ قُوَّۃٌ کا مقابل ہے اور یہ دونوں مذکر بھی ہیں لیکن حیوان نہیں ہیں تو گویا مونث حقیقی کے لئے تین شرائط ہیں: ① اس کا کوئی مقابل ہو ② وہ مقابل مذکر ہو ③ اور حیوان ہو۔

بدانکہ اسم بر سہ صنف است ... الخ

تشریح: اسم کی تین قسمیں ہیں: ❶ واحد ❷ تثنیہ ❸ جمع

❶ واحد: اس کے لغوی معنی ہیں ایک۔

واحد کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (ایک مرد) کتابٌ (ایک کتاب)

❷ تثنیہ: اس کا دوسرا نام مثنّٰی ہے اس کے لغوی معنی ہیں دو۔

تثنیہ کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کریں اس طرح کہ اس کے واحد کے آخر میں الف اور نون مکسورہ یا یا ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ بڑھادیے گئے ہوں جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ اور رَجُلَیْنِ۔

❸ جمع: اس کا دوسرا نام مجموع ہے اس کے لغوی معنی ہیں جمع کیا گیا۔

جمع کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جو دلالت کرے دو سے زائد پر اس طرح کہ اس کے واحد میں تبدیلی پیدا کی گئی ہو جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ، کتابٌ سے کُتُبٌ، مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ

فائدہ: جمع میں تبدیلی دو طرح کی ہوتی ہے: ① لفظاً ② تقدیراً۔

لفظاً تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ میں تبدیلی موجود ہو اور اس کی پھر کئی صورتیں

ہیں۔ یا تو حروف اور حرکات دونوں میں تبدیلی ہو اور واحد کی بناء توڑ دی گئی ہو جیسے رِجَالٌ، کُتُبٌ۔ یا آخر میں واؤ نون لگادیے گئے ہوں جیسے مُسْلِمُوْنَ یا آخر میں الف و تاء لگادیے گئے ہوں جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

تقدیراً تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ میں کوئی تبدیلی نہ ہو لیکن تبدیلی ماننی پڑے جیسے فُلْکٌ کہ اس کا واحد بھی اسی طرح ہے اور جمع بھی البتہ اگر اس کو واحد لاتا ہو تو کسی دوسرے واحد کے وزن پر مانیں گے جو اس کا ہم وزن ہو چنانچہ فُلْکٌ قُفْلٌ کے وزن پر ہوگا (ایک کشتی) اور اگر جمع لاتا ہو تو اس کو کسی دوسرے جمع کے وزن پر مانیں گے جیسے فُلْکٌ بروزن اُسْدٌ ہوگا۔ کلاً اور کلتَا اور اسی طرح اثنان اور اثنتَان اگرچہ دو پر دلالت کرتے ہیں لیکن یہ تثنیہ نہیں ہے کیونکہ پہلے دو کے ساتھ نون نہیں ہے اور دوسرے دو کا واحد بغیر الف ونون کے مستعمل نہیں ہے۔

بدانکہ جمع باعتبار لفظ بر دو قسم است ... الخ

تشریح: لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: ❶ جمع تکسیر ❷ جمع تصحیح۔

❶ جمع مکسر یا تکسیر: اس کے لغوی معنی ہیں توڑنا۔

تعریف: یہ وہ جمع ہے جس میں واحد کی بنا (وزن، صیغہ) توڑ دی گئی ہے جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ، مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ، مِصْبَاحٌ سے مَصَابِیْحُ وغیرہ۔

❷ جمع تصحیح: لغوی معنی ہیں صحیح کرنا اس کا دوسرا نام جمع سالم ہے۔

تعریف: یہ وہ جمع ہے جس میں واحد کی بنا سالم ہو اور ٹوٹی نہ ہو جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ وغیرہ۔

جمع مکسر یا تو ثلاثی کا ہوگا یا رباعی کا یا خماسی کا۔ اگر ثلاثی سے جمع مکسر بنا ہو تو اس کے لئے کوئی خاص وزن نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق عرب لوگوں سے سننے پر ہے اور جو جمع مکسر رباعی یا خماسی کا ہے تو اس کا وزن فَعَالِلُ اور فَعَالِیْلُ آئے گا جیسے جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ، مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ، مِصْبَاحٌ سے مَصَابِیْحُ (یہ رباعی کی مثالیں ہیں) اور جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ (یہ خماسی کی مثال ہے) البتہ خماسی سے جب جمع مکسر بنائیں گے تو پانچواں حرف حذف ہوگا جیسے اوپر والی مثال میں۔

جمع سالم کی دو قسمیں: ① جمع مذکر سالم ② جمع مونث سالم۔

① **جمع مذکر سالم:** وہ جمع سالم ہے کہ واحد کے آخر میں واؤ ما قبل مضموم اور نون مفتوحہ (حالت رفعی) اور یا یا ما قبل مکسور اور نون مفتوحہ (حالت نصبی وجری میں) بڑھادیے گئے ہوں جیسے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِیْنَ۔

② **جمع مونث سالم:** وہ جمع سالم ہے کہ واحد کے آخر میں الف اور لانبی تاء بڑھادیے گئے ہوں جیسے مُسْلِمَاتٌ، قَانِتَاتٌ وغیرہ۔

وبدانکہ جمع باعتبار معنی بردو نوع است ... الخ

تشریح: معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: ❶ جمع قلت ❷ جمع کثرت

❶ **جمع قلت کی تعریف:** یہ وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولا جائے یعنی تین سے لے کر نو تک دلالت کریں۔

❷ **جمع کثرت کی تعریف:** یہ وہ جمع ہے کہ جو دس یا اس سے زائد پر بولا جائے یعنی تین سے لے کر آخر تک دلالت کرے اور اس کے آخر کے لئے کوئی حد نہیں۔

جمع قلت کے اوزان جمع مکسر میں چار ہیں: ① اَفْعُلٌ ② اَفْعَالٌ ③ اَفْعِلَةٌ ④ فِعْلَةٌ

پہلے کی مثال اَکْلُبٌ (کتے) یہ کَلْبٌ کی جمع ہے۔ دوسرے کی مثال اَقْوَالٌ (باتیں) یہ قول کی جمع ہے۔ تیسرے کی مثال اَعْوِنَۃٌ (سپاہی) یہ عَوْنٌ کی جمع ہے۔ چوتھے کی مثال غِلْمَۃٌ (غلام لڑکا) یہ غلام کی جمع ہے۔

جمع سالم میں جمع قلت دو وزنوں سے مستعمل ہے: ① جمع مذکر سالم ② جمع مونث سالم، جبکہ یہ دونوں بغیر الف ولام کے ہوں جیسے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمَاتٌ۔

فائدہ: گویا جمع قلت کے کل اوزان چھ ہوئے: اَفْعُلٌ اَفْعَالٌ اَفْعِلَةٌ فِعْلَةٌ اور جمع مذکر سالم بغیر الف ولام کے اور جمع مونث سالم بغیر الف ولام کے۔ ان چھ کے علاوہ جو بھی وزن جمع کا آئے گا تو وہ جمع کثرت ہوگا اسی طرح جمع مذکر سالم یا مونث سالم پر الف ولام آجائیں گے تو وہ بھی جمع کثرت ہوگا۔

فصل بدانکہ اعراب اسم سہ است ... الخ

اسم کے اعراب تین طرح پر ہیں: ❶ رفع ❷ نصب ❸ جر۔

رفع، نصب اور جر کسی ایک چیز کا نام نہیں بلکہ رفع مختلف شکلوں میں آتا ہے واؤ کے ساتھ، الف کے ساتھ، ضمہ کے ساتھ اسی طرح نسب فتح کے ساتھ بھی آتا ہے الف کے ساتھ یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ اور یاء ماقبل مکسور کے ساتھ اسی طرح جر کسرہ کے ساتھ یاء ماقبل مفتوح کے ستاھ اور یاء ماقبل مکسور کے ساتھ مطلقاً یاء کے ساتھ بھی آتا ہے اگرچہ رفع ضمہ کے ساتھ آنا اصل ہے۔ اسی طرح نصب فتحہ کے ساتھ اصل ہے اور جر کسرہ کے ساتھ اصل ہے۔ چنانچہ ان مختلف صورتوں کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ اقسام اعراب کے اعتبار سے بنیں گی جن کو شانزدہ اقسام بھی کہتے ہیں۔ اسم متمکن یا اسم معرب کے شروع میں اگر کوئی عامل رافع آجائے تو اس کی وجہ سے آخر میں جو تبدیلی آئے گی اس تبدیلی کو رفع کہیں گے چاہے وہ رفع کس شکل میں بھی ہو۔ اسی طرح جب اسم متمکن کے شروع میں عامل ناصب آجائے تو اس کی وجہ سے آخر میں جو تبدیلی آئے گی اس تبدیلی کو نصب کہیں گے چاہے تبدیلی کسی صورت میں بھی ہو۔ اسی طرح اگر کسی اسم متمکن کے شروع میں عامل جار آجائے تو اس کے آخر میں تبدیلی جر کہلائے گی چاہے وہ تبدیلی کسی صورت میں بھی ہو۔

اسم متمکن کی سولہ اقسام کو انشاء اللہ یکے بعد دیگرے یوں بیان کریں گے کہ ہر ایک کا نام اس کی پہچان اور اس کا اعراب یعنی حالت رفعی، نصبی وجری کہ اعراب کس شکل میں ہے۔ وہ سولہ اقسام یہ ہیں: (۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف جاری مجری صحیح (۳) جمع مکسر منصرف (۴) جمع موٴنث سالم (۵) غیر منصرف (۶) اسماء ستہ مکبرہ (۷) مثنی (۸) کِلاَ اور کِلتَا (۹) اِثنَانِ، اِثنَتَانِ (۱۰) جمع مذکر سالم (۱۱) اُولُوا (۱۲) عِشرُونَ سے تِسعُونَ تک (۱۳) اسم مقصور (۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم (۱۵) اسم منقوص (۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم

(۱) مفرد منصرف صحیح: یعنی وہ اسم متمکن جو تثنیہ اور جمع نہ ہو اور منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو یعنی اس پر کسرہ اور تنوین آسکتے ہوں اور صحیح ہوں یعنی اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے زَیدٌ اس کے اعراب حالت رفعی ضمہ لفظی کے ساتھ حالت نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالت جری کسرہ لفظی کے ساتھ۔ مثال جاءَ زَیدٌ، رَاَیتُ زَیداً،

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

(۲) مفرد منصرف جاری مجری صحیح: یعنی وہ اسم جو تثنیہ اور جمع نہ ہو منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو اور اس کے آخر میں حرف علت تو ہو لیکن اس کا ما قبل آخر ساکن ہو جیسے دَلْوٌ اس کے اعراب بھی حالت رفعی ضمہ لفظی، حالت نصبی فتحہ لفظی اور حالت جری کسرہ لفظی کے ساتھ۔ مثال جآءَ دَلْوٌ، رَاَیْتُ دَلْوًا، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ۔

(۳) جمع مکسر منصرف: یعنی وہ اسم متمکن جو جمع مکسر ہو اور منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو جیسے رِجَالٌ۔ اس کے اعراب بھی پہلے کی طرح ہیں جیسے جآءَ رِجَالٌ، رَاَیْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ۔

(۴) جمع مؤنث سالم: یعنی مؤنث کی وہ جمع جس کے واحد کے آخر میں الف تا بڑھادیے گئے ہوں جیسے مُسْلِمَاتٌ۔ اس کے اعراب حالت رفعی ضمہ لفظی کے ساتھ، حالت نصبی کسرہ لفظی کے ساتھ اور حالت جری بھی کسرہ لفظی کے ساتھ۔ مثال ھُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔ یہاں پر حالت نصبی حالت جری کے تابع ہے۔

(۵) غیر منصرف: اسم متمکن کی موٹی موٹی دو قسمیں ہیں: ❶ منصرف ❷ غیر منصرف۔
منصرف کی آسان پہچان یہ ہے کہ اس پر دوسری حرکات کے ساتھ ساتھ کسرہ اور تنوین بھی آسکتے ہیں اور غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آسکتے۔ منصرف کے لغوی معنٰی ہیں پھرنے والا اور غیر منصرف کے لغوی معنٰی ہیں نہ پھرنے والا۔

غیر منصرف کی تعریف: وہ اسم متمکن جس کے اندر اسباب منع صرف میں سے کوئی دو سبب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو اسباب کے قائم مقام ہو۔ جیسے ابراھیم اور مساجد۔

منصرف کی تعریف: وہ اسم متمکن جس کے اندر اسباب منع صرف میں سے کوئی دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو کے ہو، نہ پایا جائے جیسے زَیْدٌ وغیرہ۔

اسباب منع صرف کُل نو ہیں: ① عدل، ② وصف، ③ تانیث، ④ معرفہ، ⑤ عجمہ، ⑥ جمع، ⑦ ترکیب، ⑧ وزن فعل، ⑨ الف نون زائدتان

① عدل: لغوی معنٰی تجاوز کرنا، اعراض کرنا۔

تعریف: کسی کلمہ کا اپنی اصل اور پہلی حالت اور وزن کو چھوڑ کر دوسری حالت اور وزن کی طرف منتقل ہونا بغیر کسی قاعدے کے یہ عدل کہلاتا ہے جیسے عُمر اصل میں عامر تھا بعد میں بغیر قاعدے کے عامر سے عُمر بنا۔ پہلے کلمہ کو معدول عنہ اور دوسرے کو معدول کہتے ہیں۔ عدل کی دو قسمیں ہیں: (الف) عدل تحقیقی (ب) عدل تقدیری۔

② **وصف:** لغوی معنیٰ صفت۔

تعریف: وہ کلمہ جو ذات پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ معنیٰ وصفی پر بھی دلالت کرے جیسے اَحْمَرُ

③ **تانیث:** لغوی معنیٰ موئث ہونا یعنی وہ اسم جس میں تانیث کی کوئی علامت موجود ہو۔

تانیث کی چار اقسام ہیں: (۱) تائے لفظی (۲) الف مقصورہ (۳) الف ممدودہ (۴) تائے مقدرہ۔

جو تانیث الف مقصورہ یا الف ممدودہ کے ساتھ ہو تو وہ ایک سبب قائم مقام دو کے ہوگا منع صرف کے لئے دوسرے کا پایا جانا ضروری نہیں ہے البتہ تانیث کی باقی اقسام کے ساتھ دوسرے سبب کا پایا جانا ضروری ہے۔ مثالیں: طَلْحَةُ، حُبلٰی، حَمْرَآءُ

④ **معرفہ:** یہ وہ اسم جو کسی معین چیز پر دلالت کرے۔ اسکی کُل سات قسمیں ہیں لیکن منع صرف کے سبب اس کی صرف ایک قسم ہے یعنی علمیت (علم ہونا) باقی نہیں ہے جیسے اَحْ

⑤ **عجمہ:** عجمہ سے مراد وہ کلمہ ہے جو عجمی زبان کا لفظ ہو اور عربی کا نہ ہو لیکن عربی میں استعمال ہورہا ہو جیسے اِبْرَاهِيْمُ

⑥ **جمع:** یہاں جمع سے مراد ہر ایک جمع نہیں ہے بلکہ وہ جمع منع صرف کا سبب بن سکتی ہے جو منتہی الجموع ہو۔ منتہی الجموع سے مراد جمع کا وہ وزن ہے جس کی مزید جمع نہیں بنتی جیسے (الف) فَعَالِلُ (ب) فَعَالِيْلُ یہ سبب بھی قائم مقام دو کے ہے۔

⑦ **ترکیب:** ترکیب سے مراد وہ مرکب منع صرف ہے اس کی تعریف گزر چکی ہے جیسے مَعْدِيكَرِبُ

⑧ **وزن فعل:** اس سے مراد وہ وزن ہے جو مختص ہو فعل کے ساتھ اور اسم میں پایا جائے جیسے اَحْمَرُ

⑨ **الف نون زائدتان:** یعنی ایسے الف نون جو کلمہ کے آخر میں بڑھادیے گئے ہوں اصل کلمہ نہ ہو بلکہ زائد ہو جیسے عمرانَ

اگر کسی کلمہ میں ان نو اسباب میں سے کوئی دو سبب پائے گئے یا ایک سبب جو قائم مقام دو کے ہو پایا جائے تو وہ کلمہ غیر منصرف ہوگا۔ وہ اسباب تین ہیں جو ایک ہو اور قائم مقام دو کے ہوتا ہے: (۱) تانیث بالف ممدودہ (۲) تانیث بالف مقصورہ (۳) منتہی الجموع۔

غیر منصرف کے اعراب: حالت رفعی ضمہ لفظی کے ساتھ، حالت نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالت جری بھی فتحہ لفظی کے ساتھ۔ یہاں جر تابع ہے نصب کے۔ جیسے،

جآءَعُمَرُ۔ رَاَیْتُ عُمَرَ۔ مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔ اس میں علمیت اور عدل دو سبب پائے جاتے ہیں۔

جآءَ اَحْمَرُ۔ رَاَیْتُ اَحْمَرَ۔ مَرَرْتُ بِاَحْمَرَ۔ اس میں وصف اور وزن فعل ہیں۔

جآءَ طَلْحَۃُ۔ رَاَیْتُ طَلْحَۃَ۔ مَرَرْتُ بِطَلْحَۃَ۔ اس میں تانیث اور علمیت ہیں۔

جآءَ زَیْنَبُ۔ رَاَیْتُ زَیْنَبَ۔ مَرَرْتُ بِزَیْنَبَ۔ اس میں تانیث مقدرہ، علمیت ہیں۔

جآءَ اِبْرَاهِیْمُ۔ رَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ۔ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِیْمَ۔ اس میں عجمہ، عالمیت ہیں۔

تلکَ مَسَاجِدُ۔ رَاَیْتُ مَسَاجِدَ۔ مَرَرْتُ بِمَسَاجِدَ۔ منتہی الجموع جو ایک قائم مقام دو کے ہے۔

ھٰذا مَعْدِ یکَرِبُ۔ رَاَیْتُ مَعْدِ یکَرِبَ۔ مَرَرْتُ بِمَعدِ یکَرِبَ۔ اس میں ترکیب اور عالمیت ہیں۔

جآءَ عمرانُ۔ رایتُ عمرانَ۔ مررتُ بعمرانَ۔ اس میں الف نون زائدتان، عالمیت ہیں۔

(۶) اسماء ستہ مکبرہ: چھٹی قسم اسماء ستہ مکبرہ ہے یعنی ایسے چھ اسماء جو مکبر ہوں مصغر نہ ہوں۔ وہ یہ ہیں: اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ، ذُومَالٍ۔

ان کا اعراب حالت رفعی واؤ کے ساتھ، حالت نصبی الف کے ساتھ، حالت جری یاء کے ساتھ۔ جیسے جآءَ اَبُوکَ، رَاَیْتُ اَبَاکَ، مَرَرْتُ بِاَبِیکَ۔ ھٰذا فُوکَ، رَاَیْتُ فَاکَ، مَرَرْتُ بِفِیکَ۔

فائدہ: اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب بالحرف ہے لیکن ان اعراب کے لئے تین شرائط ہیں:
(۱) یہ اسماء مکبر ہوں مصغر نہ ہوں (مکبر کا مطلب یہ ہے کہ جس میں تصغیر نہ ہو بغیر تصغیر کے مستعمل ہو)
(۲) دوسری شرط یہ کہ یہ اسماء مضاف استعمال ہوں اگر مضاف نہ ہوں تو پھر ان کا اعراب اور طرح سے آئے گا۔
(۳) تیسری شرط یہ کہ ان کا مضاف الیہ یاء متکلم کے علاوہ کوئی اور چیز ہو کیونکہ اگر مضاف الیہ یاء ہو تو اعراب ناقص والا ہوگا۔

اگر پہلی شرط نہ ہو اور یہ اسماء مصغر ہوں تو ان کا اعراب بالحرکت ہوگا مفرد منصرف جاری مجریٰ والا جیسے جآءَ اُبَیٌّ، رَاَیْتُ اُبَیًّا، مَرَرْتُ بِاُبَیٍّ، جآءَ اُبَیْکَ، رَاَیْتُ اُبَیْکَ، مَرَرْتُ بِاُبَیْکَ۔ پہلی مثال میں رفع ضمہ کے ساتھ ہے اور دوسری میں نصب فتحہ کے ساتھ اور تیسری مثال میں جر کسرہ کے ساتھ ہے۔ اگر دوسری شرط نہ ہو اور یہ اسماء بغیر اضافت کے ہوں تو پھر بھی ان کا اعراب بالحرکت ہوگا مفرد منصرف صحیح کی طرح جیسے جآءَ اَبٌ، رَاَیْتُ اَبًا، مَرَرْتُ بِاَبٍ۔

اسی طرح اگر تیسری شرط نہ ہو اور یہ اسماء یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو پھر ان کا اعراب تقدیری ہوگا غلامی والا جو آگے آرہا ہے رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتح تقدیری اور جر کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوگا جیسے جآءَ اَبِیْ، رَاَیْتُ اَبِیْ، مَرَرْتُ بِاَبِیْ۔
(۷) **مثنیٰ:** یعنی تثنیہ جیسے رَجُلَانِ۔ اس کا اعراب رفع الف کے ساتھ، نصب یاء ما قبل مفتوح کے ساتھ اور جر بھی یاء ما قبل مفتوح کے ساتھ جیسے جآءَ رَجُلَانِ، رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ۔
(۸) **کِلَا اور کِلْتَا:** ان کا اعراب بھی تثنیہ کی طرح ہوگا لیکن یہ اسماء ہمیشہ مضاف استعمال ہوں گے بغیر اضافت کے استعمال نہیں ہوتے لہٰذا ان کے ان اعراب کے لئے شرط یہ ہے کہ یہ اسم ضمیر کی طرف مضاف ہوں نہ کہ اسم ظاہر کی طرف جیسے جآءَ کِلَاهُمَا، رَاَیْتُ کِلَیْهِمَا، مَرَرْتُ بِکِلَیْهِمَا۔ اگر یہ شرط نہ ہو اور یہ دونوں اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو پھر ان کا اعراب تقدیری ہوگا جیسے کِلَا الرَّجُلَیْنِ، رَاَیْتُ کِلَا

الرَّجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بِکِلَا الرَّجُلَیْنِ۔

کلا تثنیہ مذکر کے لئے آتا ہے اور کلتا تثنیہ مونث کے لئے۔ یہ دو پر دلالت کرتے ہیں لیکن تثنیہ نہیں ہے کیونکہ تثنیہ کی تعریف ان پر صادق نہیں آتی۔

(۹) اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ: اثنان دو مذکر، اثنتان دو مونث۔ یہ بھی اصطلاحی تثنیہ نہیں ہے لیکن اعراب ان کا بھی تثنیہ کی طرح ہے جیسے جآءَ اثنان، رَاَیْتُ اثْنَیْنِ، مَرَرْتُ بِاثْنَیْنِ۔

(۱۰) جمع مذکر سالم: یعنی وہ جمع مذکر جس کے واحد کے آخر میں واوَ ما قبل مضموم اور نون مفتوحہ یا یاء ما قبل مکسور اور نون مفتوحہ بڑھا دیے گئے ہوں جیسے مُسْلِمُوْنَ۔ اس کا اعراب رفع واوَ ما قبل مضموم کے ساتھ اور نصب و جر یاء ما قبل مکسور کے ساتھ آئے گا جیسے جآءَ مُسْلِمُوْنَ، رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ۔

(۱۱) اُولُوْا: یہ ذو کی جمع ہے لیکن جمع من غیر لفظہ ہے اُولُوا الالباب (عقل والے) اس کا اعراب بھی جمع مذکر سالم کی طرح ہے اور یہ بھی ذو کی طرح ہے یعنی ہمیشہ مضاف استعمال ہوتا ہے جیسے جآءَ اُولُوا مال، رَاَیْتُ اُولِی مال، مَرَرْتُ بِاُولِی مال۔

(۱۲) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک: یہ کل آٹھ کلمات ہیں: عشرُوْنَ، ثَلاثُوْنَ، اَرْبَعُوْنَ، خَمْسُوْنَ، ستّون، سبعون، ثمانون، تسعُوْنَ۔ ان کا اعراب بھی حالت رفعی میں واوَ ما قبل مضموم کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں یاء ما قبل مکسور کے ساتھ ہو گا جیسے جآءَ عشرون رجُلاً، رَاَیْتُ عشرین رجُلاً، مَرَرْتُ بِعشرین رجلاً۔

(۱۳) اسم مقصور: یہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے موسیٰ، عیسیٰ۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتح تقدیری کے ساتھ اور حالت جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہو گا گویا کہ اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہو گا اور ابھی تک جو اعراب بیان ہوئے وہ لفظی تھے۔ مثال جآءَ موسیٰ، رَاَیت موسیٰ، مَرَرْتُ بِموسیٰ۔

(۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: یعنی وہ اسم جو مذکر سالم نہ ہو اس کے علاوہ کوئی اور ہو اور مضاف ہو یائے متکلم کی طرف جیسے غُلَامِی۔ اس کا اعراب بھی اسم مقصور کی طرح تینوں حالتوں میں تقدیری ہے جیسے جآءَ غُلَامِی، رایت غُلَامِی،

مررت بغلامی۔ تو گویا اس قسم کے لئے تین شرائط ہوئیں: ① وہ اسم جمع مذکر سالم نہ ہو ② مضاف ہو ③ مضاف الیہ اس کا یائے متکلم ہو۔

(۱۵) اسم منقوص: وہ اسم جس کے آخر میں یاء ہو اور یاء کا ما قبل مکسور ہو جیسے قَاضِی وغیرہ۔ اس کا اعراب: رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جر کسرہ تقدیری کے ساتھ ہو گا جیسے جآءَ الْقَاضِیْ، رایت القَاضِیَ، مررت بِالْقَاضِیْ۔ اور جآء قاضٍ، رایت قاضیاً، مررت بقاضٍ۔

(۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: سولہویں قسم جمع مذکر سالم ہے جو مضاف ہو یائے متکلم کی طرف اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ تقدیری کے ساتھ ہو گا اور حالت نصبی اور حالت جری میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا جیسے جآءَ مُسْلِمِیَّ، رایت مُسْلِمِیَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

فائدہ: مُسْلِمِیَّ حالت نصبی اور جری میں اصل میں مُسْلِمِیْنَ تھا اس کو یائے متکلم کی طرف مضاف کرنے کے لئے آخر سے نون اعرابی کو گرادیا تو مُسْلِمِیْیَ بن گیا پھر یاء کو دوسرے یاء میں مدغم کردیا تو مُسْلِمِیَّ بن گیا۔

حالت رفعی میں مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا یاء کی طرف اضافت کی وجہ سے نون گرگیا تو مُسْلِمُوْیَ بن گیا واؤ اور یاء جمع ہوئے اور پہلا ساکن ہے واؤ کو یاء میں تبدیل کرکے یاء کو یاء میں مدغم کردیا مُسْلِمُیَّ بن گیا یاء اپنے ماقبل کسرہ چاہتا ہے لہذا اس ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کردیا تو مُسْلِمِیَّ بن گیا۔

فصل

چونکہ معرب صرف دو چیزیں ہیں: ❶ اسم متمکن ❷ فعل مضارع خالی از نون تاکید ونون جمع مونث، تو اسم متمکن کا اعراب بیان کرنے کے بعد فعل مضارع کا اعراب بیان ہورہا ہے۔ فعل مضارع کا اعراب بھی تین اقسام پر ہے: ❶ رفع ❷ نصب ❸ جزم۔

اسم متمکن اور فعل مضارع کے اعراب میں فرق صرف اتنا ہے کہ اسم کے لئے جر ہے اور فعل مضارع پر جر نہیں آتا بلکہ اس پر بجائے جر کے جزم آئے گا۔

جزم کی تعریف: جزم اس تبدیلی کا نام ہے جو فعل مضارع کے آخر میں آجائے شروع

میں عامل جازم کے آنے کی وجہ سے۔

وجوہ اعراب یعنی اعراب کی صورتوں کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار اقسام ہیں: ❶ صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع ❷ مفرد معتل واوی ویائی ❸ مفرد معتل الفی ❹ صحیح یا معتل باضمائر بارزہ مرفوعہ۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

❶ **صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع:** اس سے مراد ایسا فعل مضارع ہے جس کے لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو اور ضمیر بارز مرفوع سے بھی خالی ہو ایسے کل پانچ صیغے ہیں جو ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہیں: (۱) یفعَلُ (۲) تفعَلُ (۳) تفعَلُ (۴) اَفعَلُ (۵) نفعَلُ ان کو مفردات بھی کہتے ہیں جیسے یضرِبُ، تضرِبُ، تضرِبُ، اَضرِبُ، نضرِبُ۔ ان کا اعراب حالت رفعی ضمہ لفظی، حالت نصبی فتحہ لفظی اور حالت جزمی سکون لام کے ساتھ ہوگا۔

مثال: ھُوَ یضرِبُ، لن یضرِبَ، لم یضرِبْ، ھِیَ تضرِبُ، لن تضرِبَ، لم تضرِبْ، اَنتَ تضرِبُ، لن تضرِبَ، لم تضرِبْ، اَنا اَضرِبُ، لن اَضرِبَ، لم اَضرِبْ، نحنُ نضرِبُ، لن نضرِبَ، لم نضرِبْ۔

سکون لام کا مطلب یہ ہے کہ آخری حرف جو لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہے اس پر حرکت کا نہ آنا۔

جو ضمیر بارز ہیں وہ کل تین ہیں: الف، واوَ اور یاء۔ الف تثنیہ کے لئے آتا ہے، واوَ جمع کے لئے اور یاء واحد مونث مخاطب کے لئے۔

یہ تین ضمیریں کل سات صیغوں کے ساتھ آتی ہیں۔ الف چار صیغوں کے ساتھ آتا ہے یفعَلانِ (تثنیہ مذکر غائب) تفعَلانِ (تثنیہ مونث غائب) تفعَلانِ تثنیہ مذکر حاضر) تفعَلانِ تثنیہ مونث حاضر) واوَ دو صیغوں کے ساتھ آتا ہے یفعَلُونَ (جمع مذکر غائب) تفعَلُونَ (جمع مذکر حاضر) یاء ایک صیغے کے ساتھ آتی ہے تفعَلِینَ (واحد مونث حاضر)

❷ **مفرد معتل واوی ویائی:** یہ دوسری قسم ہے یعنی ایسا فعل مضارع ہو جو مفرد ہو (اس کا مطلب گزر گیا ہے) اور لام کلمہ کے مقابلے میں واوَ یا یاء ہو۔

معتل واوی کی مثال جیسے یغزُوْ (وہ غزا کرتا ہے)

متعل یائی کی مثال جیسے یَرْمِی (وہ پھینکتا ہے)

اعراب: ان کا رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جزم حذف لام کے ساتھ جیسے هُوَ يَغْزُو، لَنْ يَغْزُوَ، لَمْ يَغْزُ، هُوَ يَرْمِي، لَنْ يَرْمِيَ، لَمْ يَرْمِ۔

③ مفرد معتل الفی: ایسا فعل مضارع جو مفردات میں سے ہو اور اس کے لام کلمے میں حرف علت الف ہو جیسے یَرْضٰی اس کا اعراب: رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ اور جزم حذف لام کے ساتھ (یعنی شروع میں عامل جازم آجائے تو آخر سے لام کلمہ جو کہ الف ہے گر جائے گا جیسے هُوَ يَرْضٰى، لَنْ يَرْضٰى، لَمْ يَرْضَ۔

فائدہ: مفرد معتل الفی میں حالت نصبی اور رفعی میں اعراب تقدیری اس لئے ہے کہ الف حرکت قبول نہیں کرتا اور معتل واوی اور یائی میں حالت رفعی میں اعراب تقدیری اس لئے ہے کہ واؤ اور یاء پر اس صورت میں ضمہ کا آنا ثقیل ہے اور دشوار ہے اور حالت نصبی میں اعراب لفظی اس لئے ہیں کہ فتحہ خفیف حرکت ہے۔

④ صحیح یا معتل با ضمائر بارزہ ونون اعرابی: یعنی فعل مضارع کے وہ سات صیغے جن کے ساتھ ضمیر بارز اور نون اعرابی لگے ہوتے ہیں چاہے وہ صیغے صحیح ہوں، معتل واوی ہوں، معتل یائی ہوں یا معتل الفی ہوں ان کا اعراب حالت رفعی میں اثبات نون کے ساتھ اور حالت نصبی وجزمی میں حذف نون کے ساتھ یعنی شروع میں اگر عامل رافع آئے تو نون اعرابی آخر میں باقی رہے گا اور اگر عامل ناصب یا جازم آئے تو آخر سے نون اعرابی حذف ہوگا جیسے هُمَا يَضْرِبَانِ، لَنْ يَضْرِبَا، لَمْ يَضْرِبَا۔

فائدہ: اس چوتھی قسم کی کل مثالیں چوراسی ہوں گی کیونکہ فعل مضارع یا تو صحیح ہوگا یا معتل واوی یا معتل یائی یا معتل الفی۔ یہ چار صورتیں ہوئیں اسی طرح ہر صورت کے سات صیغے ہیں تو یہ اٹھائیس ہوئے اور پھر ہر ایک کی تین تین حالتیں ہوں گی ① رفعی ② نصبی ③ جزمی = ۲۸x۳=۸۴ صورتیں ہوئیں۔

صحیح کی مثالیں:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی	
هُمَا يَضْرِبَانِ	لَنْ يَضْرِبَا	لَمْ يَضْرِبَا	تثنیہ مذکر غائب

هُمَا تَضْرِبَانِ	لَنْ تَضْرِبَا	لَمْ تَضْرِبَا	تثنیہ مونث غائب
اَنْتُمَا تَضْرِبَانِ	لَنْ تَضْرِبَا	لَمْ تَضْرِبَا	تثنیہ مذکر حاضر
اَنْتُمَا تَضْرِبَانِ	لَنْ تَضْرِبَا	لَمْ تَضْرِبَا	تثنیہ مونث حاضر
هُمْ يَضْرِبُوْنَ	لَنْ يَضْرِبُوا	لَمْ يَضْرِبُوا	جمع مذکر غائب
اَنْتُمْ تَضْرِبُوْنَ	لَنْ تَضْرِبُوا	لَمْ تَضْرِبُوا	جمع مذکر حاضر
اَنْتِ تَضْرِبِيْنَ	لَنْ تَضْرِبِيْ	لَمْ تَضْرِبِيْ	واحد مونث حاضر

معتل واوی کی مثالیں:

هُمَا يَغْزُوَانِ	لَنْ يَغْزُوَا	لَمْ يَغْزُوَا	تثنیہ مذکر غائب
هُمَا تَغْزُوان	لَنْ تَغْزُوا	لَمْ تَغْزُوَا	تثنیہ مونث غائب
اَنْتُمَا تَغْزُوانِ	لَنْ تَغْزُوَا	لَمْ تَغْزُوَا	تثنیہ مذکر حاضر
اَنْتُمَا تَغْزُوان	لَنْ تَغْزُوا	لَمْ تَغْزُوا	تثنیہ مونث حاضر
هُمْ يَغْزُوْن	لَنْ يَغْزُوا	لَمْ يَغْزُوا	جمع مذکر غائب
اَنْتُمْ تَغْزُوْن	لَنْ تَغْزُوا	لَمْ تَغْزُوا	جمع مذکر حاضر
اَنْتِ تَغْزِيْن	لَنْ تَغْزِي	لَمْ تَغْزِيْ	واحد مونث حاضر

معتل یائی کی مثالیں:

هُمَا يَرْمِيَانِ	لَنْ يَرْمِيَا	لَمْ يَرْمِيَا
هُمَا تَرْمِيَان	لَنْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْمِيَا
اَنْتُمَا تَرْمِيَانِ	لن ترميا	لم ترميا
انتما ترميان	لن ترميا	لم ترميا
هُمْ يَرْمُون	لن يرموا	لَمْ يَرْمُوا
اَنْتُمْ تَرْمُوْنَ	لن ترموا	لم ترموا

انتِ ترمِینَ	لَن ترمِی	لَم ترمِی

معتل الفی کی مثالیں:

ھُمَا یرضَیَان	لَن یرضَیَا	لَم یرضَیَا
ھُمَا تَرضَیَانِ	لَن تَرضَیَا	لَم تَرضَیَا
انتُمَا ترضَیَانِ	لن ترضَیَا	لَم تَرضَیَا
انتُمَا تَرضَیَان	لَن ترضَیَا	لَم تَرضَیَا
ھُم یَرضَونَ	لَن یَرضَوا	لَم یرضَوا
انتم تَرضَونَ	لَن ترضَوا	لَم تَرضَوا
اَنتِ تَرضَینَ	لَن تَرضَی	لَم تَرضَی

فصل

باب اول در حروف عاملہ در اسم

عامل: عمل کرنے والا۔ **تعریف:** وہ کلمہ جو دوسرے کلمے میں اثر پیدا کرے۔

معمول: عمل کیا گیا۔ **تعریف:** جس کلمے میں عامل کا اثر ہوا ہو، معمول کہلاتا ہے۔

عامل یا رافع ہوگا یا ناصب ہوگا یا جار ہوگا یا جازم ہوگا۔ **عوامل کی دو قسمیں ہیں: عوامل لفظیہ، عوامل معنویہ۔**

عوامل لفظیہ: وہ عوامل جن پر تلفظ کیا جاسکے۔

عوامل معنویہ: وہ عوامل جن پر تلفظ نہ کیا جاسکے جو بولنے میں نہ آئیں۔

عوامل لفظیہ کی بڑی بڑی تین اقسام ہیں: ❶ حروف عاملہ ❷ افعال عاملہ ❸ اسماء عاملہ۔

حروف عاملہ کی بڑی بڑی دو قسمیں ہیں: ① حروف عاملہ در اسم متمکن ② حروف عاملہ در فعل مضارع

① حروف عاملہ در اسم متمکن: یعنی وہ حروف جو اسم متمکن میں عمل کرتے ہیں۔

ان کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) حروف جارہ (۲) حروف مشبہ بالفعل (۳) مَا و لاَ المشبہتان بِلَیْس َ(۴) لائے نفی جنس (۵) حروف ندا۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

(۱) حروف جارہ:

یعنی ایسے حروف جو اسم متمکن پر داخل ہو کر اس کے آخر میں جر دیتے ہیں۔ حروف جارہ کل سترہ ہیں جن کو ایک شعر میں جمع کیا گیا ہے:

بَا و تَا و کاف و لاَم و اؤ مُند مُذ خلَا

رُبَّ حَاشَا مِن عَدا فی عَنْ عَلٰی حتّٰی الٰی

ان حروف کی تفصیلی بحث انشاء اللہ العزیز شرح مائۃ عامل میں آئے گی لیکن یہاں ایک ایک معنی بیان کیا جاتا ہے تاکہ کچھ واقفیت حاصل ہو۔

با: بمعنی الصاق، اس کے معنی ہیں دو چیزوں کا پیوست رہنا جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (میں زید کے پاس سے گزرا) بہ داءٌ (اس کو بیماری لگی ہے)

منْ: یہ کسی کام کی ابتداء کے لئے آتا ہے۔

الٰی: یہ کسی کام کی انتہا کے لئے آتا ہے مِن اور الٰی دونوں کی مثال یہ ہے ذَھَبْتُ مِنَ البیْتِ الَی الْمَدْرَسَۃَ

حتّٰی: حتی بھی الی کی طرح انتہا کے لئے آتا ہے جیسے ذَھَبْتُ الْبَلَدَ حتّٰی السُّوْقِ (میں شہر سے چلا بازار تک)

فی: ظرفیت کے لئے آتا ہے جیسے زیدٌ فی الدار (زید گھر میں ہے)

لام: تملیک کے لئے آتا ہے جیسے اَلْمَالُ لِزَیْدٍ (یہ مال زید کا ہے)

رُبَّ: تقلیل کے لئے آتا ہے جیسے رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (میں نے بہت کم شریف آدمیوں سے ملاقات کی)

واؤ قسم: یعنی وہ واؤ جو قسم کے لئے آتا ہے جیسے واَللّٰہِ (اللہ کی قسم)

تائے قسم: یعنی وہ تاء جو قسم کے لئے آئے جیسے تَاللّٰہِ (اللہ کی قسم)

عَنْ: مجاوزت کے لئے آتا ہے یعنی ایک چیز کا دوسری چیز سے تجاوز کرنا جیسے رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے تیر کو کمان سے پھینکا)

عَلٰی: فوقیت کے لئے آتا ہے جیسے زَیْدٌ عَلَی السَّقْفِ (زید چھت کے اوپر ہے)
کَاف: کافِ تشبیہ کے لئے آتا ہے۔ تشبیہ کے معنی ہیں کہ ایک چیز کو دوسری چیز کی طرح بتلانا جیسے زَیْدٌ کَالْأَسَدِ (زید شیر کی طرح ہے)
مُذْ اور مُنْذُ: ابتدائے امر کے لئے آتے ہیں یعنی کسی کام کے شروع کو بتلانے کے لئے جیسے صُمْتُ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن سے روزہ رکھا)
حَاشَا، خَلَا، عَدَا: یہ تینوں استثناء کے لئے آتے ہیں یعنی علاوہ کے معنی میں آتے ہیں جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ وَخَلَا زَیْدٍ وَعَدَا زَیْدٍ (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے) تینوں کی مثال ایک ساتھ ہوئی۔
فائدہ: (الف) یہ حروف جارہ چاہے زائدہ ہوں تب بھی عمل کریں گے۔
(ب) لام جار ہونے کے علاوہ اور بھی ہیں جیسے لام تاکید، لام امر وغیرہ لیکن جر صرف وہ لام دے گا جو لام جارہ ہو۔ یہ لام اسم کے شروع میں آئے گا اسم ظاہر کے شروع میں مکسور اور اسم ضمیر کے شروع میں مفتوح ہوگا۔
(ج) وہ واؤ اسم متمکن کو جر دیتا ہے جو قسم کے لئے آئے چنانچہ اگر واؤ عاطفہ ہو یا قسم کے علاوہ کوئی اور ہو تو وہ واؤ جر نہیں دے گا۔
(د) حَاشَا، خَلَا، عَدَا یہ تینوں حروف جارہ بھی ہیں اور افعال بھی اگر یہ حروف جارہ ہوں تو تب جر دیں گے اور اگر یہ افعال ہوں تو پھر مابعد والے اسم کو نصب دیں گے۔

(۴) حروف مشبہ بالفعل:

یعنی ایسے حروف جن کی مشابہت ہے فعل کے ساتھ۔ ایسے کُل چھ حروف ہیں: اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ۔ اور یہ مشابہت دو طرح پر ہے: (۱) مشابہت صوری (۲) مشابہت معنوی
مشابہت صوری: کا مطلب یہ ہے کہ جیسے فعل ثلاثی اور رباعی ہوتا ہے یہ بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں مثلاً لَیْتَ ثلاثی ہے اور لَعَلَّ رباعی ہے۔
مشابہت معنوی: کا مطلب یہ ہے کہ یہ حروف فعل والے معنی ادا کرتے ہیں چنانچہ اِنَّ اور اَنَّ حَقَّقْتُ فعل کے معنی ادا کرتے ہیں اور ان دونوں کو حروف تحقیق کہتے ہیں۔
اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ کا مطلب یہ ہے کہ حَقَّقْتُ قِیَامَ زَیْدٍ (میں نے ثابت کردیا زید کے کھڑے

ہونے کو)

كَأَنَّ شَبَّهْتُ فعل کے معنی ادا کرتا ہے اور اس کو حروف تشبیہ کہتے ہیں جیسے كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ (گویا زید شیر ہے) یعنی شَبَّهْتُ زَيْدًا أَسَدًا (میں نے زید کی تشبیہ شیر سے دی)

لکِنَّ: اسْتَدْرَكْتُ فعل کے معنی میں آتا ہے اور اسے حرف استدراک کہتے ہیں جیسے جَاءَ زَيْدٌ لٰكِنَّ عَمْرًا مَا جَاءَ (زید آیا لیکن عمرو نہیں آیا) اس کا مطلب یہ ہے کہ اسْتَدْرَكْتُ مَجِيئَ عَمْرٍو (میں عمرو کے آنے کا استدراک کر رہا ہوں)

فائدہ: استدراک کا مطلب یہ ہے کہ متکلم کے پہلے والے کلام سے مخاطب کو اور سننے والے کو کوئی وہم اور غلطی ہو تو متکلم اس وھم کو لکِنَّ کے بعد دوسرے لفظ کو ذکر کر کے دور کرے۔

لَيْتَ: تَمَنَّيْتُ فعل کے معنی ادا کرتے ہیں اور اس کو حرف تمنی کہتے ہیں جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرًا (کاش زید حاضر ہوتا) مطلب اس کا یہ ہے تَمَنَّيْتُ حُضُوْرَ زَيْدٍ (زید کے حاضر ہونے کی تمنا کرتا ہوں)

لَعَلَّ: تَرَجَّيْتُ فعل کے معنی ادا کرتا ہے اور اس کو حرف ترجی کہتے ہیں جیسے لَعَلَّ بَكْرًا غَائِبٌ (امید ہے بکر غائب ہو) مطلب یہ ہے تَرَجَّيْتُ غِيَابَ بَكْرٍ (میں بکر کے غائب ہونے کی امید کرتا ہوں)

فائدہ: حروف مشبہ بفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع مثالیں گزر گئیں لہذا یہ اسم کے لئے عامل ناصب اور خبر کے حق میں عامل رافع ہے۔

اِنَّ ھمزہ کے کسرہ کے ساتھ ابتدائے کلام میں آتا ہے اور اَنَّ فتحہ کے ساتھ بیچ کلام میں آتا ہے۔

(۳) مَا ولاَ المشبهتان بلَيْسَ:

تیسری قسم وہ ما اور لاَ ہے جو لَيْسَ کے ساتھ مشابہ ہو اور ان کی مشابہت لَيْسَ کے ساتھ دو طرح پر ہے: (۱) جیسے لَيْسَ فعل نفی کے لئے آتا ہے یہ بھی نفی کے لئے آتے ہیں (۲) جیسے لَيْسَ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ بھی اسم کو رفع اور

خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا زید کھڑا نہیں ہے)

ان دونوں کا آپس میں فرق یہ ہے کہ ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور لَا نکرہ پر داخل ہوگا جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّار (گھر میں مرد نہیں)

فائدہ: حروف مشبہ بفعل اور ما ولا سب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ پہلے جو مبتدا تھا وہ اب اس کا اسم کہلائے گا اور جو خبر مبتدا کی تھی وہ ان کی خبر بن جائے گی جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں اِنَّ حرف مشبہ بفعل ہے زیدًا اس کا اسم اور قائمٌ اس کی خبر ہے۔

(۴) لائے نفی جنس:

یعنی وہ لا جو اپنے مابعد والے اسم کے جنس سے خبر کی نفی کرتی ہے جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّار (گھر میں کوئی مرد نہیں) یہاں رَجُل کی جنس سے خبر کی نفی ہوئی۔ لاءِ نفی جنس کے استعمال کی چار صورتیں ہیں:

(۱) پہلی صورت یہ ہے کہ اس لاء کے بعد والا اسم نکرہ ہو اور مضاف ہو دوسرے اسم کی طرف اور آگے لاء کی خبر ہو تو اس صورت میں یہ اسم منصوب ہوگا اور خبر مرفوع ہوگی جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیفٌ فِی الدَّار (نہیں ہے گھر میں کسی مرد کا کوئی شریف غلام)

(۲) دوسری صورت یہ کہ لاء نفی جنس کا اسم نکرہ ہو اور مفرد ہو یعنی دوسرے اسم کی طرف مضاف نہ ہو اور آگے خبر ہو تو اس وقت یہ اسم مبنی بر فتحہ ہوگا جیسے لا رَجُلَ فِی الدَّار (گھر میں کوئی آدمی نہیں)

(۳) تیسری صورت یہ کہ لاء نفی جنس کے بعد والا اسم معرفہ ہو اور اس کے بعد ایک دوسری لاء ہو اور اس کے بعد ایک اور اسم معرفہ ہو جیسے لَا زَیْدٌ عِنْدِی وَلَا عَمْرٌو (میرے پاس نہ تو زید ہے اور نہ عمر) اس صورت میں لا ملغی عن العمل ہوگی یعنی لاء کسی اسم میں عمل نہیں کرے گی اور اس کے بعد والا اسم معرفہ مرفوع ہوگا مبتدا ہونے کی وجہ سے جیسے اوپر والی مثال میں۔

(۴) چوتھی صورت یہ ہے کہ اگر لاء نفی جنس کے بعد اسم نکرہ ہو تو اس کے بعد دوسری لاء جس کے بعد اسم نکرہ ہو، کا آنا ضروری ہے [illegible] اعراب کے اعتبار سے اس صورت میں پانچ صورتیں بنیں گی:

① دونوں اسم مبنی بر فتحہ ہوں اور دونوں لاء نفی جنس کے ہوں جیسے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ
② دونوں اسم مرفوع ہوں اور لاء مشبہ بلیس ہو جیسے لَاحَوْلٌ وَلَاقُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہ
③ پہلا اسم مبنی بر فتحہ ہو اور پہلی لاء نفی جنس کے لئے ہو اور دوسرا اسم مرفوع ہو پہلے اسم کے محل پر عطف ہونے کی وجہ سے اور دوسری لاء زائدہ ہو جیسے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہ
④ پہلا اسم مرفوع ہو اور لاء مشبہ بلیس ہو اور دوسرا اسم مبنی بر فتحہ ہو اور لاء برائے نفی جنس ہو جیسے لَاحَوْلٌ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ
⑤ پہلا اسم مبنی بر فتحہ ہو اور لا برائے نفی جنس ہو اور دوسری لاء زائدہ ہو اور دوسرا اسم منصوب ہو پہلے اسم کے لفظ پر عطف ہونے کی وجہ سے جیسے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہ

فائدہ: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ یا اس جیسی کوئی اور صورت کی ترکیب کرتے وقت اس کو دو جملے بھی بناسکتے ہیں اور ایک جملہ بھی البتہ ایک صورت ان میں ایسی ہے کہ وہاں دو ہی جملے بنیں گے ایک جملہ نہیں بن سکتا اور وہ صورت یہ ہے کہ پہلی لاء مشبہ بلیس ہو اور دوسری لا نفی جنس کے لئے ہو جیسے لَاحَوْلٌ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ

ترکیب: ایک جملہ: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ ثَابِتَانِ لِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہ

دو جملہ: لَاحَوْلَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ ثَابِتٌ لِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہ وَلَاقُوَّةَ عَلَى الطَّاعَةِ ثَابِتٌ لِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہ

ایک جملہ کی ترکیب: لاء برائے نفی جنس حَوْلَ اس کا اسم واؤ عاطفہ لا نفی جنس قُوَّةَ اس کا اسم ثَابِتَانِ صیغہ اسم فاعل لِاَحَدٍ جار مجرور مستثنیٰ منہ اِلَّا حرف استثناء بِاللّٰہ جار مجرور مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق ہوا ثابتان کے۔ ثابتان صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی لاء نفی جنس کی۔ لاء نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

دو جملوں میں جملہ اولیٰ کی ترکیب: لاء برائے نفی جنس حَوْلَ لاء نفی جنس کا اسم عَنِ الْمَعْصِيَةِ متعلق ہے حَوْلَ کے۔ ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل۔ لِاَحَدٍ جار مجرور مستثنیٰ منہ۔ اِلَّا حرف استثناء۔ بِاللّٰہ جار مجرور مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق ہوا ثَابِتٌ کے۔ ثَابِتٌ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی لاء نفی جنس کی۔ لاء نفی

جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

(۵) حروف ندا:

پانچویں قسم حروف عاملہ کی حروف ندا ہیں یعنی وہ حروف جن کے ذریعے متکلم مخاطب کو اپنی طرف متوجہ کریں ایسے حروف کل پانچ ہیں: یا، اَیا، ھَیَا، اَیْ، ہمزہ مفتوحہ (ءَ)

حروف ندا کا آپس میں فرق: ایا اور ھیا دور کے لئے آتے ہیں یعنی منادیٰ اگر دور ہو تو ان دونوں کے ذریعے اس کو پکارتے ہیں اور ایْ اور ہمزہ مفتوحہ یہ دونوں قریب کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور یاء قریب اور بعید دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں چند چیزیں جاننی ضروری ہیں: منَادِی، منادیٰ، منادیٰ لہٗ حروف ندا، ندا۔ مُنادِی پکارنے والے کو کہتے ہیں۔ منادیٰ: وہ جس کو پکارا جائے۔ ندا: کے معنی ہیں پکارنا اور منادیٰ لہٗ، وہ کام جس کے لیئے پکارا جائے۔

حروف ندا کا عمل: ان حروف کا عمل منادیٰ میں ہوتا ہے اور منادیٰ ان حروف ندا کے بعد ذکر ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ تو گویا کہ اعراب منادیٰ پر ان کی وجہ سے آئے گا۔ یہ منادیٰ میں دو طرح کا عمل کرتا ہے: ① نصب ② مبنی بر علامت رفع۔ یعنی ان حروف کی وجہ سے منادیٰ یا تو منصوب ہوگا یا علامت رفع کے ساتھ مبنی ہوگا۔

نصب والی صورتیں: تین ہیں یعنی تین صورتیں وہ ہیں جن میں حروف ندا منادیٰ کو نصب دیتے ہیں:

① جب منادیٰ مضاف ہو دوسرے اسم کی طرف جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ

② یا مشابہ بہ مضاف ہو یعنی منادیٰ مضاف تو نہ ہو لیکن مضاف کے ساتھ مشابہ ہو اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے مضاف اپنے معنی پورے ادا کرنے میں مضاف الیہ کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح یہ اسم بھی مابعد والے اسم کا محتاج ہوتا ہے جیسے یَا طَالِعًا جَبَلاً (اے پہاڑ پر چڑھنے والے) کہ اس مثال میں طالعاً اپنے معنی پورے ادا کرنے میں جبلاً کا محتاج ہے۔

③ نکرہ غیر معین ہو یعنی ایسا نکرہ ہو جو حروف ندا کے داخل ہونے کے بعد بھی معرفہ نہ بنے بلکہ نکرہ ہی رہے جیسے اندھا اور نابینا کسی کو پکارے یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ (اے مرد میرا

ہاتھ پکڑو)

مبنی بر علامت رفع: ان تین صورتوں کے علاوہ منادی کی جتنی صورتیں ہیں ان تمام میں منادی مبنی ہوگا اپنی رفع والی علامات کے ساتھ جیسے یَا زَیْدُ چونکہ زید کی علامت رفع ضمہ لفظی ہے یہ اس کے ساتھ مبنی ہوگا۔ یَا زَیْدَانِ یہ تثنیہ ہے یہ اپنی علامت رفع الف کے ساتھ مبنی ہوگا۔ یَا مُسْلِمُوْنَ یہ جمع کی مثال ہے تو یہ اپنی علامت رفع واؤ کے ساتھ مبنی ہوگا۔

فصل دوم: حروف عاملہ در فعل مضارع:

حروف عاملہ کی دوسری قسم وہ حروف ہیں جو فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں:

❶ حروف ناصبہ ❷ حروف جازمہ

حروف ناصبہ:

یعنی وہ حروف جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو نصب دیتے ہیں۔ وہ کل چار حروف ہیں: اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ

یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو نصب دیتے ہیں۔ یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہو کر ایک تو لفظی عمل کرتے ہیں اور دوسرا معنوی۔ لفظی عمل تو سب کا مشترک ہے یعنی فعل مضارع کو نصب دینا اور معنوی عمل ہر ایک کا الگ الگ ہے۔

اَنْ: اس کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ فعل مضارع کو معنی مصدری میں تبدیل کرتا ہے اسی بناء پر اس کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ۔ اس کی تقدیری عبارت یہ ہوگی: اُرِیْدُ قِیَامَکَ (میں چاہتا ہوں کہ تو کھڑا ہو)

لَنْ: اس کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ فعل مضارع کو استقبال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور دوسرا یہ کہ اس کو مثبت سے منفی میں تبدیل کر کے اس میں تاکید پیدا کرتا ہے جیسے لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ (زید ہرگز نہیں نکلے گا) اس کو لن ناصبہ تاکیدیہ کہتے ہیں۔

کَیْ: اس کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ سبب بیان کرنے کے لئے آتا ہے یعنی یہ دو فعلوں کے درمیان واقع ہوگا اس بات کو بتلانے کے لئے کہ ما قبل اور مابعد ... سے ایک دوسرے

کے لئے سبب اور علت ہے اور دوسرا اس کے لئے مسبب اور معلول ہے۔ اسی بناء پر اس کو کئ سببیہ کہتے ہیں جیسے اَسلَمتُ کَیْ اَدخُلَ الْجَنّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ میں جنت میں داخل ہوجاؤں) یہاں کَی دو افعال کے درمیان واقع ہے ایک ہے اسلام کا لانا اور دوسرا دخول جنت۔ ان میں سے ایک دوسرے کے لئے سبب ہے۔

اِذَنْ: یہ کسی شخص کے کلام کے جواب کے شروع میں آتا ہے جیسے کوئی شخص کہتا ہے اَنَا اٰتِیکَ غَدًا (میں تیرے پاس کل آؤں گا) تو تم جواب میں کہو اِذَنْ اُکْرِمَکَ (اس وقت میں تیرا اکرام کروں گا)

بدانکہ اَن بعد از شش حروف مقدر باشد ... الخ

اَن مصدریہ کے استعمال کی دو صورتیں: ❶ لفظاً ❷ تقدیراً۔

یعنی کبھی یہ لفظاً میں موجود ہوگا اور فعل مضارع کو نصب دے گا اور بسا اوقات لفظاً نہ ہوگا بلکہ مقدر ہوگا چاہے یہ لفظاً موجود ہو یا تقدیری ہو دونوں صورتوں میں فعل مضارع کو نصب دے گا۔

اَن جس جگہ مقدر ہوتا ہے وہ چھ حروف کے بعد ہوتا ہے:

① حتّٰی کے بعد ② لام جحد کے بعد ③ اَو بمعنی الی یا الا کے بعد ④ لام کَیْ ⑤ واؤ صرف ⑥ وہ فا جو چھ چیزوں کے جواب کے شروع میں واقع ہوجائے۔ ان چھ حروف کے بعد اَن مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

① حتّٰی: اس سے مراد حرف جار ہے جو کسی کام کی انتہا کے لئے آتا ہے۔ ایسے حتّٰی کے بعد اگر فعل مضارع ہو تو اس حتّٰی کے بعد اور فعل مضارع کے شروع میں اَنْ مقدر ہوگا اور فعل مضارع کو نصب دے گا جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (میں چلا یہاں تک کہ شہر میں داخل ہوا)

② لام جحد: اس سے مراد ایسا لام ہے جو ما کان کے بعد یا اس کے مشتقات کے بعد واقع ہو اور فعل مضارع کے شروع میں آجائے تو اس لام کے بعد بھی ان مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دے گا جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ (اللہ ان کو ہرگز عذاب نہیں دے گا)

تنبیہ: ما کانَ کے مشتقات سے مراد ہر وہ صیغہ ہے جو کانَ سے مشتق ہو اور اس کے شروع

میں کوئی حرف نفی ہو جیسے لاَ یکونُ، لَن یکونَ، لَم یکُونَ۔ منفی کی مثال، جیسے لَم یکُنِ اللّٰہُ لیَغفِرَ لَھُم۔

③ اَو بمعنی الٰی یا الا: یعنی وہ اَوْ جو الٰی کے معنی میں آئے انتہائے غایہ کو بتلانے کے لئے یا الا کے معنی میں آئے استثناء کو بتلانے کے لئے ایسے اَوْ کے بعد بھی انْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے جیسے لاَلزَمنَّکَ اَو تُعْطِیَنِی حقّی۔ یہاں اَوْ دونوں معنی میں لیا جاسکتا ہے، اگر اَوْ یہاں الی کے معنی میں ہو تو تقدیر عبارت یہ ہوگی لاَلزَمنّکَ اِلٰی اَنْ تُعْطِیَنِی حقّی (میں تیرے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دے دے) اور اگر اَوْ الاّ کے معنی میں ہو تو تقدیر عبارت یہ ہوگی لاَلزَمکَّ کُلّ حِیْنٍ اِلاّ اَنْ تُعْطِیَنِی حقّی (میں تیرے ساتھ تمام اوقات میں رہوں گا مگر اس وقت کہ تو مجھے میرا حق دے)

④ واو الصرف: یہ اصل میں واو عاطفہ تھا لیکن اب واو صرف کہلاتا ہے کیونکہ صرف کے معنی ہیں پھرانا اور یہ واو بھی ایک فعل سے دوسرے فعل کی طرف پھرانے کے لئے آتا ہے ایسے واو کے بعد فعل مضارع ہوگا اور اس کو انْ مقدر نصب دے گا اور اس واو کا استعمال اس طرح ہوتا ہے کہ اس سے پہلے چھ افعال میں سے کوئی فعل ہوگا، امر، نہی، استفہام، تمنّی، عرض، نفی۔ اس واو کے بعد انَ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دے گا جیسے لاَ تَاکُلِ السّمکَ وَتَشْرَبَ اللّبَن (مچھلی مت کھاؤ اور یہ کہ تم دودھ پیتے ہو) یعنی دودھ پیتے وقت مچھلی نہ کھاؤ۔ یہ نہی کی مثال ہے۔

⑤ لام کئی: یعنی وہ لام جو کَیْ سببیہ کے معنی میں ہو اس کے بعد بھی انْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دے گا جیسے اَسلَمْتُ لاَدْخُلَ الْجنّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوجاؤں)

⑥ وہ فاء جس کے بعد ان مصدریہ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ یہ وہ فاء ہے جو چھ چیزوں کے جواب میں آئے۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں: امر، نہی، نفی، استفہام، تمنّی، عرض۔

(۱) امر کی مثال: زُرْنِی فَاُکْرِمکَ (میری زیارت کرلو تو میں تیرا اکرام کروں گا)

(۲) نہی کی مثال: لاَ تَشْتِمْنِی فَاَضْرِبکَ (مجھے گالی مت دو ورنہ ماروں گا)

(۳) نفی کی مثال: مَاتَاتِیْنَا فَتُحَدّثَنَا (تو ہمارے پاس نہیں آتا کہ ہمارے ساتھ گفتگو کرے)

(۴) استفہام کی مثال: اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ (تیرا گھر کہاں ہے تاکہ تیری زیارت کروں)
(۵) تمنّی کی مثال: لَیْتَ لِی مَالاً فَاُنْفِقَہٗ (کاش میرے پاس مال ہوتا تو میں خرچ کرتا)
(٦) عرض کی مثال: اَلاَ تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْراً (تو کیوں میرے پاس مہمان نہیں بنتا تاکہ بھلائی پاتا)

قسم دوم حروفیکہ فعل مضارع را بجزم کند ... الخ

حروف عاملہ در فعل مضارع کی دوسری قسم وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ یہ کل پانچ ہیں: لَمْ، لَمّا، لام امر، لائے نہی، اِنْ شرطیہ۔ ان پانچوں کا فعل مضارع میں لفظی عمل تو ایک جیسا ہے کہ فعل مضارع پر داخل ہو کر جزم دیتے ہیں البتہ معنوی عمل میں اختلاف ہے۔

❶ لَمْ: یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں تبدیل کرتا ہے جیسے: لَمْ یَضْرِبْ (اس نے نہیں مارا)

❷ لَمّا: یہ بھی فعل مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کرتا ہے البتہ لَمْ اور لمّا کا آپس میں فرق یہ ہے کہ لمّا استغراق نفی کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد والا فعل مضارع کبھی محذوف بھی ہوتا ہے لیکن لَمْ میں یہ دونوں چیزیں نہیں ہوتیں۔

فائدہ: استغراق نفی کا مطلب یہ ہے کہ پورے زمانہ ماضی کو نفی گھیر لے۔ تو لَمّا یَضْرِبْ کے معنی یہ ہوئے "اس نے ابھی تک نہیں مارا" اور لَمْ یَضْرِبْ کے معنی یہ ہوئے "اس نے نہیں مارا"

❸ لام امر: وہ لام مکسورہ ہے جو فعل مضارع پر داخل ہو کر جزم دے یہ لام مضارع کو امر کے معنی میں تبدیل کرتا ہے اور یہ مضارع معروف کے صیغوں میں غائب اور متکلم کے صیغوں پر تو آتا ہے لیکن مخاطب کے صیغوں پر نہیں آتا۔ البتہ مجہول کی پوری گردان پر داخل ہوتا ہے جیسے لِیَضْرِبْ (چاہے کہ مارے وہ ایک آدمی) لِتُضْرَبْ (چاہے کہ مارا جائے تو ایک آدمی)

❹ لائے نہی: یہ وہ لاء ہے جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو جزم دے اور اس کو نہی میں تبدیل کردے۔ یہ لاء معروف اور مجہول کے تمام صیغوں پر داخل ہوتا ہے جیسے لاَ

تَضرِب (تو مت مار)

ان: یہ ان شرطیہ کہلاتا ہے۔ یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اس بات کو بتلانے کے لئے کہ اگر پہلا جملہ ثابت ہوا تو دوسرے کا ثبوت یقینی ہے جیسے اِن تَضرِب اَضرِب (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا) پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزوا کہتے ہیں۔

اِن شرطیہ کے بعد چاہے فعل ماضی ہو یا مضارع ہو ان دونوں کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔

تنبیہ: اِن شرطیہ کے بعد پہلا جملہ یعنی شرط ہمیشہ فعل ہوگا اور جزوا فعل بھی ہوسکتا ہے اور کوئی اور جملہ بھی۔ اگر شرط اور جزوا دونوں فعل ہوں تو یہ یا تو ماضی ہوں گے اور یا مضارع۔ اس طرح چار صورتیں بنیں گی:

① شرط اور جزوا دونوں مضارع ہوں جیسے اِن تَضرِب اَضرِب

② شرط اور جزوا دونوں فعل ماضی ہوں جیسے اِن ضَرَبتَ ضَرَبتُ

③ شرط فعل مضارع ہو اور جزوا فعل ماضی ہو جیسے اِن تَضرِب ضَرَبتُ

④ شرط فعل ماضی ہو اور جزوا فعل مضارع ہو جیسے اِن ضَرَبتَ اَضرِب

اگر شرط فعل مضارع ہو تو اس پر جزم ضرور آئے گا اور جزوا فعل مضارع ہو تو پھر دیکھیں گے کہ شرط ماضی ہے یا مضارع ہے اگر مضارع ہے تو پھر جزا پر بھی جزم ضرور آئے گا اور اگر اس صورت میں شرط فعل ماضی ہے تو مضارع پر جزم کا آنا ضروری نہیں آ بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔

لہذا ان چار صورتوں میں فعل مضارع پہلی صورت میں شرط اور جزا دونوں میں مجزوم ہوگا اور دوسری میں چونکہ شرط اور جزا ماضی ہیں تو وہ مبنی ہوں گے۔ اور تیسری صورت میں شرط مجزوم ہوگا کیونکہ وہ مضارع ہے اور جزا مبنی ہوگا کیونکہ وہ ماضی ہے اور آخری صورت میں شرط تو ماضی ہونے کی وجہ سے مبنی ہے اور جزا جو فعل مضارع ہے، پر جزم ضروری نہیں بلکہ اختیاری ہے چاہے مجزوم پڑھو چاہے مرفوع۔

وبدانکہ چون جزوائے شرط جملہ اسمیہ باشد ... الخ

شرط کے ساتھ جزوا کے شروع میں فاء کا لانا چار حالتوں میں ضروری ہے:

① جبکہ شرط کی جزوا جملہ اسمیہ ہو جیسے اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ

② یا جزوا امر ہو جیسے اِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْہُ،

③ یا جزوا فعل نہی ہو جیسے اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُہِنْہُ،

④ یا جزوا جملہ دعائیہ ہو جیسے اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا۔

باب دوم در عمل افعال:

دوسری قسم عوامل لفظیہ کی افعال ہیں۔ یاد رہے کہ حروف بعض عمل کرتے ہیں اور بعض عمل نہیں کرتے اور اسی طرح اسماء بھی بعض عمل کرتے ہیں اور بعض عمل نہیں کرتے اور افعال سارے عاملہ ہیں کوئی فعل ایسا نہیں جو عمل نہ کرتا ہو البتہ بعض افعال کا عمل دوسرے بعض سے مختلف بھی ہوسکتا ہے۔ فعل کے عمل کرنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

① فعل چاہے لازم ہو یا متعدی ہو معروف ہو یا مجہول، چھ اسموں کو نصب دیتا ہے وہ چھ اسماء یہ ہیں: ① مفعول مطلق ② مفعول فیہ ③ مفعول معہ ④ مفعول لہ ⑤ حال ⑥ تمیز

② فعل معروف چاہے لازم ہو یا متعدی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے قَامَ زَیْدٌ، ضَرَبَ عَمْرٌو اور فعل مجہول بجائے فاعل کے مفعول بہ یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔

③ فعل متعدی فاعل کو رفع دینے کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے اور فعل لازم مفعول بہ کو نصب نہیں دیتا کیونکہ فعل لازم کے ساتھ مفعول بہ نہیں آتا۔ فعل معروف وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو اور فعل مجھوں وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ فعل لازم وہ فعل ہے جو مفعول بہ کے بغیر تام ہو اور فعل متعدی وہ فعل ہے جو مفعول بہ کے بغیر تام نہ ہو۔

فعل معروف کی مثال: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔ (زید نے عمرو کو مارا)

فعل مجھول کی مثال: ضُرِبَ عَمْرٌو (عمر مارا گیا)

فعل لازم کی مثال: جَآءَ زَیْدٌ (زید آیا)

متعدی کی مثال: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کو مارا)

فاعل: فاعل کے لغوی معنی ہیں کام کرنے والا۔

فاعل کی تعریف: فاعل وہ اسم ہے کہ جس سے پہلے فعل ہو اور اس فعل کی نسبت اس اسم کی طرف ہو بطریقہ صدور و قیام کے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ کے اندر زَیْدٌ فاعل ہے۔

اسم فاعل کی تعریف: وہ اسم ہے جو مصدر سے مشتق ہو اس ذات کے لئے جس سے وہ مصدر صادر ہو جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ۔ قِیَامَ سے قَائِمٌ۔

مفعول مطلق: اس کے لغوی معنی ہیں ایسا مفعول جس کے ساتھ بہ، فیہ وغیرہ کی قید نہ ہو۔

مفعول مطلق کی تعریف: وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو اور اس فعل کے ہم معنی ہو یعنی دونوں کے معنی ایک ہوں جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا اور قُمْتُ قِیَامًا۔ ان مثالوں میں ضَرْبًا اور قِیَامًا مفعول مطلق ہیں۔

مفعول فیہ کے لغوی معنی ہیں کام کیا گیا ہو اس میں۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ مفعول فیہ وہ وقت اور جگہ جس میں فعل مذکور واقع ہو اس کا نام ظرف بھی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ❶ ظرف زمان ❷ ظرف مکان۔

❶ **ظرف زمان:** وہ وقت یا زمانہ جس میں فعل مذکور واقع ہو جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

❷ **ظرف مکان:** وہ جگہ یا مکان جس میں فعل مذکور واقع ہو جیسے جَلَسْتُ عِنْدَكَ۔

اسم ظرف: وہ اسم ہے جو مصدر سے مشتق ہو اس زمان یا مکان کے لئے جس میں فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ سے مَضْرِبٌ (مارنے کا وقت یا جگہ)

فائدہ: مندرجہ بالا تعریفوں سے معلوم ہوا کہ فاعل اور اسم فاعل الگ الگ چیزیں ہیں۔ اسی طرح مفعول اور اسم مفعول، اور ظرف اور اسم ظرف الگ الگ ہیں۔

مفعول معہ: یہ وہ اسم ہے جو ایسے واؤ کے بعد ذکر ہو جائے جو مَعَ کے معنی میں ہو جیسے جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتُ (سردی آئی ساتھ جبّوں کی) اس کی تقدیر عبارت یہ ہوگی: جَآءَ الْبَرْدُ مَعَ الْجُبَّاتِ۔

مفعول لہ: یہ وہ اسم ہے جو سبب اور علت بنے فعل مذکور کے لئے جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ (میں زید کے اکرام کی خاطر کھڑا ہوگیا) ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا (میں نے اس کو مارا واسطے

ادب سکھانے کے)

حال: یہ وہ اسم ہے جو فاعل کی حالت کو بیان کرے یا مفعول بہ کی حالت کو بیان کرے اور یا فاعل اور مفعول بہ دونوں کی حالت کو بیان کرے جیسے جآءَ زَیْدٌ رَاکِباً (میرے پاس زید آیا سوار ہوکر) فاعل کی حالت کو بیان کررہا ہے۔ ضَرَبْتُ زَیْداً مَشْدُوداً (میں نے زید کو مارا اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا) مفعول بہ کی حالت کو بیان کررہا ہے۔
لَقِیْتُ زَیْداً رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا اس حال میں کہ دونوں سوار تھے) دونوں کی حالت بیان کررہا ہے۔

حال ہمیشہ نکرہ ہوگا اور ذوالحال اکثر وبیشتر معرفہ ہوگا اور کبھی کبھی نکرہ آئے گا ذوالحال کے لئے۔ اصل تو یہ ہے کہ وہ حال پر مقدم ہو اور حال بعد میں لیکن اگر ذوالحال نکرہ ہو تو اس وقت حال پہلے ہوگا اور ذوالحال بعد میں جیسے جآءَنِی رَاکِباً رَجُلٌ (میرے پاس سوار ہوکر آدمی آیا)

حال اکثر وبیشتر مفرد آتا ہے اور کبھی جملہ بھی حال واقع ہوتا ہے اگر حال جملہ واقع ہو تو اس جملے کے شروع میں واؤ حالیہ آئے گا جیسے جآءَ الامیرُ وَھُوَ رَاکِبٌ (امیر آیا سوار ہوکر)

فائدہ: ذوالحال کے نکرہ ہونے کی صورت میں حال کو ذوالحال پر اس لئے مقدم کرتے ہیں کہ حال کا صفت کے ساتھ اشتباہ نہ ہو جیسے رَاَیْتُ رَجُلاً رَاکِباً۔

تمیز: یہ وہ اسم ہے جو ماقبل سے ابہام کو دور کرے۔ یا تو یہ ابہام جملہ کے اندر ہوگا جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْساً اور یا یہ ابہام مفرد کے اندر ہوگا۔ جو تمیز مفرد سے ابہام کو دور کرے اس کی چار صورتیں ہیں۔ یا تو عدد سے ابہام کو دور کرے گا، یا وزن سے، یا کیل سے، یا مساحت سے۔

❶ **عدد:** اس سے مراد گنتی ہے مثلاً کوئی شخص یہ کہے عِنْدِی اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَماً۔ اگر درھم ذکر نہ کرتا تو گیارہ کے عدد میں ابہام تھا کہ اس سے مراد کیا ہیں، قلم مراد ہیں یا کتابیں یا درھم۔

❷ **وزن:** تول کو کہتے ہیں جیسے پاؤ، سیر، من وغیرہ۔ مثلاً عِنْدِی رِطْلٌ زَیْتاً (میرے پاس ایک رطل تیل ہیں) یہاں رطل کے اندر ابہام ہے کہ اس سے کیا مراد ہیں زیتاً نے

اس ابہام کو دور کردیا۔

● **کیل:** ماپنا جیسے ایک بوری، قفیز، ٹن وغیرہ جیسے عِنْدِی قفیزان بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گندم ہے)

● **مساحت:** یعنی پیمائش جیسے گز، فٹ، بالشت، وغیرہ مثلاً مَافِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (نہیں ہے آسمان میں ایک ہتھیلی کے برابر بادل) ۔

ممیز اور تمیز کے اعراب کے بارے میں تفصیلی بیان آگے آرہا ہے۔

معدود اور عدد کے اعراب

ایک اور دو میں صرف معدود ذکر ہوگا عدد کا ذکر کرنا ضروری نہیں جیسے رَجُلٌ (ایک مرد) امْرَأَةٌ (ایک عورت) رَجُلَانِ (دو مرد) امْرَأَتَانِ (دو عورتیں) ایک کے لئے مفرد کا صیغہ آئے گا اور دو پر دلالت کرنے کے لئے اس کو تثنیہ بنائیں گے۔

تین سے لے کر آخر تک عدد اور معدود دونوں ذکر ہوں گے۔

عدد کو مذکر لائیں گے یا مونث لائیں گے اس کی یہ دو حالتیں ہیں اور معدود مرفوع ہوگا یا منصوب یا مجرور اور وہ واحد ہوگا یا جمع ہوگا یہ حالتیں پہچانی ہیں۔

تو تین سے لے کر دس تک معدود کی حالت تو یہ ہے کہ معدود جمع ہوگا اور مجرور ہوگا اور عدد کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے معدود کے مخالف آئے گا یعنی اگر معدود مذکر ہو تو عدد مونث آئے گا اور معدود اگر مونث ہو تو عدد مذکر آئے گا جیسے ثَلَاثَةُ رِجَالٍ اور ثلاث نِسْوَةٍ اور عَشَرَةُ رِجَالٍ اور عَشْرُ نِسْوَةٍ۔

گیارہ سے لے کر ننانوے تک معدود مفرد آئے گا اور منصوب آئے گا البتہ عدد کی حالت مختلف ہوگی چنانچہ گیارہ اور بارہ میں عدد کے دونوں جزو اپنے معدود کے موافق آئیں گے یعنی معدود اگر مذکر ہے تو عدد کے دونوں جزو مذکر ہوں گے اور معدود اگر مونث ہے تو عدد کے دونوں جزو مونث ہوں گے جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا۔ اِحْدٰی عَشَرَةَ امْرَأَةً، اثْنَتَا عَشَرَةَ امْرَأَةً تیرہ سے لے کر انیس تک عدد کی حالت یہ ہوگی کہ اسکا دوسرا جزو اپنے معدود کے موافق آئے گا اور پہلا جزو اس کا مخالف ہوگا یعنی معدود اگر مذکر ہے تو عدد کا دوسرا جزو مذکر ہوگا اور پہلا جزو مونث ہوگا اور اگر معدود مونث ہے تو عدد کا

دوسرا جزو موئث ہوگا اور پہلا جزو مذکر ہوگا جیسے ثلاثَۃَ عَشَرَ رَجُلاً (تیرہ مرد) اَربعَ عَشرَۃ امرَاَۃً (چودہ عورتیں)

عشرُونَ، ثلثُونَ... اسی طرح تسعُونَ تک تمام دہائیوں میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی یعنی چاہے معدود مذکر ہو یا موئث ہو عدد اپنے حال پر رہے گا جیسے عشرون رَجُلاً، تسعُونَ امرَاَۃً ۲۱ اور ۲۲ میں اسی طرح ۳۱ ، ۳۲ میں ۹۱ ، ۹۲ تک سب میں عدد کا دوسرا جزو اپنے حال پر رہے گا اور پہلا جزو اپنے معدود کے موافق آئے گا یعنی اگر معدود مذکر ہے تو عدد کا پہلا جزو مذکر ہوگا اور اگر معدود موئث ہے تو عدد کا پہلا جزو بھی موئث ہوگا جیسے اَحَدٌ وعشرونَ رَجُلاً (اکیس مرد) اثنتان وعشرون امرَاۃً (۲۲ عورتیں) اثنا وعشرون رَجُلاً (۲۲ مرد) احدٰی وعشرون امراۃً (۲۱ عورتیں)

۱۱ سے لے کر ۱۹ تک عدد کے دونوں اجزواء کے درمیان میں حرف عطف نہیں ہوگا بلکہ دونوں جزو مبنی ہوں گے البتہ ۲۱ سے آخر تک دونوں اجزواء کے درمیان میں حرف عطف آئے گا اور اعراب ماقبل والے عامل کے اعتبار سے آئے گا۔

۲۳ سے ۲۹ تک ۳۳ سے ۳۹ تک ۴۳ ، ۴۹ تک اسی طرح ۹۳ سے ۹۹ تک عدد کا پہلا جزو اپنے معدود کے مخالف آئے گا یعنی اگر معدود مذکر ہے تو عدد کا پہلا جزو موئث آئے گا اور اگر معدود موئث ہے تو عدد کا پہلا جزو مذکر آئے گا جیسے ثَلاثَۃٌ وعشرون رجلاً، ثلاثٌ وعشرونَ امرَاَۃً، تسعَۃٌ وتسعُونَ رَجُلاً (۹۹ مرد) تسعٌ وتسعُونَ امرَاۃً (۹۹ عورتیں)

۱۰۰ کے عدد میں معدود کی حالت یہ ہوگی کہ معدود مفرد آئے گا اور مجرور آئے گا اس لئے کہ عدد یہاں مضاف ہے اور معدود مضاف الیہ جیسے ماۃُ رَجُلٍ (سو مرد) ماۃُ امرَاَۃٍ۔

ہزار میں بھی معدود مفرد مجرور آئے گا اور معدود کے تذکیر وتانیث کے اعتبار سے عدد پر کوئی فرق نہیں پڑے گا جیسے الَفُ رَجُلٍ، الَفُ امرَاَۃٍ (ہزار مرد، ہزار عورتیں)

مفعول بہ: یہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَیدٌ عَمرواً۔

کُل منصوبات یہ ہیں۔ مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال، تمیز۔

یہ تمام منصوبات جملہ کے مکمل ہونے کے بعد آتے ہیں کیونکہ جملہ مسند اور مسند الیہ سے بنتا ہے اور یہ نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ جیسے ضَرَبَ زیدٌ سے جملہ مکمل

ہو گیا اس وجہ سے کہتے ہیں المنصوب فُضْلَۃٌ (منصوب ایک زائد چیز ہے)

فصل:

فاعل کی دو قسمیں ہیں: ❶ اسم ظاہر یا مظہر۔ ❷ اسم ضمیر یا مضمر۔

اسم ضمیر کی دو اقسام ہیں: ① بارز۔ ② مستتر۔

اسم ظاہر سے مراد نام ہوتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ، جاءَ خالدٌ وغیرہ۔

ضمیر بارز سے مراد وہ ضمیر ہے جو الفاظ میں موجود ہو جیسے ضَرَبَتْ، ضَرَبْنَا۔

ضمیر مستتر سے مراد وہ ضمیر ہے جو چھپا ہوا ہو اور بولنے میں نہ آئے جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ، هِنْدٌ قَامَتْ۔

فعل کے ساتھ علامت تانیث کے لانے اور نہ لانے کے اعتبار سے تین صورتیں ہیں:

❶ فعل کے ساتھ علامت تانیث کا لانا ضروری ہے۔

❷ فعل کے ساتھ علامت تانیث کا لانا اور نہ لانا دونوں برابر ہیں۔

❸ فعل کو مذکر لایا جائے گا یعنی اس کے ساتھ تانیث کی علامت نہیں آئے گی۔

❶ فعل کے ساتھ علامت تانیث کا لانا دو صورتوں میں ضروری ہے:

① جبکہ فعل کا فاعل مونث کی ضمیر ہو جیسے هِنْدٌ قامتْ، الشمس طَلَعَتْ۔

② جبکہ فعل کا فاعل اسم ظاہر مونث حقیقی ہو جیسے قَامَتْ فَاطِمَۃُ۔

❷ فعل کے ساتھ علامت تانیث کا لانا اور نہ لانا برابر ہے دو صورتوں:

① جبکہ فعل کا فاعل اسم ظاہر مونث حقیقی ہو جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشمس۔

② جبکہ فعل کا فاعل جمع تکسیر ہو جیسے قَامَ الرِّجَالُ، قَامَتِ الرِّجَالُ، قَالَ النِّسَآءُ، قَالَتِ النِّسَآءُ۔ چاہے وہ جمع تکسیر مذکر کا ہو یا مونث کا۔

اس کے علاوہ کی تمام صورتوں میں فعل مذکر لایا جائے گا جیسے قَامَ زَیْدٌ، زَیْدٌ، زَیْدٌ قَامَ۔

قسم دوم:

فعل مجہول وہ فعل ہے کہ جس کا فاعل معلوم نہ ہو اور اس کو فعل مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ، بھی کہتے ہیں اور یہ جس کو رفع دیتا ہے اس کو نائب فاعل اور مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہٗ،

کہتے ہیں اور نائب فاعل عام طور پر مفعول بہ ہوتا ہے۔

فعل مجہول کا عمل: یہ بجائے فاعل کے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور چھ اسماء میں سے اگر کوئی آجائے تو اس کو نصب دیتا ہے جیسے:

ضُرِبَ زَيْدٌ مَشْدُوداً يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الامِيرِ ضَرْباً شَدِيْداً فِي دَارِهٖ تَادِيباً والْخَشَبَةَ۔

ترجمہ: "مارا گیا زید اس حال میں کہ وہ بندھا گیا تھا جمعہ کے دن بادشاہ کے سامنے بری طرح اس کے گھر میں واسطے ادب سکھانے لکڑی کے ساتھ"

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں: ❶ فعل متعدی بیک مفعول ❷ فعل متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بیک مفعول روا باشد ❸ فعل متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بیک مفعول روا نہ باشد ❹ فعل متعدی بہ سہ مفعول۔

❶ **فعل متعدی بیک مفعول:** یعنی ایسا فعل جو ایک مفعول بہ کی طرف متعدی ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرواً۔

❷ **فعل متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بیک مفعول روا باشد:** یعنی ایسا فعل جو متعدی ہو دو مفعولوں کی طرف لیکن ایک کو حذف کرنا اور ایک کو ذکر کرنا جائز ہو جیسے اَعْطَيْتُ زَيْداً دِرْهَماً یا اس جیسے اور فعل۔

❸ **فعل متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بیک مفعول روا نہ باشد:** ایسا فعل جو متعدی بدو مفعول ہو لیکن ایک مفعول بہ کو رکھنا اور ایک کو حذف کرنا جائز نہ ہو جیسے افعال قلوب میں اور وہ یہ ہیں: عَلِمْتُ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، زَعَمْتُ، رَاَيْتُ، وَجَدْتُ۔

❹ **فعل متعدی بہ سہ مفعول:** چوتھی قسم وہ افعال ہیں جو متعدی ہوں تین مفعولوں کی طرف۔ وہ یہ ہیں: اَعْلَمَ، اَرٰى، اَنْبأ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأ، حَدَّثَ جیسے اَعْلَمَ اللّٰہُ زَيْداً عَمْرواً فَاضِلاً۔

فائدہ ۱: (اعطی وانچہ در معنی او باشد) یعنی وہ افعال جو اعطی کی طرح ہوں اس سے مراد وہ افعال ہیں کہ جو ایسے مفعول کی طرف متعدی ہوں کہ وہ دونوں مفعول ذات کے اعتبار سے

الگ الگ ہوں جیسے اَعْطَیْتُ زَیْداً دِرْهَماً کے اندر زید کی ذات الگ ہے اور درھم کی ذات الگ ہے لیکن افعال قلوب میں دونوں مفعولوں کی ذات ایک ہوتی ہے جیسے عَلِمْتُ زَیْداً فَاضِلاً میں زید اور فاضل دونوں الفاظ ایک ہی ذات پر بولے جاتے ہیں۔

فائدہ ۲: افعال قلوب وہ افعال ہیں جن کا صدور دل اور قلب سے ہوتا ہے یہ کل سات ہیں ان میں تین یقین کے لئے آتے ہیں: عَلِمْتُ، وَجَدْتُ، رَأَیْتُ (میں نے جانا یا یقین کیا) اور تین شک کے لئے آتے ہیں: ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ (میں نے گمان یا خیال کیا) اور ایک یقین اور شک دونوں میں استعمال ہوتا ہے اور وہ ہے زَعَمْتُ۔

فائدہ ۳: جو فعل متعدی بیک مفعول ہیں ان کے مفعول کو ذکر کرنا اور حذف کرنا دونوں جائز ہیں اور جو فعل اعطیٰ کی طرح ہیں تو ان میں ساری صورتیں جائز ہیں۔

① دونوں مفعولوں کو ذکر کرنا جائز۔ ② دونوں کو حذف کرنا جائز۔ ③ پہلے مفعول کو حذف کرنا اور دوسرے کو ذکر کرنا جائز۔ ④ پہلے کو ذکر کرنا اور دوسرے کو حذف کرنا جائز۔

افعال قلوب میں یہ صورتیں جائز ہیں:

① دونوں مفعولوں کو ذکر کرنا۔ ② دونوں مفعولوں کو حذف کرنا۔

اور یہ صورتیں ناجائز ہیں:

① پہلے کو ذکر کرنا دوسرے کو حذف کرنا۔ ② دوسرے کو ذکر کرنا اور پہلے کو حذف کرنا۔

افعال قلوب میں یہ صورتیں اس لئے ناجائز ہیں کہ یہ دونوں مفعول بمنزلہ ایک کلمہ کے ہیں اور ایک کلمہ کے بعض اجزاء کو ذکر کرنا اور بعض کو حذف کرنا جائز نہیں ہے۔

فعل متعدی بسہ مفعول میں یہ صورتیں جائز ہیں:

① تینوں مفعولوں کو ذکر کرنا۔ ② تینوں مفعولوں کو حذف کرنا۔ ③ مفعول اول کو ذکر کرنا اور باقی دونوں کو حذف کرنا جائز ہے لیکن وہ صورتیں ناجائز ہوں گی جن میں مفعول اول کو حذف کیا جائے یا دوسری اور تیسری میں کسی ایک مفعول کو حذف کیا جائے اور ایک کو رکھا جائے۔

فعل متعدی کی جتنی اقسام پڑھی ہیں ان کے بعد جو مفعول ہے ان سب کو فعل نصب دیتا ہے۔ کُل مفاعیل یہ ہیں: مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، مفعول

آیا ان مفاعیل خمسہ کو نائب فاعل بنا سکتے ہیں یا نہیں؟

❶ وہ مفعول بہ جو فعل متعدی بیک کا مفعول ہے تو اس مفعول بہ کو نائب فاعل بنا سکتے ہیں جو فعل اعطٰی کی طرح ہے تو وہاں دونوں مفعولوں کو نائب فاعل بنا سکتے ہیں لیکن اول کو بنانا زیادہ بہتر ہے افعال قلوب میں تو اول کو نائب فاعل بنا سکتے ہیں لیکن دوسرے کو نہیں اس لئے کہ وہ مسند ہوتا ہے اور نائب فاعل مسند الیہ ہوتا ہے۔ جو فعل متعدی بسہ مفعول ہیں تو مفعول ثالث کو نائب فاعل نہیں بنا سکتے باقی دونوں کو بنا سکتے ہیں اس لئے کہ مفعول ثالث مسند ہوتا ہے۔

مفعول لہ اور مفعول معہ، کو نائب فاعل نہیں بنا سکتے اس لئے کہ مفعول لہ، تو سبب ہوتا ہے اور اس کی سببیت اس وقت تک باقی رہتی ہے کہ جب اس پر نصب ہو۔ جب نائب فاعل بنے گا تو نصب نہیں رہے گا اور مفعول معہ چونکہ واؤ کے بعد آتا ہے جو کہ تغائر بتلاتا ہے تو وہ فعل کے مُغائر ہونے کی وجہ سے اس کا نائب فاعل نہیں بن سکتا اور مفعول فیہ اور مفعول مطلق نائب فاعل بن سکتے ہیں۔

فصل:

افعال کی دو اقسام ہیں: ❶ افعال تامہ ❷ افعال ناقصہ

افعال تامہ: وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کے لئے اپنے مصدر کو ثابت کریں اور یہ صرف فاعل پر تمام ہوتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔

افعال ناقصہ: وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کے لئے اپنے مصدر کے علاوہ کسی اور چیز کو ثابت کرتے ہیں اور یہ صرف فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ آگے خبر کی بھی ضرورت ہوگی۔

یہ افعال نواسخ بھی کہلاتے ہیں کیونکہ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور پہلے والے اعراب کو منسوخ کر کے اپنا اعراب دیتے ہیں اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے كَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔ افعال ناقصہ یہ ہیں:

كَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ، مافتئ، مَادَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ، مَا بَرِحَ، مَازَالَ۔

كَانَ: یہ باب نَصَرَ سے ہے مصدر كَوْن یا كَيْنُوْنَت بمعنی "ہونا"۔

صَارَ: یہ ضَرَبَ سے ہے مصدر صیرورت بمعنی ہونا یا بننا۔
ظلّ: باب سَمِعَ سے ہے۔ پورا دن کسی کام میں لگا رہنا اور بمعنی صَارَ بھی آتا ہے۔
بَاتَ: باب ضَرَبَ مصدر بیتوتت پوری رات کسی کام میں لگا رہنا اور بمعنی صَارَ بھی آتا ہے۔
اَصْبَحَ: باب افعال اس کا مادہ صبح بمعنی صبح کے وقت کسی کام میں مشغول ہونا اور بمعنی صَارَ بھی آتا ہے۔
اضحٰی: باب افعال مادہ ضحٰی معنی چاشت کے وقت کسی کام میں لگا رہنا اور بمعنی صَارَ بھی آتا ہے۔
اَمْسٰی: باب افعال مادہ مَسَاء یعنی شام کے وقت کسی کام میں لگا رہنا۔
عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ: یہ چاروں جب ناقصہ ہوں تو صَارَ کے معنٰی میں آتے ہیں یعنی سب کے معنٰی ہیں ہونا اور اگر یہ تامہ ہوں تو عَادَ، اٰضَ کے معنٰی ہیں لوٹنا اور غَدَا کے معنٰی صبح کے وقت چلنا، رَاحَ کے معنٰی شام کے وقت چلنا۔
مَازَالَ، مَا انفکَّ، مَابَرِحَ، مَافتی: ان چاروں کے شروع میں ما نافیہ ہے اور ان سب کے معنٰی ہیں برابر مسلسل کسی کام کو کرنا۔
مَادَامَ: اس کے شروع میں ما ظرفیہ مصدریہ ہے اور دَامَ نَصَرَ سے ہے بمعنی ہمیشہ ہونا۔ ظرفیہ مصدریہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ ما اپنے مابعد مُسند کو مصدر میں تبدیل کرکے ماقبل کے لئے اس کو ظرف بنا دیتا ہے جیسے اِجلِس مَادَامَ زَیْدٌ جَالِساً (بیٹھ تو جب تک زید بیٹھا ہے)
ترکیب: اجلس فعل امر اس میں اَنْتَ ضمیر مستتر اس کا فاعل ما ظرفیہ مصدریہ، دامَ فعل ناقص زَیْدٌ اس کا اسم جالِساً اس کی خبر۔ دامَ اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مصدر ظرف بنا اِجلِس فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ امریہ انشائیہ ہوا۔

کَانَ تین طرح استعمال ہوتا ہے: ① ناقصہ ② تامہ ③ زائدہ۔

ناقصہ کی مثال: کَانَ زَیْدٌ قَائِماً۔
تامہ کا مطلب یہ ہے کہ صرف فاعل سے تمام ہوگا آگے خبر کی ضرورت نہ ہوگی جیسے

کَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی) اس وقت یہ کَانَ حَصَلَ کے معنیٰ میں ہوگا اور کان زائدہ کی مثال جیسے قَالُوْا کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا۔ اسے کان زائدہ کہتے ہیں۔ زائدہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کان کو جملہ سے نکال دیں تو تب بھی نحوی اعتبار سے ترکیب اور معنیٰ میں کوئی فرق نہ پڑے گا۔

فصل بدانکہ افعال مقاربہ ... الخ

افعال مقاربہ: یہ وہ افعال ہیں جو اپنی خبر کو اپنے اسم کے قریب کرتے ہیں یہ کل چار ہیں: عَسٰی، کَادَ، کَرُبَ، اَوْشَکَ۔ اس کے علاوہ اور بھی ہیں لیکن مصنف نے صرف یہی ذکر کیے ہیں۔ یہ افعال بھی افعال ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ البتہ ان کے آپس میں معنیٰ کے اعتبار سے کچھ تھوڑا سا فرق ہے جس کی تفصیل یہ ہے: عسٰی بتلاتا ہے کہ خبر کے ثبوت کی امید اور توقع ہے اور کَادَ بتلاتا ہے کہ خبر کا ثبوت یقینی ہے اور کَرُبَ اور اَوْشَکَ اس بات کو بتلاتے ہیں کہ خبر کا ثبوت یقینی بھی ہے اور اسم خبر کو شروع کرنے والا بھی ہے جیسے،

عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکل جائے)

کَادَ زَیْدٌ یَخْرُجُ (زید کا نکلنا یقینی ہے)

کَرُبَ زَیْدٌ یَخْرُجُ (زید نکلنے والا ہے)

اَوْشَکَ زَیْدٌ یَخْرُجُ (زید نکلنے والا ہے)

ان میں سے عسٰی کی خبر ہمیشہ کے لئے فعل مضارع ہوگی اور اس کی شروع میں اَنْ ہوگا اور کَادَ و کَرُبَ ان دونوں کی خبر فعل مضارع تو ہوگی مگر بغیر اَنْ کے۔

اَوْشَکَ کی خبر فعل مضارع ہوگی کبھی اَنْ کے ساتھ کبھی بغیر اَنْ کے اور عسٰی تامہ بھی آتا ہے جب اس کا اسم فعلِ مضارع ہو اَنْ کے ساتھ۔ تو فعل مضارع اس صورت میں محل رفع میں ہوگا کیونکہ یہ عسٰی کا اسم ہے اور عسٰی اس وقت قَرُبَ کے معنیٰ میں ہوگا۔

ترکیب: عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ۔

عسٰی فعل مقارب باقی اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ۔

ان کی خبر اگر فعل مضارع ہو تو منصوب نہ ہوگی البتہ محلاً نصب آئے گا اور فعل

مضارع نہ ہو تو منصوب ہوگی۔

فصل بدانکہ افعال مدح وذم ... الخ

افعال مدح وذم وہ افعال ہیں کہ جن کے ذریعے کسی کی تعریف یا مذمت کا انشاء ہو۔ لہٰذا وہ افعال کہ جن سے مدح وذم کے بارے میں خبر دی جائے وہ افعال مدح وذم نہیں کہلائیں گے۔

یہ افعال کُل چار ہیں: نِعۡمَ، حبّذا۔ یہ دو افعال مدح ہیں۔

ساءَ، بئسَ۔ یہ دو افعال ذم ہیں۔ جیسے نعمَ الرّجلُ زَیۡدٌ۔

ان کے فاعل کے بعد جو اسم آئے گا اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

یہ افعال بھی غیر متصرفہ ہیں یعنی ان کی گردانیں مستعمل نہیں البتہ حبّذا کے علاوہ تینوں کے دو دو صیغے مستعمل ہیں واحد مذکر غائب، واحدہ مؤنثہ غائبہ۔ جیسے نِعۡمَ، نِعۡمَتۡ، ساءَ، سَائَتۡ، بئسَ، بئسَتۡ۔ لیکن حبّذا کا یہ ایک ہی صیغہ مستعمل ہے۔

حبّذا کے علاوہ باقی تینوں کے فاعل میں تین صورتیں ہیں:

1. یا تو ان کا فاعل معرف باللام ہوگا جیسے نِعۡمَ الرّجلُ زیۡدٌ (زید اچھا آدمی ہے)
2. یا ان کا فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہوگا جیسے نِعۡمَ صَاحِبُ الۡقَوۡمِ زیۡدٌ (اچھا ساتھی ہے قوم کا زید)
3. یا ان کا فاعل ضمیر مستتر ہوگا اور آگے انکی تمیز ہوگی نکرہ منصوبہ کے ساتھ جیسے نِعۡمَ رَجُلاً زَیۡدٌ (اچھا ہے زید مرد ہونے کے اعتبار سے)

البتہ حبّذا کے فاعل میں یہی ایک ہی صورت ہے کہ حبّ فعل مدح اور ذا اس کا فاعل ہمیشہ کے لئے۔

یہ ذا چونکہ اس کے ساتھ لازم رہتا ہے اس لئے حبّذا پڑھتے ہیں حالانکہ فعل مدح صرف حبّ ہے۔

افعال مدح وذم کا عمل: یہ اپنے مابعد آنے والے اسم کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیتا ہے۔

ترکیب: نِعۡمَ الرّجلُ زیۡدٌ۔ نِعۡمَ فعل مدح، الرّجلُ اس کا فاعل۔ فعل با فاعل خبر

مقدم اور زیدٌ مخصوص بالمدح مبتدا موخر۔ مبتدا باخبر جملہ اسمیہ یہ ایک جملہ بھی بن سکتا ہے اور دو جملے بھی بن سکتے ہیں۔ ایک جملہ کی ترکیب تو ہوگئی، اگر دو جملے ہوں تو ترکیب یوں ہوگی:

نِعۡمَ الرَّجُلُ فعل با فاعل جملہ فعلیہ یہ پہا جملہ ہوا اور زیدٌ خبر ہوگی۔ مبتدا محذوف ھُوَ کی مبتدا باخبر جملہ اسمیہ یہ دوسرا جملہ ہوا۔

سَآءَ صَاحِبُ الۡقَوۡمِ زَیۡدٌ میں ساء فعل ذم اور صاحب مضاف اور القوم مضاف الیہ۔ یہ فاعل بنا اور زید مخصوص بالمدح مبتدا۔

بِئۡسَ رَجُلاً زَیۡدٌ میں بئس فعل ذم اور ھو بئس میں ضمیر مستتر ممیز رجلاً اس کی تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر فاعل بنا بئس کے لئے اور زیدٌ مبتدا۔

حبّذا زیدٌ میں حب فعل مدح اور ذا اس کا فاعل فعل فاعل خبر مقدم اور زیدٌ مبتدا موخر۔

فصل افعال تعجب:

وہ افعال ہیں جن کے ذریعے تعجب کا انشاء ہو یعنی تعجب کا اظہار ہو انشاء تعجب کے لئے ثلاثی مجرد کے اندر دو ہی صیغے مشتمل ہیں: ❶ مَا اَفۡعَلَہٗ، ❷ اَفۡعِلۡ بِہٖ۔

جیسے مَا اَحۡسَنَ زَیۡدًا اور اَحۡسِنۡ بِزَیۡدٍ (کیا ہی اچھا ہے زید)

ثلاثی مجرد کے جس باب سے فعل تعجب بنانا ہو تو ان ہی دو وزنوں پر بنے گا۔

ترکیب: مَا بمعنی ای شَیۡئٍ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ اَحۡسَنَ فعل ماضی اس میں ھُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، زیداً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بن کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

اَحۡسِنۡ بِزَیۡدٍ۔ اَحۡسِنۡ فعل امر بمعنی اَحۡسَنَ فعل ماضی، بِزَیۡدٍ با زائدہ اور زَیۡدٌ اَحۡسَنَ کا فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

جو افعال ثلاثی مجرد کے علاوہ ہیں یا ثلاثی مجرد کے وہ افعال کہ جن میں لون (رنگ) اور عیب کے معنی پائے جائیں تو ان افعال سے فعل تعجب کے یہ دو صیغے نہیں آتے لیکن اگر ان افعال سے تعجب کے معنی ادا کرنے ہوں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مَا اَشَدَّ یا اس کا ہم معنی کوئی اور لفظ لاؤ گے اور اس کے بعد اس باب کا مصدر منصوب ذکر کرو گے جس

باب سے آپ فعل تعجب بنانا چاہتے ہیں جیسے اَکْرَمَ سے بنانا ہے تو یوں بنے گا: مَا اَشَدَّ اکْرَامًا (کیا ہی زیادہ اکرام کرنے والا) اور لون کی مثال جیسے مَا اَشَدَّ حُمْرَۃً (کیا ہی زیادہ لال ہے) عیب کی مثال مَا اَضْعَفَ بَصرًا (کیا ہی کمزور بینائی والا ہے)

ترکیب: مَا اَشَدَّ اَکْرَامًا:

مَا بمعنی ای شئی مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ اشدّ صیغہ اسم تفضیل ممیز اور اکراماً اس کی تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر خبر ہوئی ما مبتدا کے لئے۔ ما مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

فعل تعجب کا عمل: فعل تعجب اپنے مابعد اسم کو نصب دیتا ہے مفعول بہ ہونے کی بناء پر۔

باب سوم در اسماء عاملہ

اسماء عاملہ: وہ اسماء جو عمل کرتے ہیں۔ ان کی کُل گیارہ اقسام ہیں:

(۱) اسماء شرطیہ (۲) اسماء افعال بمعنٰی فعل ماضی (۳) اسماء افعال بمعنی امر حاضر معروف (۴) اسم فاعل (۵) اسم مفعول (۶) صفت مشبہ (۷) اسم تفضیل (۸) مصدر بشرط آنکہ مفعول مطلق نہ ہو (۹) اسم مضاف (۱۰) اسم تام (۱۱) اسماء کنایہ۔

(۱) اسماء شرطیہ:

یہ وہ اسماء ہیں جو "اِن" شرطیہ کے معنٰی میں مستعمل ہوتے ہیں اور ان کا عمل بھی اِنْ شرطیہ کی طرح ہے کہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں لیکن یہ اسماء دوسرے معنٰی میں اگر مستعمل ہوں اور اِنْ شرطیہ کے معنٰی میں نہ ہوں تو پھر فعل مضارع کو جزم نہیں دیں گے۔ یہ اسماء کُل نو ہیں: ما، من، مہما، ای، حیثُما، اذما، متٰی، اَینما، انّٰی۔

مثالیں: ① مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (جس کو تو مارے گا اس کو میں ماروں گا)

② مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ (جو کچھ تو کرے گا میں کروں گا) یہاں ما غیر ذوی العقول کے لئے مستعمل ہے۔

③ ایَّ شَیْئٍ تَاکُلْ اٰکُلْ (جو کچھ تو کھائے گا میں کھاؤں گا)

④ اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جس جگہ تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

⑤مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ (جب تو کھڑا ہوگا میں کھڑا ہوں گا)

فائدہ: اَیْنَ ظرف مکان کے لئے آتا ہے اور متیٰ ظرف زمان کے معنیٰ ادا کرتا ہے۔

⑥اَنّٰی تکتُبْ اَکْتُبْ (جس جگہ تو لکھے گا میں لکھوں گا) انّٰی ظرف مکان کے معنی ادا کرتا ہے۔

⑦اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ (جس وقت تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا) اِذْمَا ظرف زمان کے معنیٰ ادا کرتا ہے۔

⑧حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ (جس جگہ تو قصد کرے گا میں کروں گا) اور یہ ظرف مکان کے لئے آتا ہے۔

⑨مَھْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا) مَھْمَا ظرف زمان اور ظرف مکان دونوں کے معنیٰ ادا کرتا ہے۔

ان نو اسماء میں مَنْ، مَا اور اَیّ تینوں پر تین طرح کا اعراب آسکتا ہے:

①اگر ان کے شروع میں حرف جار ہے یا مضاف ہے تو ان پر جر آئے گا۔

②اور یا یہ مابعد والے فعل کے لئے مفعول بہ ہوں گے تو اس وقت نصب آئے گا۔

③اور یا یہ مبتدا ہوں گے تو اس وقت ان پر رفع آئے گا۔

ان کے علاوہ جو چھ اسماء ہیں وہ منصوب ہوں گے ظرفیت کی بنا پر یعنی ما بعد والے اسم کے لئے ظرف ہوں گے۔

(۲) اسماء افعال بمعنی فعل ماضی:

دوسری قسم وہ اسماء افعال ہیں جو فعل ماضی کے معنیٰ میں ہوں۔

(۳) اسماء افعال بمعنی امر حاضر:

تیسری قسم وہ اسماء افعال ہیں جو امر حاضر معروف کے معنیٰ میں ہوں۔

جو اسماء افعال فعل ماضی کے معنیٰ میں ہیں وہ یہ ہیں: ھَیْھَاتَ، سَرْعَانَ، شَتَّانَ، سَرْعَانَ۔ سرع فعل ماضی کے معنیٰ میں ہے۔

یہ اسماء افعال اپنے مابعد والے اسم کو رفع دیتے ہیں فاعل ہونے کی وجہ سے جیسے ھَیْھَاتَ یَوْمُ الْعِیْدُ (عید کا دن دور ہوا)

اور جو اسماء افعال امر حاضر معروف کے معنیٰ میں ہیں وہ یہ ہیں: رُوَیْدَ بمعنی (امہِل) بَلْهَ (دَعْ) حَيَّهَلْ (ایتِ) عَلَيْكَ (الزم) دُونَكَ (خُذْ) هَا (خُذْ)

یہ سارے اسماء افعال اپنے مابعد والے اسم کو نصب دیتے ہیں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے اور ان کا فاعل ہمیشہ ان کے اندر ضمیر مستتر ہوگا۔

(۴) اسم فاعل:

اسم فاعل کی تعریف یہ ہے کہ یہ وہ اسم ہے جو مصدر سے مشتق ہو۔ اس ذات کے لئے جس کے ساتھ فعل قائم ہو بطریقہ حدوث کے۔ حدوث کا مطلب یہ ہے کہ کبھی وہ فعل صادر ہوتا ہو اور کبھی نہیں۔

اسم فاعل کا عمل: یہ اپنے فعل معروف والا عمل کرے گا چنانچہ اگر اس کا فعل لازم ہو تو یہ صرف فاعل کو رفع دے گا اور اگر اس کا فعل متعدی ہو تو یہ مفعول بہ کو نصب بھی دے گا۔

اسم فاعل کے عمل کی شرائط: اس کے عمل کے لئے دو شرائط ہیں:

① یہ حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو چنانچہ اگر ماضی کے معنیٰ میں ہو تو پھر عمل نہیں کرے گا جیسے زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ أَمْسِ (زید مارنے والا تھا اس کا باپ کل)

② دوسری شرط یہ ہے کہ اس کا چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو یعنی ان چھ چیزوں میں کوئی چیز اس اسم فاعل کے شروع میں آئے وہ چیزیں یہ ہیں۔

① مبتدا ② موصوف ③ موصول ④ ذوالحال ⑤ همزہ استفہام ⑥ ما نافیہ

مبتدا کی مثال: زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ (زید کھڑا ہے اس کا باپ) یہ لازم کی مثال ہے۔

زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عمروًا (زید مارنے والا ہے اس کا باپ عمرو کو) یہ متعدی کی مثال ہے۔

موصوف کی مثال: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوْهُ عَمْرًوا (میں ایسے آدمی کے پاس گزرا جس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے)

موصوف پر اعتماد: جَاءَنِي الضَّارِبُ أَبُوْهُ عَمْرًوا (میرے پاس وہ آدمی آیا جس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے)

ذوالحال پر اعتماد: جَاءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ سوار ہونے والا ہے غلام اس کا گھوڑے پر)

ھمزہ استفہام پر اعتماد: اَضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًوا (کیا مارنے والا ہے باپ اس کا عمر کو)
ما نافیہ کی مثال: ما ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًوا (نہیں ہے مارنے والا باپ اس کا عمرو کو)

(۵) پنجم اسم مفعول:

اسم مفعول: یہ وہ اسم ہے جو مصدر سے مشتق ہو اور دلالت کرے ایسی ذات پر جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوْبٌ (مارا جانے والا)

اسم مفعول کا عمل: اسم مفعول کا عمل اپنے فعل مجہول کی طرح ہے یعنی جو عمل اس کا فعل مجہول کرے گا وہی عمل یہ بھی کرے گا چنانچہ یہ اگر فعل متعدی بیک مفعول سے بنا ہے تو ما بعد والے اسم کو نائب فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دے گا جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ (زید اس کا باپ مارا جانے والا ہے) اور اگر متعدی بدو مفعول ہے تو پہلے کو رفع دے گا اور دوسرے کو نصب دے گا جیسے زَیْدٌ مُعطَی غُلَامُہٗ دِرْھَماً (زید کے غلام کو درھم دیا جارہا ہے) اور اگر متعدی بسہ مفعول ہے تو پہلے پر رفع آئے گا اور باقی دو پر نصب آئے گا جیسے زَیْدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرًوا فَاضِلاً (زید کے بیٹے کو عمرو کے فاضل ہونے کی خبر دی جارہی ہے)

اسم مفعول کے عمل کی شرائط: اسم مفعول کے عمل کے لئے وہی شرائط ہیں جو شرائط اسم فاعل کے لئے ہیں یعنی حال یا استقبال کے معنی میں ہونا اور چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد۔

(۶) چھٹی قسم صفت مشبہ:

صفت مشبہ: اسماء عاملہ کی چھٹی قسم صفت مشبہ ہے یہ وہ اسم ہے جو مصدر سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو بطریقہ ثبوت ودوام۔ ثبوت اور دوام کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی وقت وہ فعل اس سے جُدا نہیں ہوتا ہو۔ اسم فاعل اور صفت مشبہ میں یہی فرق ہے کہ اسم فاعل مین حدوث کی قید ہے اور صفت مشبہ میں ثبوت اور دوام کی قید ہوتی ہے۔ صفت مشبہ کا عمل بھی اسم فاعل کے عمل کی طرح ہے یعنی یہ بھی اپنے فعل معروف والا عمل کرے گا۔

البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل لازم اور متعدی دونوں سے بنتا ہے لیکن صفت

مشبہ صرف لازم سے بنتا ہے فعل متعدی سے نہیں اور اس کے مقابلے میں اسم مفعول صرف متعدی سے بنتا ہے فعل لازم سے نہیں۔ صفت مشبہ کے عمل کے لئے صرف ایک شرط ہے یعنی چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو اور حال یا استقبال کے معنٰی میں ہونا اس کے لئے ضروری نہیں کیونکہ اس میں دوام اور استمرار پایا جاتا ہے اور دوام واستمرار کسی زمانے کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ (زید کا غلام نیک ہے)

(۷) ساتویں قسم اسم تفضیل:

اسم تفضیل: تفضیل مصدر ہے باب تفعیل سے اس کے معنٰی ہیں فضیلت دینا۔

اسم تفضیل کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جو مصدر سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس کے اندر معنی مصدری دوسرے کی بہ نسبت زیادہ پائے جائیں۔ جیسے زَیْدٌ افضل من خالد (زید خالد سے افضل ہے) اس میں زید مفضل ہے جس کو فضیلت دی گئی۔ اَفْضَلُ صیغہ اسم تفضیل ہے جس کے ذریعے فضیلت دی گئی ہے اور خَالِدٌ مفضل علیہ ہے جس کے اوپر دوسرے کو فضیلت دی گئی ہے۔

اسم تفضیل کا عمل ہمیشہ فاعل میں ہوتا ہے اور مفعول بہ میں عمل نہیں کرتا اور اس کا فاعل ضمیر ہوتا ہے جو اس کے اندر مستتر ہوتا (کبھی کبھی اسم ظاہر بھی آتا ہے)۔

اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے ہیں:

① مِنْ کے ساتھ ② الف ولام کے ساتھ ③ اضافت کے ساتھ۔

① مِنْ کے ساتھ: اس کا مطلب یہ ہے کہ مفضل علیہ کے شروع میں مِنْ جارہ آئے گا جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ خَالِد

② الف لام کے ساتھ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اسم تفضیل کے شروع میں الف لام آئے گا جیسے جاءَنی زَیْدٌ الْاَفْضَلُ (میرے پاس زید آیا جو کہ افضل ہے)

③ اضافت کے ساتھ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اسم تفضیل مضاف ہوگا مفضل علیہ کی طرف اور وہ اس کا مضاف الیہ ہوگا جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم میں افضل ہے)

(۸) آٹھویں قسم مصدر:

مصدر: یہ وہ اسم ہے جس سے دوسرے تمام صیغے مشتق ہوں۔

اس کا عمل: اس کا عمل اپنے فعل کی طرح ہوتا ہے یعنی جو عمل فعل کرے گا وہی عمل اس کا مصدر بھی کرے گا۔ اس کے عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ یہ مصدر مفعول مطلق نہ ہو چنانچہ اگر مفعول مطلق ہو تو پھر عمل نہیں کرے گا۔

مثال: اَعْجَبَنِی ضَرْبُ زَیْدٍ عمروًا (مجھے تعجب میں ڈالا زید کے مارنے نے عمرو کو)

اس مثال میں زید مصدر کے لئے لفظاً مضاف الیہ ہے اور معنًی فاعل ہے۔

(۹) نہم مضاف:

مضاف: یہ وہ اسم ہے جس کی دوسرے اسم کی طرف اضافت کی گئی ہو۔

اس کا عمل مضاف الیہ میں ہوتا ہے اور یہ مضاف الیہ کو ہمیشہ جر دیتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔

فائدہ: مضاف الیہ کو حقیقت میں جر وہ جار دیتا ہے جو مضاف الیہ سے پہلے مقدر ہوتا ہے لیکن لفظاً مذکور نہیں ہوتا اس بناء پر کہتے ہیں کہ مضاف جر دیتا ہے۔ اور وہ حروف جو، مضاف الیہ سے پہلے مقدر ہوتے ہیں یا تو وہ مِنْ ہوگا یا فی یا لام ہوگا۔

اگر مضاف الیہ مضاف کی جنس میں سے ہے تو وہاں اضافت بتقدیر من ہوگی جیسے خَاتَمُ فِضَّۃٍ (چاند کی انگوٹھی) یعنی خاتم مِن فِضَّۃٍ۔ اور اگر مضاف الیہ معنی کے اعتبار سے مضاف کے لئے ظرف بن رہا ہے تو وہاں اضافت بتقدیر فی ہوگی جیسے صَوْمُ رَمَضَانَ (رمضان کے روزے) یعنی صَوْمٌ فِی رَمَضَانَ اور اگر ان دونوں میں کوئی صورت نہیں ہے تو وہاں اضافت بتقدیر لام ہوگی جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) یعنی غُلَامٌ لِزَیْدٍ۔

(۱۰) دہم اسم تام:

اسماء عاملہ کی دسویں قسم اسم تام ہے۔

اسم تام کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جو تام ہوتے ہوئے کسی اسم کی طرف مضاف نہ ہوسکتا ہو اور اسم تام کا عمل تمیز میں ہوتا ہے اور تمیز کو یہ نصب دیتا ہے اور اسم مندرجہ ذیل چیزوں سے تام ہوتا ہے:

① تنوین لفظی یا تقدیری جیسے مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَۃٍ سَحَابًا۔ تقدیری کی مثال عِنْدِی اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔

③ نون تثنیہ جیسے عِندِی قَفِیزَانِ بُرّاً (میرے پاس دو قفیز گندم ہے)

④ نون جمع یا نون مشابہ بنون جمع جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً۔ (کیا ہم تو کو خبر دیں ان کے بارے میں جو خسارے میں ہیں اعمال کے اعتبار سے) مشابہ بنون جمع کی مثال جیسے عشرون رجلاً۔

⑤ اضافت کے ساتھ: جیسے عِندِی مِلْؤُهٗ عَسَلاً (میرے پاس بھرا برتن شہد ہے)

فائدہ: اگر کسی اسم کے آخر میں تنوین ہو تو وہ اسم کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف نہیں ہوسکتا اگر اس کو مضاف بنانا ہو تو تنوین کو ہٹادیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی اسم کے آخر میں نون تثنیہ یا نون جمع ہو تو ان کے ہوتے ہوئے وہ اسم کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف نہیں ہوسکتا جب تک اس نون کو ہٹایا نہ جائے۔ اسی طرح اگر ایک اسم پہلے سے کسی اسم کی طرف مضاف ہے تو اب یہ مضاف اسم تام ہے اور اس اضافت کے ہوتے ہوئے اس کی دوبارہ کسی اور اسم کی طرف اضافت نہیں ہوسکتی جب تک پہلی اضافت ختم نہ ہو۔ جس اسم میں یہ چیزیں ہوں وہ اسم تام کہلائے گا۔

(۱۱) یازدھم اسماء کنایہ:

گیارہویں قسم اسماء عاملہ کی اسماء کنایہ از عدد ہے۔

اسماء کنایہ کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جو کسی مبہم اور پوشیدہ اشارہ پر دلالت کرے۔

یہاں پر صرف ان اسماء کنایہ کا ذکر ہے جو عمل کرتے ہیں اور وہ دو ہیں: کَمْ اور کَذَا یہ دونوں بھی تمیز میں عمل کرتے ہیں لیکن اس میں کچھ تفصیل ہے وہ یہ کہ کَمْ کی دو قسمیں ہیں: ① کَمْ استفہامیہ ② کَمْ خبریہ۔

کم استفہامیہ اپنے تمیز کو نصب دیتا ہے جیسے کَمْ دِرْهَماً عِندَكَ اور کَمْ خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے جیسے کَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ (میں نے بہت سارا مال خرچ کیا)

کَذَا ہمیشہ خبریہ ہوتا ہے اور تمیز کو نصب دیتا ہے جیسے کَذَا دِرْهَماً عِندِی (میرے پاس اتنے درہم ہیں)

قسم دوم در عوامل معنوی:

عوامل معنویہ وہ عوامل ہیں جو الفاظ میں عوامل معنویہ وہ عوامل ہیں جو الفاظ میں

موجود نہ ہوں اور مابعد میں عمل کرتے ہیں یہ دو ہیں:
❶ ابتداء یعنی مبتدا کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا۔
❷ خلو فعل مضارع از عامل ناصب وجازم: یعنی فعل مضارع کا عامل ناصب وجازم سے خالی ہونا۔

پہلا عامل معنوی مبتدا میں اور خبر میں رفع کا عمل کرتا ہے یعنی ان دونوں کو رفع دیتا ہے جیسے زَیْدٌ قائم اور دوسرا عامل معنوی فعل مضارع کو رفع دیتا ہے جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ۔

فائدہ: مبتدا اور خبر کے اعراب میں کُل تین مذہب ہیں:
❶ پہلا مذہب یہ ہے کہ مبتدا کو بھی رفع ابتداء دیتا ہے اور خبر کو بھی رفع ابتداء دیتا ہے اس اعتبار سے مبتدا اور خبر دونوں کا عامل معنوی ہوگا۔
❷ دوسرا مذہب یہ ہے کہ مبتدا کو رفع ابتداء دیتا ہے اور خبر کو رفع مبتدا دیتا ہے اس اعتبار سے مبتدا کا عامل معنوی ہوگا اور خبر کا عامل لفظی ہوگا۔
❸ تیسرا مذہب یہ ہے کہ مبتدا خبر کو رفع دیتا ہے اور خبر مبتدا کو رفع دیتا ہے اس اعتبار سے مبتدا اور خبر دونوں کا عامل لفظی ہوگا۔

یہ تیسرا مذہب مرجوع ہے اور پہلا راجح ہے۔

ختم شد عوامل نحو بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہ

خاتمہ

خاتمہ کے اندر تین فصلیں ہیں: ❶ توابع کے بیان میں ❷ منصرف وغیر منصرف کے بیان میں ❸ حروف غیر عاملہ کے بیان میں

فصل اول

❶ توابع:

یہ تابع کی جمع ہے تابع کے لغوی معنی ہیں پیچھا کرنے والا، پیروی کرنے والا۔

اس کی تعریف: تابع وہ لفظ ہے جو پہلے لفظ سے دوسرے نمبر پر ہو اور اس کا اعراب پہلے لفظ کی طرح ہو اور دونوں کا اعراب ایک جہت کے اعتبار سے ہو۔ ایک جہت کا

مطلب یہ ہے کہ اگر پہلے لفظ پر رفع فاعل ہونے کی وجہ سے آرہا ہے تو دوسرے پر بھی فاعل ہونے کی وجہ سے ہو چنانچہ زَيْدٌ قَائِمٌ میں قَائِمٌ تابع نہیں ہے کیونکہ زَيْدٌ پر رفع مبتدا ہونے کی وجہ سے ہے اور قَائِمٌ پر رفع خبر ہونے کی وجہ سے ہے۔

تابع پر ہمیشہ وہی اعراب آئے گا جو اعراب متبوع پر آئے گا تابع کی پانچ اقسام ہیں: ① صفت ② تاکید ③ بدل ④ عطف بالحرف ⑤ عطف بیان

① **صفت**: اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) صفت بحال الموصوف (۲) صفت بحال متعلق الموصوف

صفت بحال الموصوف: یہ وہ تابع ہے جو اس معنیٰ کو بتلائے جو متبوع کے ذات کے اندر موجود ہو جیسے جَآءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ

صفت بحال متعلق الموصوف: یہ وہ تابع ہے جو اس معنیٰ کو بتلائے جو متبوع کے کسی متعلق کے اندر موجود ہو جیسے جَآءَنِي رَجُلٌ عَالِمَةٌ بِنْتُهٗ۔

صفت بحال الموصوف اپنے موصوف کے ساتھ دس چیزوں میں موافق ہوگا لیکن ایک ہی وقت میں ان دس چیزوں میں سے چار چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے وہ چیزیں یہ ہیں:

تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، واحد تثنیہ، جمع، رفع، نصب، جر۔ تعریف وتنکیر میں ایک، تذکیر وتانیث میں کوئی ایک، واحد تثنیہ جمع میں کوئی ایک اور باقی تینوں میں کوئی ایک۔

موافقت کا مطلب یہ ہے کہ اگر موصوف معرفہ ہے تو صفت بھی معرفہ آئے گی اور اگر موصوف نکرہ ہے تو صفت بھی نکرہ آئے گی اور اگر مذکر ہے تو صفت بھی مذکر آئے گی وغیرہ۔ جیسے جَآءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ نکرہ ہے مذکر ہے واحد ہے مرفوع ہے اسی طرح عالمٌ بھی نکرہ ہے مذکر واحد ہے اور مرفوع ہے۔

صفت بحال متعلق الموصوف: اپنے موصوف کے ساتھ پانچ چیزوں میں موافق ہوگی لیکن ان پانچ میں سے ایک ہی وقت میں دو کا پایا جانا ضروری ہے باقی کا نہیں وہ یہ ہیں:

تعریف وتنکیر، رفع، نصب، جر۔ تعریف وتنکیر میں کوئی ایک اور باقی تینوں میں کوئی ایک ہوگا اور باقی پانچ یعنی تذکیر وتانیث، واحد تثنیہ، جمع میں موافقت ضروری نہیں ہے جیسے جَآءَنِي رَجُلٌ عَالِمَةٌ بِنْتُهٗ

صفت عام طور پر مفرد آئے گی لیکن کبھی کبھی جملہ بھی صفت واقع ہو سکتی ہے البتہ

اگر جملہ صفت واقع ہو تو صرف نکرہ موصوف کے لئے صفت ہوگی معرفہ کے لئے نہیں کیونکہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے بخلاف مفرد کے کہ وہ معرفہ اور نکرہ دونوں کے لئے صفت بن سکتا ہے جیسے جآءَنِي رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ

④ تاکید: اس کے لغوی معنی ہیں مضبوط کرنا پختہ کرنا۔

تعریف: تاکید وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی حالت کو پختہ کرے نسبت یا شمول میں۔

نسبت میں تاکید کا مطلب یہ ہے کہ سامع کو شک ہو کہ آیا مسند کی نسبت جو مسند الیہ کی طرف کی گئی ہے یہ صحیح ہے یا غلط تو متکلم تاکید لا کر اس نسبت کو پختہ کرتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ زَيْدٌ (زید ہی نے مارا)

شمول میں تاکید کا مطلب یہ ہے کہ سامع کو یہ شک ہو کہ اس حکم میں متبوع کے سارے افراد شامل ہیں یا بعض تو متکلم تاکید لا کر اس کے شک کو دور کر کے بتلاتا ہے کہ یہ حکم تمام افراد کو شامل ہے جیسے جآءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ (میرے پاس ساری قوم آئی)

تاکید کی دو قسمیں ہیں: (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

تاکید لفظی وہ تاکید ہے جو تکرار لفظ کے ساتھ یعنی اسم یا فعل یا حرف کو مکرر لانے سے تاکید پیدا کی جائے جیسے زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ (زید ہی کھڑا ہے)

تاکید معنوی وہ تاکید ہے کہ جو مخصوص الفاظ سے ہو (لفظ کو مکرر لانے سے نہ ہو) جیسے جآءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ۔

تاکید معنوی کے لئے آٹھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں: نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا كِلْتَا، كُلٌّ، اَجْمَعُ، اَكْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ

ان الفاظ کو متبوع کے بعد ذکر کر کے ان کے ذریعے تاکید لائی جاتی ہے البتہ ان کا آپس میں استعمال کے اعتبار سے تھوڑا فرق ہے۔

نَفْسٌ: یہ ضمیر کی طرف مضاف استعمال ہوگا اور اس کے ذریعے واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مونث سب کی تاکید لا سکتے ہیں۔ اس کی ضمیر اپنے متبوع کے ہمیشہ موافق آئے گی یعنی اگر متبوع مذکر ہے تو ضمیر بھی مذکر آئے گی اور اگر متبوع مونث یا واحد تثنیہ یا جمع ہے تو ضمیر ایسی ہی ہوگی البتہ نفسٌ میں یہ تبدیلی آئے گی کہ واحد کی تاکید میں یہ واحد ہی

آئے گا لیکن تثنیہ اور جمع دونوں کی تاکید میں یہ جمع آئے گا۔

عَین کا حکم بھی تمام احکام میں نفس کی طرح ہے۔ نفس کی جمع اَنفُس اور عَین کی جمع ہے اَعیُن۔

جیسے جاءنی زیدٌ نفسہ وعینہ۔

جآءتنی فاطمۃُ نفسُھا وعینُھا۔

جآء الزیدون انفسُھم واعینُھم وغیرہ۔

کلا اور کلتا: ان دونوں کے ساتھ بھی ضمیر مجرور آئے گی اور یہ صرف تثنیہ کی تاکید کے لئے آتے ہیں البتہ کِلا تثنیہ مذکر کی تاکید کے لئے آتا ہے اور کِلتا تثنیہ مونث کی تاکید کے لئے آتا ہے مثلاً جآء الزیدان کلاھُمَا (وہ دونوں زید آئے) جآء البنتان کلتاھُمَا (وہ دونوں بچیاں آئیں)

کُلٌّ: یہ بھی ضمیر کی طرف مضاف ہوگا اور اس کے ذریعے صرف واحد اور جمع کی تاکید آسکتی ہے تثنیہ کی نہیں اور ان چیزوں کی تاکید میں کل کو لاسکتے ہیں جن کے اجزاء ہوں، چاہے وہ اجزاء حقیقتاً ہوں یا حکماً جیسے جآء القومُ کلُّھم اور اشتریتُ العبدَ کلَّہ۔

اس کی ضمیر مجرور ہمیشہ اپنے متبوع کے موافق ہوگی یعنی اگر متبوع مذکر ہے تو ضمیر بھی مذکر آئے گی اور متبوع مونث ہے تو ضمیر بھی مونث اور واحد ہے تو یہ بھی واحد وغیرہ۔

اَجمَعُ، اَکتَعُ، اَبتَعُ، اَبصَعُ: یہ چاروں ایسی چیز کی تاکید کے لئے لائے جاتے ہیں جن کے اجزاء ہوں اور ان کے ذریعے بھی مفرد اور جمع، مذکر اور مونث کی تاکید لائی جاتی ہے البتہ ان کے ساتھ ضمیر مجرور کی نہ ہوگی بلکہ متبوع کے اعتبار سے ان کے صیغوں میں تبدیلی آئے گی چنانچہ مفرد مذکر کے لئے اَجمَعُ، اَکتَعُ، اَبتَعُ، اَبصَعُ کے صیغے آئیں گے۔

جمع مذکر کے لئے اَجمَعُونَ، اَکتَعُونَ، اَبتَعُونَ، اَبصَعُونَ مفرد مونث کے لئے جَمعَاءُ، کُتعَاءُ، بُتعَاءُ، بُصعَاءُ اور جمع مونث کے لئے جُمَعُ، کُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ آئیں گے۔

فائدہ: یہ چاروں ایک ہی معنی دیتے ہیں البتہ ان میں اَجمَعُ اصل ہے اور باقی اس کے

تابع ہیں یعنی اَکْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ۔ یہ نہ تو اَجْمَعُ کے بغیر آئیں گے اور نہ ہی اس سے پہلے آئیں گے لہٰذا جآءَ الْقَوْمُ اُکْتَعُوْنَ وغیرہ کہنا غلط ہوگا اور اسی طرح جآءَ الْقومُ اکْتَعُوْنَ اَجْمَعُوْنَ بھی کہنا غلط ہے۔

③ بدل:

بدل وہ تابع ہے کہ مقصود نسبت سے وہ خود ہو اور اس کے متبوع کو تمہید کے لئے ذکر کیا گیا ہو کیونکہ بدل کے علاوہ جو دوسرے توابع ہیں وہاں مقصود یا تو صرف متبوع ہوتا ہے جیسے صفت موصوف میں یا دونوں مقصود ہوتے ہیں جیسے عطف بالحرف میں۔ بدل کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔

بدل کی چار اقسام ہیں: (۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط۔

(۱) بدل الکل: یہ وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول وہی ہو جو مبدل منہ کا مدلول ہے یعنی جس چیز پر مبدل منہ دلالت کریں اس کے کل پر بدل بھی دلالت کرے جیسے جآءَ زَیْدٌ اَخُوْكَ۔

(۲) بدل البعض: وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جزو ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُہٗ (مارا گیا زید اس کا سر)

(۳) بدل الاشتمال: یہ وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول نہ تو مبدل منہ کے مدلول کا جزو ہو اور نہ اس کا کل ہو بلکہ اس کا کوئی متعلق ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ (زید چھینا گیا اس کا کپڑا)

(۴) بدل الغلط: یہ وہ بدل ہے کہ غلط لفظ ذکر کرنے کے بعد تصحیح کے لئے اور درستگی کے لئے اس کو پہلے والے لفظ کے بعد لایا جائے جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔

④ عطف بالحرف:

یہ وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد ذکر ہو اور نسبت سے مقصود ہو اپنے متبوع کے ساتھ یعنی نسبت سے اس کا متبوع اور یہ دونوں مقصود ہوں اس کا دوسرا نام معطوف ہے اور اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں۔ حروف عاطفہ کُل دس ہیں: واؤ، فا، ثُمَّ، حتّٰی، اِمّا، اَوْ، اَمْ، لاَ، بَلْ، لٰکِن۔

⑤ عطف بیان:

یہ وہ تابع ہے جو صفت کا صیغہ نہ ہو اور اپنے متبوع کو روشن اور واضح کریں چونکہ صفت بھی اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے اور عطف بیان بھی لہٰذا عطف بیان میں یہ قید لگائی کہ وہ صفت کا صیغہ نہ ہو۔

عطف بیان وہاں آئے گا کہ جہاں کسی چیز کے دو نام ہوں ان میں ایک نام زیادہ مشہور ہو اور دوسرا نام غیر مشہور ہو تو غیر مشہور نام کو پہلے ذکر کرتے ہیں اور جو مشہور نام ہے اس کو عطف بیان بنا کر بعد میں ذکر کیا جاتا ہے چاہے وہ مشہور نام علم ہو یا کنیت ہو جب عَلَمْ سے مشہور ہو جیسے اَقْسَمَ باللّٰہ ابو حفصٍ عُمَرَ (رضي اللّٰه تعالٰي عنه) (قسم کھائی اللہ کے نام کی ابو حفص عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) اگر کنیت سے مشہور ہو تو جیسے جآءَنِي زَیْدٌ اَبُوْ عَمَرٍو۔

فائدہ ۱: صفت کے صیغے سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل صفت مشبہ اور مصدر وغیرہ ہیں۔

فائدہ ۲: لوگوں کے نام کئی طرح کے ہوتے ہیں: (۱) علم (۲) کنیت (۳) لقب (۴) تخلص (۵) اسم منسوب۔

(۱) علم تو وہ ہے جو پیدائشی نام ہو۔

(۲) کنیت وہ ہے جو اَب، اَخ، اُم، ابن وغیرہ کی طرف منسوب ہو جیسے ابو ھریرہ، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ۔

(۳) لقب وہ ہے جو نام دوسرے لوگ کسی کے لئے رکھیں کسی وجہ سے جیسے فاروق، صدیق رضي اللّٰه تعالٰي عنهما وغیرہ۔

(۴) تخلص وہ ہے جو علم کے علاوہ اور آدمی اپنے لئے کوئی نام منتخب کریں جیسے شعراء کرتے ہیں، عاصی وغیرہ۔

واقعہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میری اونٹنی زخمی ہے مجھے سواری کے لئے اونٹنی چاہیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہاری اونٹنی کو کچھ نہیں ہے۔ اس پر وہ آدمی چلا اور یہ اشعار کہہ رہا تھا،

اَقْسَمَ باللّٰہ ابو حفصٍ عمر

مَا مَسَّهَا مِنْ نَقَبٍ وَلاَ دَبَر

اغفر اللّٰهُمّ ان كَانَ فَجَر

(عمر نے اللہ کی قسم کھائی کہ اونٹنی کو کچھ نہیں نہ پیر زخمی ہے اور نہ پیٹھ، اے اللہ اگر وہ غلطی پر ہیں تو ان کو بخش دے)

یہ الفاظ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنے تو اس کو لوٹادیا اور سواری دے دی۔

فصل دوم

❷ منصرف اور غیر منصرف:

منصرف وہ ہے کہ منع صرف کے اسباب میں سے کوئی ایک سبب جو قائم مقام ہو دو کے یا دو سبب اس کے اندر نہ پائے جائیں۔

اور غیر منصرف وہ ہے کہ اس کے اندر دو سبب پائے جائیں یا ایک سبب جو قائم مقام ہو دو کے۔

منع صرف کے اسباب نو ہیں: ① عدل ② وصف ③ تانیث ④ معرفہ ⑤ عجمہ ⑥ جمع ⑦ ترکیب ⑧ وزن فعل ⑨ الف نون زائد تان۔ چنانچہ

عُمَرُ کے اندر عدل اور علمیت پائی جاتی ہے۔

ثُلٰثُ کے اندر صفت اور عدل پایا جاتا ہے۔

طَلْحَۃُ کے اندر تانیث لفظی اور علمیت پائی جاتی ہے۔

زَیْنَبُ کے اندر تانیث معنوی اور علمیت پائی جاتی ہے۔

حُبْلٰی کے اندر تانیث بالف مقصورہ پائی جاتی ہے (جو کہ ایک سبب قائم مقام دو کے ہے)

حَمْرَآءُ میں تانیث بالف ممدودہ ہے (اور یہ ایک سبب قائم مقام دو کے ہے)

اِبْرَاھِیْمُ کے اندر عجمہ اور علمیت پائی جاتی ہے۔

مَسَاجِدُ اور مَصَابِیْحُ میں جمع منتہی الجموع پائی جاتی ہے (ایک سبب قائم مقام دو کے ہے)

بَعْلَبَکّ میں ترکیب اور علمیت پائی جاتی ہے۔

اَحْمَدُ کے اندر وزن فعل اور علمیت پائی جاتی ہے۔

سَکْرَانُ میں الف نون زائدتان اور صفت پائی جاتی ہے۔

عدل کی دو قسمیں ہیں: (۱) عدل تحقیقی (۲) عدل تقدیری۔

(۱) عدل تحقیقی: وہ ہے کہ معدول میں عدل کے موجود ہونے پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی اور دلیل اور قرینہ موجود ہو جیسے ثُلٰث اس کے معنٰی ہیں تین تین۔

ثُلٰث کے اندر عدل تحقیقی پایا جاتا ہے کیونکہ اس میں عدل کے وجود پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ دوسری دلیل بھی موجود ہے اور وہ دلیل ہے تکرار معنی کیونکہ اس کے معنٰی ہیں تین تین، تو معنی میں تکرار ہے اور لفظ ایک ہے جس سے معلوم ہوا کہ یہ اصل میں ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ تھا اور اس سے ثُلٰث بنا ہے۔

(۲) عدل تقدیری: وہ ہے کہ معدول میں عدل کے پائے جانے پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی اور دلیل اور قرینہ موجود نہ ہو صرف یہ کہ وہ کلمہ غیر منصرف ہے جیسے عُمَرُ کہ یہ کلمہ غیر منصرف ہے ایک اس میں علمیت پائی جاتی ہے اور دوسرے عدل لیکن عدل پر یہاں سوائے اس کے کوئی اور دلیل نہیں ہے کہ وہ کلمہ غیر منصرف ہے۔ پس عدل اس میں فرض کیا گیا ہے اور مان لیا گیا ہے۔

فصل سوم

۳ حروف غیر عاملہ:

یہ وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد میں اعراب کے اعتبار سے کوئی عمل نہیں کرتے البتہ یہ حروف مختلف مقاصد اور معانی کے لئے آتے ہیں اس اعتبار سے ان حروف کو سولہ اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

(۱) حروف تنبیہ:

تنبیہ کے معنی ہیں آگاہ کرنا، متنبہ کرنا، بیدار کرنا۔

تعریف: یہ وہ حروف ہیں جن کے ذریعے متکلم مخاطب کو متنبہ کرے اور اپنی طرف متوجہ کرے۔ یہ کُل تین ہیں: الا، اما، ھا۔ ان کے معنی ہیں: خبردار، آگاہ رہو، مطلع رہو، غور سے سنو وغیرہ۔ یہ حروف اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتے ہیں مثلاً اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ (خبردار یہی لوگ بے وقوف ہیں)

(۲) حروف ایجاب:

ایجاب کے معنی ہیں ثابت کرنا۔ یہ وہ حروف ہیں جن کے ذریعے کسی شے کا اقرار کیا جائے۔ یہ چھ حروف ہیں: نَعَمْ، بلٰي، اِيْ، اَجَلْ، جيرِ، اِنَّ۔

نعم: (ہاں) یہ ماقبل کلام کے اقرار کے لئے آتا ہے چاہے وہ کلام مثبت ہو یا منفی جیسے ا زَيْدٌ قَائِمٌ؟ نعَمْ۔

بلٰي: یہ کلام منفی کے جواب کے شروع میں آتا ہے یعنی اس سے پہلے کلام میں نفی ہوگی اور اس کے مابعد والے کلام میں اس کا اثبات ہوگا جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوا بلٰي۔ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے جواباً کہا کیوں نہیں یعنی آپ ہمارے رب ہیں) اس کے معنی ہیں کیوں نہیں۔

اِيْ: یہ استفہام کے جواب میں آئے گا اور اس کے بعد قسم بھی ہوتا ہے جیسے ازَيْدٌ قَائِمٌ (کیا زید کھڑا ہے) جواب میں کہے اِيْ وَاللهِ (ہاں اللہ کی قسم) اس کے معنی ہیں ہاں۔

اَجَلْ، جَيْرِ، اِنَّ: یہ تینوں نعم کے معنی ادا کرتے ہیں یعنی کلام اول کے اثبات کے لئے آتے ہیں۔

(۳) حروف تفسیر:

تفسیر کے معنی واضح کرنا، روشن کرنا، کھولنا۔

یہ وہ حروف ہیں کہ کسی اجمال کی تفسیر اور وضاحت کے لئے لائے جاتے ہیں۔ یہ دو ہیں: اَيْ، اَنْ۔ اَيْ کے معنی ہیں "یعنی"۔ یہ اسم، فعل، مفرد، جمع سب کی تفسیر کے لئے آتا ہے جیسے جآءَ زَيْدٌ اَيْ اَبُوْ عَمْرٍو۔

اَنْ: یہ اس فعل کی تفسیر کے لئے آتا ہے کہ جو فعل قول کے معنی میں ہو اور خود قول نہ ہو جیسے وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرَاهِيْمُ (ہم نے اس کو آواز دی کہ اے ابراہیم) اس کے معنی ہیں "کہ"۔

(۴) حروف مصدریہ:

مصدریہ بمعنی مصدر والے۔

یعنی وہ حروف جو اپنے مابعد والے اسم وفعل کو مصدر کے معنی میں تبدیل کرتے ہیں

یہ تین ہیں: مَا، اَنْ، اِنْ۔ مَا اور اَنْ یہ دونوں فعل پر داخل ہوتے ہیں اور اَنْ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ مثال وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (زمین ان پر تنگ ہوگی باوجود وسیع ہونے کے)

(۵) حروف تحضیض:

ان کا دوسرا نام حروف تندیم بھی ہے۔ تحضیض کے معنی ہیں ابھارنا اور برانگیختہ کرنا اور تندیم کے معنی ہیں ندامت دلانا۔

تعریف: یہ وہ حروف ہیں ن کے ذریعہ آئندہ زمانہ میں کسی کام کے کرنے پر ابھارا جائے یا زمانہ ماضی میں کسی کام پر ندامت دلائی جائے۔ یہ کُل چار ہیں: الَّا، هَلَّا، لَولَا، لَومَا۔ جیسے هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْداً (تونے کیوں زید کو نہیں مارا)

(۶) حروف توقع:

یہ صرف ایک حرف ہے قد۔

یہ زمانہ ماضی پر تحقیق کے لئے اور ماضی کو حال کے قریب کرنے کے لئے آتا ہے اور مضارع پر تقلیل کے لئے آتا ہے جیسے قَدْ يَضْرِبُ۔

(۷) حروف استفہام:

استفہام کے معنی ہیں پوچھنا، سوال کرنا۔

تعریف: یہ وہ حروف ہیں جن کو سوال کرنے کے واسطے کلام کے شروع میں لایا جاتا ہے جیسے مَا، ء، هل (کیا)

مَا، همزہ اکثر اسم پر داخل ہوتے ہیں اور هل اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے مَا فِي مَحْفَظَتِكَ؟ هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟

(۸) حروف ردع:

ردع کے معنی ہیں جھڑکنا۔

یہ وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مخاطب کو جھڑکا جائے اور اس کے کلام کو کاٹ کر دوسرا کلام بول دیا جائے۔ یہ حرف ایک ہے کَلَّا۔ جیسے کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگا ہے)

یہ کَلاَّ ایک دوسرے معنی یعنی حقًا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور حقًا کا مطلب یہ ہے کہ بات یقینی، قطعی اور پکی ہے جیسے کَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ کَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (یقیناً یہ بات حق ہے تم جان لو گے)

(۹) تنوین:

وہ نون ساکن جو عام طور پر دو زبر، دو زیر اور دو پیش کی شکل میں کلمات کے آخر میں لایا جاتا ہے جیسے زَیْدٌ۔

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں: ① تمکن ② تنکیر ③ عوض ④ مقابلہ ⑤ ترنّم۔

① **تنوین تمکن:** یہ وہ تنوین ہے جو کسی کلمہ کے منصرف ہونے کو ظاہر کرے جیسے زَیْدٌ۔

② **تنوین تنکیر:** یہ وہ تنوین ہے جو کسی کلمہ کے نکرہ ہونے کو ظاہر کرے جیسے صہ۔ صہ اسم فعل ہے اس کے معنی ہیں اُسْکُتْ (خاموش رہو) اگر اس پر تنوین نہ ہو تو یہ معرفہ ہوگا اور اس کے معنی یہ ہوں گے اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْاٰنَ (ابھی خاموش ہو) اور اگر اس پر تنوین ہو تو یہ نکرہ ہوگا اور یہ معنی ہوں گے اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَا فِي وَقْتٍ مَّا (کسی وقت تو خاموش ہو)

فائدہ: تنوین تنکیر اسماء افعال پر آتا ہے اور ان میں بھی بعض پر آتا ہے اور بعض پر نہیں۔

③ **تنوین عوض:** یہ وہ تنوین ہے جو کسی محذوف کلمے یا جملے کے بدلے میں آئے جیسے یَوْمَئِذٍ یہ اصل میں یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا۔

④ **تنوین مقابلہ:** یہ وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں آئے جیسے مُسْلِمَاتٌ اس کو تنوین مقابلہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں ہے۔

⑤ **تنوین ترنّم:** ترنّم کے معنی ہیں آواز کو خوبصورت بنانا۔ یہ وہ تنوین ہے جو ابیات کے وزن کو برابر کرنے اور آواز میں حسن پیدا کرنے کے لئے لائی جائے جیسے شعر۔

اَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ

وقُولِي ان اصبتُ لَقَدْ اَصابَنْ

ترجمہ: اے عاذلہ، ملامت کو کم کرو اور اگر میں ٹھیک کام کروں تو بول دینا کہ اس نے ٹھیک کیا ہے۔

یہاں اَلْعِتَابَنْ اور اصابَنْ کے آخر میں تنوین ترنم ہے۔

العتابن اسم ہے۔ اصل میں اَلْعِتَابُ تھا اور اَصَابَنْ فعل ہے اصل میں اَصَابَ تھا۔

تنوین ترنم اسم فعل، حرف سب پر آتا ہے اور باقی چار اقسام صرف اسم پر داخل ہوتے ہیں۔

(۱۰) نون تاکید:

تاکید بمعنی پختہ اور مضبوط کرنا۔ نون تاکید وہ نون ہے جو فعل مضارع کے آخر میں واسطے پختگی کے لئے آئے اور فعل مضارع سے مراد وہ صیغہ ہے جس میں طلب کے معنی ہوں چاہے وہ امر ہو یا نہی یا مستقبل ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ① نون تاکید ثقیلہ ② نون تاکید خفیفہ۔ جیسے اِضْرِبَنَّ (ضرور مار تو)، لاَتَضْرِبَنَّ بالکل نہیں مارو)

(۱۱) حروف زیادت:

یہ وہ حروف ہیں کہ اگر ان کو جملہ اور کلام سے ہٹا دیا جائے تو تب بھی معنی اور مقصود میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ کل آٹھ حروف ہیں: اِنْ، اَنْ، مَا، لاَ، مِنْ، کاف، باء، لام (آخری چار حروف جار ہیں)

اِنْ: یہ عام طور پر حروف نفی کے بعد زائد آتا ہے جیسے مَااِنْ رَاَیْتُ زَیْدًا

اَنْ: یہ لَمَّا کے بعد زائد آتا ہے جیسے لَمَّااَنْ جَاءَالبشیر (جب بشیر آیا)

مَا: یہ عام طور پر اسماء شرطیہ کے ساتھ آتا ہے جیسے حَیْثُمَا، اِذْمَا، مَهْمَاوغیرہ۔

لاَ: یہ واؤ عاطفہ کے بعد زائد آتا ہے جیسے لَیْسَ عِنْدِي دِرْهَمٌ وَلاَدِیْنَارٌ۔

مِنْ، کاف، باء، لام: یہ چاروں زائد تو آتے ہیں لیکن عمل ضرور کرتے ہیں اور اپنے مابعد کو جر دیتے ہیں اور یہ عموماً کلام غیر موجب میں زائد آتے ہیں جیسے مَامِنْ رَجُلٍ فِي الدَّارِ، لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔

کلام غیر موجب وہ ہوتا ہے جس میں نہی، نفی یا استفہام ہو۔

فائدہ: آخری چار حروف کو باوجود عاملہ ہونے کے یہاں ذکر کیا کیونکہ دوسرے حروف زیادت کے ساتھ معنیٰ میں مشابہ ہیں کہ جیسے وہ زائد ہوتے ہیں یہ بھی زائد آتے ہیں۔

(۱۲) حروف شرط:

یعنی وہ حروف غیر عاملہ جو شرط کے معنیٰ ادا کریں اور یہ دو ہیں: اَمّا اور لَوْ۔

اَمّا: یہ شرط کے ساتھ ساتھ مجمل کلام کی تفسیر کے لئے آتا ہے یعنی پہلے والا کلام مجمل ہوگا اور اس کے بعد کلام کی تفسیر ہوگی۔ جس کے شروع میں اَمّا ہوگا اس اَمّا کے جواب میں فا کا لانا بھی ضروری ہے جیسے فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ۔ (پس ان میں بعض بدبخت ہیں اور بعض نیک بخت جو بدبخت ہیں تو وہ آگ میں ہوں گے اور جو نیک بخت ہیں تو وہ جنت میں ہوں گے)

لَوْ: یہ آتا ہے برائے انتفائے ثانی بسبب انتفائے اول۔ یعنی لَوْ کے بعد دو چیزیں ہوں گی ایک شرط اور ایک جزوا۔ یہ اس بات کو بتلائے گا کہ جزوا منتفی ہے اس لئے کہ شرط نہیں پائی جارہی یعنی شرط کا نہ پایا جانا یہ سبب ہے جزوا کے نہ پائے جانے کے لئے مثلاً لَوْكَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان اور زمین میں کئی معبود ہوتے تو ان میں فساد واقع ہوتا) اس مثال میں لفسدتا جواب ہے جو منتفی ہے یعنی فساد نہیں ہے کیونکہ ایک سے زائد الٰہ نہیں ہے۔

(۱۳) لَوْلَا:

یہ آتا ہے برائے انتفائے ثانی بسبب وجود اول یعنی اس بات کو بتلانے کے لئے کہ جزوا نہیں ہے اس لئے کہ شرط موجود ہے۔ دوسرے الفاظ میں شرط کا وجود سبب ہے جزوا کے نہ ہونے کے لئے جیسے لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عَمْرٌو (اگر علی نہ ہوتے تو عمرو ہلاک ہوتے)

یہاں علی کا وجود سبب بنا عمر کے ہلاک نہ ہونے کے لئے۔

(۱۴) لام برائے تاکید:

اس لام پر فتحہ ہوتا ہے اور اس کو تاکید کے لئے کلمہ کے شروع میں لایا جاتا ہے جیسے لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (واقعی زید عمرو سے افضل ہے)

(۱۵) ما بمعنی مادامَ:

اس سے مراد وہ ما ہے جس کو ما ظرفیہ مصدریہ کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ما اپنے مابعد مسند کو مصدر میں تبدیل کر کے ماقبل کے لئے اس کو ظرف بناتا ہے جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الأَمِيْرُ۔ اس کی تقدیر عبارت یہ ہوگی:
اَقُوْمُ مَادَامَ الأَمِيْرُ جَالِساً (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھا رہے) یعنی اقوم وقت جلوس الامیر۔

(۱۶) حروف عطف:

عطف کے معنی ہیں جھکنا، مائل ہونا۔
یہ وہ حروف ہیں جو یہ بتلائیں کہ جو حکم معطوف علیہ پر کیا گیا ہے وہ حکم معطوف کا بھی ہے۔ حروف عطف کُل دس ہیں جو یہ ہیں: واوْ، فَا، ثُمَّ، حتّي، اِمّا، اَوْ، اَمْ، لاَ، بَلْ، لٰكِنْ۔

تمّت

بحث مُستثنیٰ

مستثنیٰ کے معنی ہیں نکالا گیا، خارج کیا گیا۔
تعریف مستثنیٰ: یہ وہ اسم ہے جس کو اِلا یا اس کے اخوات کے بعد ذکر کیا جائے اس بات کو بتلانے کے لئے کہ جس چیز کی نسبت الا کے ماقبل کی طرف ہے وہ نسبت الا کے مابعد کی طرف نہیں ہے۔ اِلا کے ماقبل کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں اور الاّ کے مابعد سے مراد مستثنیٰ ہے اور الاّ یا اس کے اخوات کو اداۃ استثناء کہتے ہیں۔

اداۃ استثناء: غَيْرَ، سِوَي، سَوَآءَ، حَاشَا، خَلاَ، عَدَا، مَا خَلاَ، مَا عَدَا، لَيْسَ اور لاَ يَكُوْنُ۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ❶ مستثنیٰ متصل ❷ مستثنیٰ منقطع
مستثنیٰ متصل وہ مستثنیٰ ہے جس کو الاّ یا اس کے اخوات کے ذریعے متعدد سے نکالا گیا ہو اور وہ پہلے مستثنیٰ منہ میں شامل ہو جیسے جَآءَنِي الْقَوْمُ اِلاَّ زَيْداً (قوم آئی سوائے

زید کے)

مستثنیٰ منقطع وہ مستثنیٰ ہے جو الاّ یا اس کے اخوات کے بعد ذکر ہو لیکن اس کو متعدد سے نہ نکالا گیا ہو اس لئے کہ وہ مستثنیٰ منہ میں شامل نہیں ہے جیسے جآءَنِي القَومُ الاَّ حمَاراً (قوم آئی سوائے حمار کے)

اعراب مستثنیٰ:

مستثنیٰ کا اعراب چار طرح پر ہیں:

❶ نصب: یعنی مستثنیٰ منصوب ہوگا۔ نصب آنے کی پانچ صورتیں ہیں:

① مستثنیٰ الاّ کے بعد کلام موجب میں واقع ہو یعنی مستثنیٰ سے پہلے اداۃ استثناء صرف الاّ ہو اور دوسری یہ کہ کلام موجب ہو یعنی اس میں نہی، نفی اور استفہام نہ ہو جیسے جآءَنِي القوم الا زیداً۔

② مستثنیٰ کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو تو اس صورت میں بھی مستثنیٰ پر نصب آئے گا جیسے مَا جَاءَني الاّ زيداً اَحَدٌ۔

③ مستثنیٰ منقطع ہو تو اس پر ہمیشہ نصب آئے گا جیسے جآءني القوم الاّ حماراً۔

تنبیہہ: مذکورہ تین صورتوں میں مستثنیٰ کا الاّ کے بعد واقع ہونا ضروری ہے۔

④ اگر مستثنیٰ عدا اور خلا کے بعد واقع ہو تو یہاں بھی ایک قول کے مطابق منصوب ہوگا اس طرح کہ خلا اور عدا کو فعل مان لیا جائے دوسرا قول یہ ہے کہ ان دونوں کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوگا اسی طرح کہ خلا اور عدا کو حروف جارہ مان لیا جائے۔ یہاں خلا اور عدا کے بعد مستثنیٰ کا منصوب ہونا مفعول بہ ہونے کی بناء پر ہے۔

⑤ اگر مستثنیٰ ما خلا، ماعدا، لیس اور لا یکون کے بعد آجائے تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا کیونکہ یہ چاروں فعل ہیں البتہ ما خلا اور ماعدا کے بعد منصوب ہونا مفعول بہ ہونے کی بناء پر ہے اور لیس اور لا یکون کے بعد منصوب ہونا اس کی خبر کی بناء پر ہے۔

فائدہ: خلا اور عدا کے بعد مستثنیٰ کے اعراب میں اختلاف تھا کہ منصوب ہوگا یا مجرور لیکن ماخلا اور ماعدا میں یہ اختلاف نہیں وجہ یہ ہے کہ ماخلا اور ماعدا کا فعل ہونا متعین ہے کیونکہ ان کے شروع میں ما نافیہ ہے اور خلا اور عدا فعل بھی بن سکتے ہیں اور حروف جارہ

بھی۔

❷ **اعراب کی دوسری قسم:** یہ ہے کہ مستثنیٰ پر دو وجہ جائز ہیں:

① وہ منصوب ہوگا مستثنیٰ کی بناء پر۔

② دوسری یہ کہ اس پر مستثنیٰ منہ والا اعراب ہو بدل ہونے کی بناء پر۔ یہ اس صورت میں کہ جب مستثنیٰ اِلّا کے بعد واقع ہو کلام غیر موجب میں اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم بھی نہ ہو جیسے ما جآءنِي اَحَدٌ اِلّا زَيْدًا اور ما جآءنِي اَحَدٌ اِلّا زَيْدٌ۔

پہلی مثال میں منصوب ہے مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے اور دوسری مثال میں مرفوع بدل ہونے کی وجہ سے۔

❸ **مستثنیٰ پر اعراب کی تیسری قسم:** یہ ہے کہ اس پر اعراب مختلف عوامل کے اعتبار سے مختلف آئے گا اگر عامل رافع ہے تو رفع آئے گا اگر ناصب ہے تو نصب آئے گا اور عامل جار ہے تو جر آئے گا۔ یہ اس صورت میں کہ مستثنیٰ مفرغ ہو اور مستثنیٰ مفرغ وہ مستثنیٰ ہے جو کلام غیر موجب میں اِلّا کے بعد ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو جیسے ما جآءَ اِلّا زَيْدٌ، مَا رَاَيْتُ اِلّا زَيْدًا، مَا مَرَرْتُ اِلّا بِزَيْدٍ۔

❹ **مستثنیٰ کے اعراب کی چوتھی قسم:** جر ہے یعنی مستثنیٰ پر جر آئے گا یہ اس صورت میں کہ مستثنیٰ غَيْرٍ، سِوٰي، سَوَآء اور حَاشَا کے بعد ذکر ہو۔ حاشا کے بعد تو جر اس لئے آئے گا کہ یہ حرف جر ہے جو اپنے مدخول کو جر دیتا ہے اور باقی تینوں مضاف ہیں اور مستثنیٰ ان کا مضاف الیہ۔

بعض لوگوں کے ہاں حاشا کے بعد مستثنیٰ پر نصب بھی آسکتا ہے (فعل کے لئے مفعول بہ ہونے کی وجہ سے)۔

غیر کا اعراب:

یہ تو معلوم ہے کہ غیر کے مستثنیٰ پر جر آئے گا لیکن خود لفظ غَيْرٌ کا کیا اعراب ہوگا تو غیر کے لفظ کا اعراب وہی ہوگا جو اِلّا کے مستثنیٰ کا اعراب ہے یعنی اگر ہم اِلّا کی جگہ غیر کو رکھیں تو اِلّا کے مستثنیٰ کا اعراب غیر پر آئے گا اور خود مستثنیٰ مجرور ہوگا غیر کے

مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے۔ جیسے،

جَآءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ

جَآءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ حِمَارٍ

مَا جَآءَنِي غَيْرَ زَيْدٍ نِ الْقَوْمُ

مَا جَآءَنِي اَحَدٌ غَيْرَ زَيْدٍ

مَا جَآءَنِي اَحَدٌ غَيْرُ زَيْدٍ

مَا جَآءَنِي اَحَدٌ غَيْرُ زَيْدٍ

مَا جَآءَنِي غَيْرُ زَيْدٍ

مَا رَاَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ

مَا مَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ۔

بدانکہ لفظ غیر موضوع است ... الخ

یہ تو معلوم ہے کہ غیر کے بعد مستثنیٰ پر جر آتا ہے مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے اور غیر کے لفظ کا اعراب بھی معلوم ہوگیا کہ اس کا اعراب بھی وہی ہے جو الاّ کے بعد مستثنیٰ پر آتا ہے البتہ یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ لفظ غَیْرٌ حقیقت میں استثناء کے لئے وضع کیا گیا ہے یا صفت کے لئے۔ تو لفظ غَیْرٌ دراصل صفت کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی کبھی استثناء کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جس طرح الاّ جو دراصل استثناء کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی کبھی صفت کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے قوله تعالى لَوْكَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلاَّ اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اس کا مطلب یہ کہ لَوْكَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ غَيْرُ اللّٰهِ لَفَسَدَتَا۔
(اگر زمین اور آسمان میں سوائے اللہ کے کوئی اور معبود ہوتا تو ان میں فساد واقع ہوتا)

- یہاں پر غیر صفت ہے الهة کے لئے کہ زمین اور آسمان میں کوئی اور معبود نہیں آسمان اور زمین اور پوری کائنات میں معبود برحق صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے اسی طرح لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ اس میں جو الاّ ذکر ہے یہ یہاں پر صفت کے معنیٰ میں مستعمل ہے اور اصل وضع کے اعتبار سے یہ استثناء کے لئے آتا ہے۔

فقط تمت بالخیر